Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

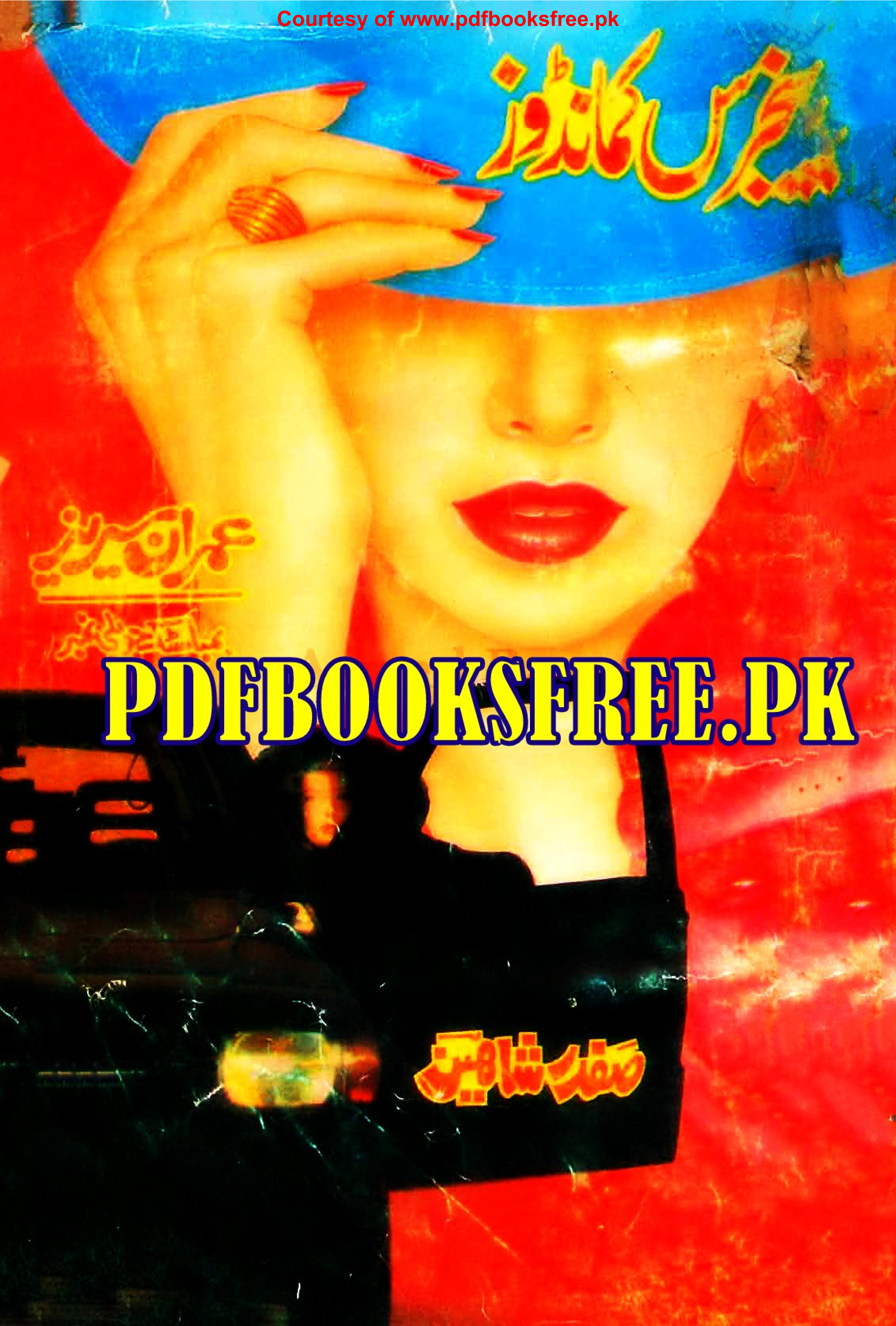

PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ھیں

اشاعت ـــــ اکتوبر ۱۹۹۰ء

کردار۔ نام۔ واقعات اور سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لیے مصنف۔ پبلشرز۔ پرنٹرز بری الذمہ ہیں

ناشر ـــــ عبدالمجید ساگر

پرنٹر ـــــ طور پرنٹنگ کارپوریشن

خوشنویس ـــــ غلام حسین کیلیانوالہ

قیمت ـــــ =/۳۶ روپے

کمانڈ پبلشرز، اردو بازار لاہور

تیسرا صفحہ

محترم قارئین۔ السلام علیکم

عمران کا نیا اور طوفانی کارنامہ "ڈینجرس کمانڈوز" پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کہ طویل عرصہ بعد پیش کیا جانے والا یہ خاص نمبر آپ کی پسند کے معیار کے پیش نظر لکھا گیا ہے اور اس میں آپ کی دلچسپی کا پورا سامان موجود ہے

سپر یو جوبلی نمبر "بلڈی اینجلز" کو بے حد پسند کیا گیا تھا اور اس کے بعد سے ہی بیشتر قارئین کی خواہش چلی آرہی تھی کہ اس جیسا ایک اور ضخیم ایڈونچر لکھوں۔ لیکن حالات کچھ ایسے تھے کہ اتنا ضخیم ناول شائع نہ کرسکتا تھا اور نئے پبلشرز کی ہدایت تھی کہ کم صفحات کے ناول لکھوں تاکہ ناول کی قیمت بھی مناسب رکھی جائے اور ہر ماہ ناول بھی شائع ہوتے رہیں۔ کیونکہ ایک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ماہ میں دو ہی ناول لکھے جاتے ہیں اور ضخیم ناول تین ماہ میں مکمل ہوتا ہے۔ اس طرح باقاعدگی برقرار نہ رہتی۔ چنانچہ "بلڈی اینجلز۔ جوزف دی گریٹ" کے بعد سے "ایکسٹو زادی" تک کم صفحات کے ہی ناول پیش کئے جاتے رہے۔ اس دوران چند ماہ پہلے رومانی ناول "دلہن بھاگ گئی" اور "محبوبہ او محبوبہ" میں عمران سیریز کے ۱۷۵ ویں ناول "ڈینجرس کمانڈو" کا اشتہار شائع کیا گیا تو بے شمار قارئین نے اپنے خطوط کے ذریعے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے جلد سے جلد یہ ناول شائع کرنے کا مطالبہ کیا۔

اسی ماہ ایک دوسرے ادارہ نے بھی "ڈینجرس کمانڈوز" سے ملتے جلتے نام کے ناول کا اشتہار شائع کردیا۔ اس وقت تک میں نے یہ ناول لکھنا شروع نہ کیا تھا۔ چنانچہ امکان تھا کہ اس ادارے کا ناول پہلے شائع ہوگا اور میرا بعد میں جس سے قارئین کو گمان ہوتا کہ یہ ناول دوسرے ادارے کے ناول کا چربہ ہے یا اس کا نام چرایا گیا ہے۔ لہذا اس نام کی بجائے دوسرے نام سے ناول لکھنا شروع کردیا۔ بعد میں پتا چلا کہ اس ادارے نے بھی اپنے ناول کا نام تبدیل کرکے ناول شائع کردیا ہے چنانچہ میں نے اس ناول کا نام وہی رہنے دیا جس کا اشتہار شائع کیا تھا اور اسی نام سے آپ کے سامنے پیش کردیا ہے۔

میرے ناولوں کے بیشتر قارئین نے کا مطالبہ تھا کہ بلیک کارنوی ایجنٹ اور عمران کے دوست میجر پرمود کو بھی کسی مہم میں عمران کے ساتھ شامل کیا جائے۔ چنانچہ اس ناول کے ذریعے ان کا مطالبہ بھی پورا کردیا گیا ہے۔ اگر زندگی نے مہلت دی تو اپنے ۲۰۰ ویں ناول میں ان قارئین کی خواہش بھی پوری کراؤں گا جو عمران اور کرنل فریدی کے مشترکہ کارنامے پسند کرتے ہیں۔ اس سے قبل ۱۰۰ ویں ناول سینچری نمبر "ڈینجرس بریگیڈ" اور ۱۲۵ ویں ناول "بلڈی اینجلز" میں بھی عمران اور کرنل فریدی نے مل کر کام کیا تھا اور یہ ناول سپرہٹ ثابت ہوئے تھے۔ میری کوشش ہوگی کہ ۲۰۰ واں ناول عمران اور فریدی کے سابقہ مشترکہ کارناموں سے بڑھ کر سپرہٹ ثابت ہو اور قارئین کے ذہنوں پر ہمیشہ کے لیے

Aswad Raza www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چھا جائے۔ اس سلسلے میں قارئین کی تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

اب آپ ناول پڑھیں اور مجھے اجازت دیں کہ آئندہ ناول کی تیاری کروں۔ خدا حافظ

والسلام

آپ کا

صفدر شاہین

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کیہان

ایئر پورٹ روشنیوں سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ معزز مہمان کے استقبال کے لئے ملک کے اعلیٰ افسران اور حکومتی پارٹی کے ارکان وہاں موجود تھے۔ معزز مہمان قریبی برادر ملک کے وزیر خارجہ اور وزیر دفاع تھے جو وہاں تین روزہ سرکاری دورے پر آ رہے تھے۔ ان دونوں وزرا کا یہ دورہ ان حالات میں کچھ پُراسرار سمجھا جا رہا تھا کہ ان کے اپنے ملک کی ہمسایہ دشمن ملک سے جھڑپیں شروع تھیں اور چند دن میں مکمل جنگ چھڑنے والی تھی۔ سفارتی حلقے اس دورہ کو بہت اہمیت دے رہے تھے۔ ان کا اندازہ یہ تھا کہ دونوں وزراء اپنے ملک کے لئے فوجی امداد حاصل کرنے آ رہے تھے۔ ——— اور دونوں برادر ممالک میں کوئی بہت بڑا اور خفیہ معاہدہ طے ہونے کی توقع کی جا رہی تھی۔

پاکیشیا ایئر لائنز کے سپیشل طیارہ کے وہاں پہنچنے میں ابھی پانچ منٹ کم تھے۔ وی آئی پی لاؤنج میں مقام... ملک کے چند وزراء

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بیٹھے بے چینی سے وقت گزار رہے تھے۔ ان میں وزیر خارجہ، وزیر دفاع، وزیر داخلہ اور وزیر قانون و انصاف شامل تھے۔ لاؤنج سے رن وے تک کا راستہ دونوں ممالک کے پرچموں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ سلامی کے لیے مسلح افواج کے دستے موجود تھے۔ استقبال کے لئے ان زبردست انتظامات سے پتہ چلتا تھا کہ دونوں ممالک میں کتنے زیادہ برادرانہ تعلقات قائم تھے اور ان کا موجودہ دورہ کس قدر اہمیت کا حامل تھا۔

وقت تیزی سے گزرتا چلا گیا۔ پھر اسپیکر پر طیارے کی آمد کا اعلان ہوا تو تمام وزراء اور اعلیٰ افسران لاؤنج سے نکل کر رن وے کے پاس پہنچ گئے۔ چند لمحوں بعد ایئرپورٹ کی فضاء میں ایک طیارہ نمودار ہوا اور فضاء میں دو تین چکر لگانے کے بعد رن وے کے آخری سرے پر اتر گیا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ رن وے کے اس حصے کی جانب آنے لگا۔ جہاں رن وے کا داخلی گیٹ بنا ہوا تھا اور استقبالی افراد موجود تھے۔

جلد ہی طیارہ مخصوص سپاٹ پر آ رکا۔ فوراً ہی بائیں جانب سے سیڑھی بردار گاڑی آگے بڑھی اور سیڑھی طیارے کے دروازے کے ساتھ لگا دی گئی۔ پھر جونہی طیارے کا دروازہ کھلا۔ یکدم فضا میں پے در پے تین چار خوفناک دھماکے ہوئے اور ہر سو تاریکی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ایئرپورٹ کی حدود میں بھگدڑ مچ گئی۔

دھماکے بموں کے معلوم ہوتے تھے اس لئے لوگ خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر دوڑنے بھاگنے لگے۔

تاریکی میں کسی کو کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ اس لئے افراتفری میں لوگ بھاگتے تو ایک دوسرے سے ٹکراتے، گرتے اور چیختے پھر رہے تھے۔ کئی لوگ رن وے کے گرد بنے آہنی جنگلے کے ساتھ جا ٹکرائے تھے۔ غرض عجیب افراتفری کا عالم تھا۔ دھماکے ایئرپورٹ کے مختلف حصوں میں ہوئے تھے اور برقی رو کا نظام فیل ہو گیا تھا۔ دوڑتے بھاگتے لوگوں میں سے کئی کہہ رہے تھے کہ دشمن نے حملہ کر دیا ہے۔ اور جنگ دوبارہ چھڑ گئی ہے۔

ایئرپورٹ سیکیورٹی فورس کے علاوہ تینوں مسلح افواج کے استقبالی دستے بھی وہاں موجود تھے۔ مگر اندھیرے میں وہ کیا کر سکتے تھے۔ ان کے پاس اسلحہ تھا۔ مگر وہ گولی کس پر چلاتے جب کہ کسی کو دشمن کا کوئی پتہ نہ تھا۔ ایئرپورٹ پر نصب خطرے کے سائرن چیخ رہے تھے اور آگ بجھانے والی گاڑیاں ایئرپورٹ کے بجلی گھر کی طرف دوڑ رہی تھیں۔ جو عمارتوں کے عقب میں تھا۔ اور اس میں آگ لگی ہوئی تھی۔ جس کے شعلے دور سے نظر آ رہے تھے۔

تقریباً دس منٹ بعد برقی نظام کا سلسلہ بحال ہوا اور رن وے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پر روشنی پھیل گئی۔ یہ برقی رو اسپیشل جنریٹرنگ سسٹم سے حاصل کی جا رہی تھی۔ روشنی ہوئی تو بوکھلائے ہوتے لوگوں نے دوڑنا بھاگنا بند کر دیا۔ اور مہمانوں کے استقبال کے لیئے آنے والے رن وے پر جمع ہونے لگے۔ طیارے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور سیڑھی بھی لگی ہوئی تھی۔ لیکن طیارے سے کوئی فرد باہر نہ آیا تھا۔

وزراء اور اعلیٰ افسران وہاں دوبارہ جمع ہونے لگے تھے۔ اور ان کی نگاہیں طیارے کے کھلے دروازے پر مرکوز تھیں۔ سیکیورٹی افسران اور اسٹاف معزز مہمانوں کی حفاظت کے لیئے وہاں موجود تھے۔ چند لمحوں بعد سیکیورٹی کے چند افسران اور ان کے ماتحت سیڑھی کے ذریعے طیارے میں داخل ہو گئے

Aswad Raza

تاکہ مہمانوں کو باہر لے آئیں۔ لیکن طیارے میں داخل ہونے پر انہیں عجیب منظر دکھائی دیا۔

طیارے میں سوار عملے کے افراد سمیت تمام مسافر اپنی نشستوں پر بے ہوش پڑے تھے۔ سیکیورٹی اسٹاف نے فوراً باہر موجود لوگوں کو مسافروں کی بے ہوشی کے بارے میں بتایا تو ایک بار پھر وہاں سنسنی سی پھیل گئی۔

فوراً ہی کئی اعلیٰ افسران طیارے میں پہنچے۔ تب ایک اور انکشاف ہوا کہ دونوں معزز مہمان غائب تھے۔ ان کی نشستیں خالی پڑی تھیں۔ یہ صورت حال بم کے دھماکے سے زیادہ خوفناک ثابت ہوئی اور معزز مہمانوں کی تلاش شروع کر دی گئی۔ بے ہوش افراد کو طیارے سے نکال کر ایمبولینس گاڑیوں میں ڈال کر ایئرپورٹ اسپتال پہنچا دیا گیا۔ ان میں طیارے کے عملے کے علاوہ پولیس کے نمائندے اور وزراء کے سیکریٹری صاحبان بھی تھے۔

سیکیورٹی فورسز نے طیارے کو گھیرے میں لے لیا تھا۔ مہمان طیارے کے اندر کہیں دریافت نہ ہوئے تھے۔ ادھر دھماکوں کے اسباب اور مقامات کا پتہ چلایا گیا تو معلوم ہوا کہ دھماکے ٹائم بموں کے تھے۔ اور ایئرپورٹ کے پاور ہاؤس، کنٹرول ٹاور واٹر سپلائی ٹینک اور پارکنگ لان میں کیئے گئے تھے۔ آگ صرف پاور ہاؤس میں لگی تھی۔ اور ان دھماکوں سے دس بارہ افراد لقمۂ اجل بن گئے تھے۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں آگ بجھانے میں مصروف تھیں۔

آئندہ پندرہ بیس منٹ میں یہ خبر پورے دارالحکومت میں پھیل گئی۔ کہ برادر اسلامی ملک پاکیشیا کے وزیر خارجہ صاحبزادہ ایوب خان اور وزیر دفاع سرور چیمہ کو طیارے میں سے اغوا کر لیا گیا۔ اغوا سے پہلے بموں کے دھماکے کیئے گئے تھے۔ اور برقی نظام معطل کر دیا گیا تھا۔ نامعلوم دہشت گردوں نے اندھیرے سے فائدہ اٹھایا تھا۔ اور معزز مہمانوں کو اغوا کر لیا گیا تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمران ناشتا کی میز پر بیٹھا ناشتے کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں تازہ اخبار تھا۔ وہ بلند آواز میں اخبار پڑھنے کے ساتھ ساتھ سلیمان کو ناشتہ لانے کی آوازیں بھی دے رہا تھا۔ اور کوس بھی رہا تھا۔ مگر سلیمان کے کان پر کوئی جوں نہیں رینگ رہی تھی۔ وہ اپنے لئے پہلے بنا چکا تھا۔ اور اب عمران کے لئے ناشتا تیار کرنے کے ساتھ ساتھ خود بھی ناشتا کئے جا رہا تھا۔ جس کے سبب اس کی ناشتا کرنے کی رفتار سست تھی۔

"پاک راجیشیا جنگ ناگزیر ہے۔ اس لئے سلیمان جلدی ناشتا لاؤ" عمران بول رہا تھا۔ "آج ایک اہم سیاسی اجلاس میں ملک کی صورتحال پر غور کیا گیا۔ وزیر بے محکمہ نے کہا ہے کہ اے کمبخت باورچی کے بچے۔ کیوں دیر کر رہا ہے۔ جلدی ناشتا لا۔ چونکہ سرحدوں پر کشیدگی جاری ہے اور ہمارے ہر محاذ پر جنگ چھڑنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے [illegible] او گدھے کی دُم اگر دو منٹ کے اندر اندر ناشتہ نہ لایا تو ہم دشمن کو جارحیت کی بہت بھیانک سزا دیں گے۔"

خبر ختم کر کے اس نے کچن کے دروازے کی طرف غصیلی نگاہوں سے دیکھا۔

"صاحب ــــ خاموش کیوں ہو گئے ہیں ــــ اخبار ختم ہو گیا ہے یا تیل ــــ" سلیمان نے اندر سے ہانک لگائی۔

"ابے کتنی دیر ہے اور ــــ!" عمران غرایا۔

"صاحب ــــ گھبرائیے نہیں۔ آپ کا نیوز بلیٹن ختم ہونے تک تیار ہو ہی جائے گا ــــ اتنی جلدی کاہے کی ہے"

"کمبخت ــــ مجھے دیر ہو رہی ہے" عمران نے دانت پیسے۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"آپ نے کچہری تاریخ پہ جانا ہے۔ یا پرائمری سکول کی گھنٹی بجانی ہے جا کر"۔ سلیمان نے جھنجھلا کر پوچھا۔

"لعنت ہے تم پہ ——— ابے کیا تو مجھے چپراسی سمجھ رہا ہے سکول کا ——— ؟" عمران نے غضبناک ہو کر کہا۔

"ناشتے میں جلدی تو چپراسیوں کی مانند کر رہے ہیں آپ"۔ سلیمان نے ناگواری سے کہا۔ اگر آپ کچھ بڑے افسر ہوتے تو دس بجے ناشتے کرتے گیارہ بجے دفتر پہنچتے۔ طالب علموں پہ رعب جمانے اور ——— !"

"بس بس ——— !" عمران غرایا۔ "بریک لگا لو ورنہ وہیں پر تمہاری پلیٹ توڑ ڈالوں گا ———"

"اب آپ ڈرائیوروں والی زبان استعمال کر رہے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کبھی بھی آفیسرانہ انداز اختیار نہیں کر سکیں گے اور ساری عمر ——— !"

"اچھا ——— اچھا ——— سمجھ گیا ہوں"۔ عمران یکدم نرم لہجہ اختیار کرتا ہوا بولا۔ "تمہارا مطلب ہے میں آفیسرانہ انداز اختیار کروں"۔

"شکر ہے کہ آپ جلدی سمجھ گئے ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہ کسی سیاستدان کو بلانا پڑے گا ———" سلیمان نے بگڑ کر کہا۔

"اچھا ——— میں تمہارے مشورے پر آفیسرانہ انداز اختیار کرنے لگا ہوں"۔ عمران صوفے سے اٹھتا ہوا بولا۔

"لیکن آفیسرانہ انداز گھر سے باہر اختیار کیا جاتا ہے صاحب"۔ سلیمان کی گھبراہٹ آمیز آواز سنائی دی۔ "گھر میں وزیراعظم بھی محض خاوند یا باپ ہوتا ہے"۔

"تم بتاؤ ——— خاوند ہوں یا باپ ———؟" عمران نے پوچھا۔

"یہ تو آپ کو مس جولیا ہی بتا سکے گی"۔ سلیمان نے جلدی سے کہا۔ "میں تو آپ کا صرف باورچی ہوں"۔

"مردود ——— پھر باورچی رہ ——— ہدایت نامہ خاوند نہ بن ———" عمران غرایا۔

"بہت بہتر ——— آپ تیار ہو جائیں"۔ سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں ——— ؟" عمران نے دوبارہ بیٹھتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

"میں باورچی بننے لگا ہوں"۔ سلیمان نے کہا۔ "پھر نہ کہیے گا کہ آپ کو خبر نہ ہوئی"۔

"اچھا ——— اچھا ——— میں تیار ہوں"۔ عمران لاپروائی سے بولا۔ "تم کر لو جو کچھ کرنا ہے"۔

Aswad Raza
www.booksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہی نیچے گھنٹی بجنے لگی۔ عمران نے چونکتے ہوئے فون کی طرف دیکھا جو دوسری میز پر رکھا تھا۔

"ابے سلیمان ——— دیکھنا۔ صبح ہی صبح کس کو کتے نے کاٹ لیا ہے"۔

"کتوں کے ڈاکٹر آپ ہیں صاحب۔ میں تو صرف باورچی ہوں خود ہی دیکھیے"۔ سلیمان نے خشک لہجے میں کہا۔

"اچھا بیٹا ——— کسی دن تمہارا بھی ایسا علاج کروں گا کہ یاد ہی رکھو گے"۔ عمران نے دھمکی دی۔

"میری بجائے فون کا علاج کیجیے تو بہتر ہو گا۔ کمبخت ہر وقت بھونکتا رہتا ہے"۔ سلیمان نے کہا۔

اس کے ساتھ ہی وہ ناشتا کی ٹرے اٹھائے کچن سے نمودار ہوا اور عمران اسے گھورنے لگا۔ لیکن سلیمان لاپرواہی سے آگے بڑھا اور میز پر ناشتا سجانے لگا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔

"اچھا ——— فون ادھر اٹھا لاؤ کمبخت۔ میں خود ہی سن لیتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

سلیمان فون کی طرف بڑھتا ہوا بولا "ہو سکتا ہے میری کسی گرل فرینڈ کا فون ہو۔ اس لئے پہلے میں سنوں گا"۔

اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔ عمران ناشتا

کرنے لگا۔

"ہیلو ——— آج صبح ہی صبح کون دل جلا رہا ہے اپنا"۔ سلیمان نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"کیا بکواس ہے ———!" دوسری طرف سے غصیلی آواز سنائی دی۔

"نہیں جی ——— وہ تو آج نہیں آئی۔ میں سلیمان بول رہا ہوں ایمان سے ———" سلیمان نے کہا۔

"احمق آدمی ——— میں سلطان ہوں"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے غرا کر کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب ——— ہر جوان بیٹی کا باپ آج کل زمانے میں سلطان ہوتا ہے"۔ سلیمان نے احمقانہ لہجے میں کہا۔ "مگر رشتہ دیتے وقت مہربان بن جاتا ہے"۔

"الو کے پٹھے ——— ہوش میں تو ہو۔ میں سر سلطان ہوں عمران سے بات کراؤ میری ———" غضبناک لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ ——— آپ ——— آپ ——— م ——— معاف کیجئے گا جناب ——— میں شرمندہ ہوں"۔ سلیمان اچھل کر بولا۔

"بکواس مت ——— !" سر سلطان نے ڈانٹا۔ "تم ٹھہرا [illegible]

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بدتمیزی کر جاتے ہو۔ عمران سے بات کراؤ۔"

"افسوس ——— افسوس ——— صد افسوس۔" سلیمان نے افسردہ لہجے میں کہا ——— "صاحب اس قابل نہیں ہیں کہ۔"

"اوہ ——— کیا ہوا ہے ——— ؟" سر سلطان نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"یہی تو دکھ ہے کہ انہیں کچھ نہیں ہوتا۔" سلیمان بولا۔ "انہیں آپ کا احساس ہوتا تو خود فون سنتے۔ میرا احساس ہوتا تو نلشتے سے پہلے میری شادی کراتے۔ ملک کا احساس ہوتا تو محاذِ جنگ پر جامِ شہادت پیتے اور کچھ میرے لئے بھی بچا لاتے۔"

"کیا بک رہے ہو میں سمجھا نہیں۔" سر سلطان حیرت سے غرائے۔

"وہ کیوں بات نہیں کر سکتا۔"

"وہ ناشتہ کر رہے ہیں اور ایک وقت میں وہ صرف ایک ہی کام کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ دوسرا مجھے کرنا پڑتا ہے۔" سلیمان نے عمران کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "اب یہی مثال لے لیجئے کہ کھانا وہ کھاتے ہیں برتن میں صاف کرتا ہوں۔ سوتے وہ ہیں جاگتا میں ہوں۔ غسل وہ کرتے ہیں کپڑے میں اتارتا ہوں۔ ناشتہ میں کرتا ہوں فون وہ سنتے ہیں۔ اوہ نہیں ——— ناشتہ وہ کرتے ہیں اور فون ——— !"

"سلیمان ——— !" سر سلطان کی دھاڑ سنائی دی اور سلیمان یکدم سہم گیا۔

"ج ——— جی ——— جی سر ——— جی سر صاحب ——— صاحب جی ——— !" وہ خوف سے ہکلایا۔

"فوراً اسے ریسیور دو ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔ میرے پاس تمہاری بکواس سننے کا مزید وقت نہیں رہا۔"

"ب ——— بہت ——— بہتر سر ———" سلیمان گھبراہٹ آمیز لہجے میں بولا۔ "آپ کا کوئی دوش نہیں ہے۔ بڑوں نے سچ کہا ہے کہ وقت ایک سا نہیں رہتا۔ جیسے پہلے آپ کے پاس تھا مگر اب نہیں رہا۔ لیجئے بات کیجئے۔"

~~اس کے ساتھ ہی وہ فون اٹھائے عمران کی میز پر آ گیا۔ ریسیور اس کی طرف بڑھا دیا جو اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔~~

اس کے ساتھ ہی وہ فون اٹھائے عمران کی میز پر آیا اور ریسیور اس کی طرف بڑھا دیا جو اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"پہلے اپنے انکل کا فون سن لیں۔ بعد میں کھا لیجئے گا مجھے یا ناشتے کو۔" اس نے منہ بنا کر کہا۔

عمران اس کی بکواس سنتا رہا تھا اور اس کا پارہ چڑھتا رہا تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس نے ایک ہاتھ سے ریسیور لیا اور دوسرے ہاتھ کا تھپڑ سلیمان کے چہرے پر رسید کر دیا۔ سلیمان کے لئے وہ تھپڑ غیر متوقع اور زوردار تھا۔ چنانچہ تھپڑ کھا کر وہ اپنی جگہ گھوم گیا اور شرابیوں کی مانند بدمست سا ہو کر لہراتا ہوا فرش پر گرتا چلا گیا۔

"ہیلو انکل ——— عمران بول رہا ہوں ———" عمران نے سلیمان پر نظر ڈالے بغیر ماؤتھ پیس میں کہا۔

"عمران ——— تم نے اس کمبخت کو بہت سر چڑھا رکھا ہے" سر سلطان نے غصے سے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں نے اسے سر سے اتار پھینکا ہے۔ وہ فرش پر پڑا کراہ رہا ہے" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا "آئندہ وہ آپ سے مذاق کرنے کی جسارت نہیں کرے گا"

"کمبخت نے خواہ مخواہ اتنا وقت ضائع کر دیا" سر سلطان کی آواز آئی۔ "حالانکہ میں ہمیشہ ایمرجنسی میں تمہیں فون کیا کرتا ہوں"

"اوہ ——— کیا کوئی ڈیلیوری ———" عمران نے چونک کر کہنا چاہا۔

"بس ——— اب تم سنجیدہ ہی رہو تو بہتر ہے" سر سلطان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے غصے سے کہا۔ "تمہیں معلوم ہے کہ رات کیا قیامت ٹوٹی ہے"

"نہیں جناب ——— میں تو سو رہا تھا۔ نیند میں مجھے قیامت ٹوٹنے کا کیسے پتہ چل سکتا تھا" عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"سنو ——— برادر اسلامی ملک بلگارنیہ کے دارالحکومت کیہان میں ہمارے وزیر خارجہ صاحبزادہ ایوب خان اور وزیر دفاع مسرور جمیر کو نامعلوم دہشت گردوں نے اغوا کر لیا ہے" سر سلطان نے بتایا۔

اور اس اطلاع پر عمران کا دماغ گھوم گیا۔ ریسیور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے واقعی ملک پر قیامت سی ٹوٹ پڑی۔

Aswad Raza

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دفعتاً دروازے پر دستک ہوئی اور کرنل ڈی کے قدم رک گئے۔

"کم ان ———!" اس نے سخت لہجے میں کہا۔

دروازہ کھلا اور اس کا خاص ماتحت میجر پرمود اندر داخل ہوا۔ اس نے کرنل کو سلام کیا اور کرنل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب میں سر ہلا دیا۔ پرمود کو دیکھ کر اس کی پریشانی قدرے کم ہو گئی تھی۔

"ہیلو میجر ——— تم زاہدان سے کب آئے ہو ——؟" کرنل ڈی نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں تو رات گیارہ بجے ہی آ گیا تھا چیف ———" پرمود ایک کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"اس کا مطلب ہے تم رات کے واقعہ سے بے خبر نہیں ہو ——" کرنل اپنی ریوالونگ چیئر پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"یس سر ——— مجھے معلوم ہے ———" پرمود نے سر ہلایا۔

"مگر تمہاری آنکھوں میں سرخی کیوں ہے۔ کیا رات بھر جاگتے رہے ہو؟" کرنل نے پوچھا۔

"رات بھر تو نہیں جناب البتہ تین بجے سے مسلسل حرکت میں ہوں۔" پرمود مسکرایا۔

"مجھے یقین ہے کہ تمہاری یہ حرکت رات کے واقعہ سے تعلق رکھتی ہے۔" کرنل ڈی نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"آپ کا اندازہ درست ہے۔ چیف ———" پرمود نے طویل سانس لیا۔ "آپ کے پاس کافی رپورٹیں آ چکی ہوں گی۔"

"ہاں ——— لیکن دہشت گردوں اور ان کے طریقہ واردات کے متعلق ابھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔" کرنل نے کہا۔

اور پھر حاصل شدہ رپورٹوں کا خلاصہ بتا دیا۔ پرمود خاموشی سے سنتا رہا۔ کرنل ڈی کے خاموش ہونے پر اس نے کہا۔

"میری تحقیقات کے مطابق دہشت گرد ایئرپورٹ کی حدود میں ہی موجود تھے۔ ایئرپورٹ کی دوسری جانب واقع جنگل میں ان کی بے آواز گاڑیاں بھی موجود تھیں۔ جبکہ ایئرپورٹ کی ایک ایمبولینس وین کا ڈرائیور بھی انہیں کا آدمی تھا۔ اور دو تین آدمی سیڑھی والی گاڑی میں چھپے ہوئے تھے۔"

"اوہ ——— واقعی ...؟" کرنل ڈی کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"ان لوگوں نے طیارے کی آمد سے پہلے ہی مخصوص جگہوں پر ریموٹ کنٹرول بم نصب کر دیئے تھے۔ اور ریموٹ ایمبولینس کے ڈرائیور کے پاس تھا۔" پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "جونہی طیارہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رن وے پر اتنا کر اپنے سٹاپ پر پہنچا۔ دوسری حفاظتی گاڑیاں اور سیڑھی کے ساتھ ساتھ وہ ایمبولینس بھی طیارے کے قریب آگئی۔ پھر جیسے ہی طیارے کا دروازہ کھلا ڈرائیور نے ریموٹ کا بٹن دبا دیا۔ جس سے چاروں مقامات پر بیک وقت دھماکے ہوئے اور پاور ہاؤس تباہ ہوتے ہی اندھیرا اچھیل گیا۔

سیڑھی والی گاڑی میں چھپے دہشت گرد تیزی سے طیارے میں داخل ہوئے اور انہوں نے وہاں بے ہوش کرنے والی گیس پھیلا دی۔ گیس کا اثر ہونے میں دو تین سیکنڈ لگے اور مسافر بے ہوش ہوگئے دہشت گردوں نے دونوں وزرار کو اٹھایا اور طیارے سے باہر آکر ایمبولینس میں ڈال دیا۔ پھر ایمبولینس ایئرپورٹ سے سائرن بجائے بغیر باہر آئی اور جنگل کی طرف چلی گئی۔ میرے اندازے کے مطابق یہ اپریشن مکمل ہونے میں بمشکل تین چار منٹ لگے ہوں گے۔ جنگل میں ان لوگوں کی دو گاڑیاں پہلے موجود تھیں۔ وزرار کو ان میں منتقل کر دیا گیا۔ اور ایمبولینس واپس آگئی۔ ڈرائیور ایمبولینس ایئرپورٹ کے گیٹ پر چھوڑ کر فرار ہوگیا۔"

کرنل ڈی حیرت سے آنکھیں پھاڑے پرمود کا منہ دیکھ رہے تھے۔ جیسے وہ دنیا کے آٹھویں عجوبہ کا حال بیان کر رہا ہو۔ اس کے ماتحتوں نے ان میں سے ایک بات بھی معلوم نہ کی تھی جو پرمود بتا رہا تھا۔

"تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا جب کہ تم وہاں موجود بھی نہ تھے؟" کرنل ڈی نے پوچھا۔

"میں ایک گھنٹہ بعد وہاں پہنچا تھا۔ ایئرپورٹ کے گیٹ پر ایمبولینس کو ڈرائیور کے بغیر کھڑا دیکھ کر مجھے شک گزرا۔ میں نے اس کی تلاشی لی۔ تو مجھے بریک پیڈل کے پاس پڑا ریموٹ کا کنٹرولر مل گیا۔ تب میں نے وین کے ٹائروں کا جائزہ لیا تو ٹائروں کی جھریوں میں کچھ مٹی اور سبزہ پھنسا ہوا تھا۔ اور سمجھ گیا کہ وین کسی کچے اور سبزے والے رستے پر سفر کرتی رہی تھی۔ اب ایئرپورٹ کے تین اطراف میں شہری علاقے واقع ہیں جبکہ چوتھی سمت جنگل ہے۔

چنانچہ میں جنگل میں پہنچا تو مجھے جنگل کے اندرونی حصے میں زمین پر دو گاڑیوں کے ٹائروں کے نشانات دکھائی دیئے۔ جو تازہ تھے میں ان ٹائروں کے نشانات کے ساتھ ساتھ جنگل کی دوسری سمت نکل گیا۔ اس طرف واقع ایک کچا راستہ ساحل سمندر تک جاتا ہے۔ اس راستے پر گاڑیوں کے ٹائروں کے سہارے ——— میں ساحل پر پہنچا۔ تو وہاں ایک کھاڑی کے باہر سگریٹوں کے ٹوٹے وغیرہ دکھائی دیئے۔ مگر کوئی کشتی یا سامان نظر نہ آیا۔

"تمہارا مطلب ہے وزرار کو کسی کشتی یا اسٹیمر پر منتقل کر دیا گیا تھا؟" کرنل ڈی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس سر ——— ——— مگر یہ میرا اندازہ ہے۔ ہو سکتا ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہاں کوئی آبدوز موجود رہی ہو۔" پرمود نے کہا۔

اور کرنل ڈی نے طویل سانس لے کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی۔

"یہ پتہ نہیں چلا کہ دہشت گرد کون تھے اور اغوا کی وجہ بات کیا ہیں؟" کرنل نے ایک لمحہ بعد سوال کیا۔

"نو سر ——— یہ معلوم کرنا آسان نہیں ہے۔" پرمود نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔"ان لوگوں نے ایسا کوئی نشان نہیں چھوڑا جس سے ان کے بارے میں کوئی اندازہ قائم کیا جا سکے۔ ہو سکتا ہے ان لوگوں نے اپنے کوئی مطالبات منوانے کے لئے وزراء کو ... کیا ہو؟" کرنل نے خیال ظاہر کیا۔

"سوری ——— مجھے آپ کے خیال سے اتفاق نہیں ہے۔" پرمود نے معذرت آمیز لہجے میں کہا۔"میں عرض کر چکا ہوں کہ جس قسم کا زبردست پلان بنایا گیا تھا وہ کسی عام مجرم تنظیم سے متوقع نہیں ہو سکتا۔ اس میں کسی ملک کی انٹیلی جنس یا سیکرٹ سروس کی جھلک نظر آتی ہے۔

اوہ ——— تمہارا مطلب ہے کہ ہمارے مہمانوں کے اغوا میں کسی غیر ملک کا ہاتھ ہے۔ ——— " کرنل ڈی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس چیف ——— اور یہ معلوم کرنا دشوار ہے کہ وہ ملک ہمارا دشمن ہے یا پاکیشیا کا۔" پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ان کی بازیابی بہت دشوار ہو جائے گی۔" کرنل نے متفکرانہ لہجے میں کہا۔ تمہارے ذہن میں اس کا کوئی حل ہے۔"

"ابھی نہیں ——— فی الحال تو ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ جرأت کس ملک نے اور کیوں کی۔" پرمود بولا۔ اجازت دیجیئے۔"

کرنل ڈی نے بے خیالی میں سر ہلا دیا۔ پرمود کرسی سے اٹھا اور کرنل کو سلام کر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران نے سرسلطان سے بات کرنے کے بعد تیزی سے ناشتا ختم کیا اور اٹھ کر لباس تبدیل کرنے لگا۔ وزیر خارجہ اور وزیر دفاع کا اغوا معمولی واقعہ نہ تھا۔ ہمسایہ دشمن سے کشیدگی اور جنگ کے امکانات کو سامنے رکھ کر سوچا جاتا تو یہ واقعہ پاکیشیا کے لئے قیامت سے کم نہ تھا۔ دونوں وزراء ملک کے بہت اہم رازوں کے امین تھے۔ اور نامعلوم اغوا کنندگان ان سے وہ راز معلوم کر سکتے تھے جو متعلقہ محکموں کے سربراہوں کی حیثیت سے ان کے سینوں میں محفوظ تھے۔ اور جن کا افشا ملکی دفاع کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

Aswad Raza

سرسلطان نے صدر مملکت کی جانب سے ایکشن کے لئے حکم دیا تھا کہ وہ فوراً حرکت میں آئیں اور ہر قیمت پر دونوں وزراء کی بازیابی کی کوشش کریں۔ چنانچہ عمران فوری طور پر حرکت میں آنا چاہتا تھا۔ تاکہ جلد سے جلد وزراء کو تلاش کر کے نامعلوم دہشت گردوں کے پنجے سے نجات دلائی جا سکے۔ لباس تبدیل کرتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ اس سلسلے میں تحقیقات کا آغاز کہاں سے کیا جائے۔

دفعتاً فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے چونکتے ہوئے سلیمان کی طرف دیکھا۔ وہ ایک کرسی پر منہ لبورے بیٹھا تھا۔ عمران کے تھپڑ نے اس کا موڈ خراب کر دیا تھا۔

"فون سنتے ہو یا صرف باورچی رہنا ہے" عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

سلیمان نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور اٹھ کر ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔

"امید ہے اب تم شریف آدمیوں کی طرح فون سنا کرو گے" عمران نے ہانک لگائی۔

سلیمان اس بار بھی کچھ نہ بولا۔ میز کے پاس آ کر اس نے فون کا ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو ——— باورچی اسپیکنگ ———!" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا اور عمران بے ساختہ مسکرانے لگا۔

"آواز سے تو تم باورچی کی بجائے حجام محسوس ہوتے ہو" دوسری

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

طرف سے کہا گیا۔

اور سلیمان چونک کر ریسیور کو گھورنے لگا۔ ایک دو لمحوں بعد اس نے ریسیور دوبارہ کان سے لگا لیا۔

"کیا آپ نے حجامت کروائی ہے مسٹر ——" اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں —— گدھے کی حجامت کروائی ہے کیا تم نے میری آواز نہیں پہچانی۔"

"نہیں —— میں گدھے کی حجامت نہیں کیا کرتا۔ اور اس کی آواز بھی نہیں پہچانتا۔" سلیمان نے کہا۔

"ارے سلیمان بھائی۔ میں پرمود بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے ہنس کر کہا گیا۔

"میرا بھی موڈ بڑھ ہے۔ آپ مطلب بیان کریں۔ کیسے زحمت کی؟" سلیمان نے منہ بنا کر کہا۔

"بھئی —— میں بنگارنہ سے میجر پرمود بول رہا ہوں۔ عمران صاحب ہیں؟" پوچھا گیا۔

"اوہ —— پرمود صاحب ——" سلیمان بے ساختہ اچھل ہوا بولا۔ اور عمران بھی چونک پڑا۔

"شکر ہے تم نے پہچان لیا ——" پرمود نے ہنس کر کہا۔

"پہچان تو میں نے آپ کو گزشتہ برس ہی لیا تھا۔" سلیمان بولا۔
"جب آپ کی مس تسلہ اغوا ہو گئی تھیں۔"

"ارے تسلہ نہیں تمثیلہ ——" عمران نے ہانک لگائی۔

"جی ہاں۔ وہی وہی۔ مس تمثیلہ جن کے لئے مجھے موت کا فرشتہ؎ بننا پڑا تھا۔" سلیمان جلدی سے بولا۔

"عمران صاحب سے بات کرادو۔ مجھے ذرا جلدی ہے۔" پرمود کی آواز آئی۔

"آپ کو اتنی ہی جلدی ہے تو یہاں آ جائیے۔ باتھ روم خالی ہے۔" سلیمان نے مسکرا کر کہا۔

"لاحول ولا ——" پرمود کی ناگوار سی آواز سنائی دی "میں نے کسی کام سے جانا ہے۔"

"اچھا —— اچھا —— سمجھ گیا۔ یقیناً آپ نے مس تمثیلہ سے ملنے جانا ہو گا۔ لیجئے بات کیجئے ——" سلیمان سر ہلا کر بولا۔

"پھر اس نے ریسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا" آپ

؎ ملاحظہ فرمائیں۔ عمران اور پرمود کا مشترکہ کارنامہ۔ ڈیتھ سیریز۔ موت کا فرشتہ۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے دوست پرمود صاحب کا فون ہے۔"

"کیا بکتے ہو کمبخت۔" عمران اس سے ریسیور لیتا ہوا بولا۔ "فون اس کا نہیں میرا ہے۔ بل میں ادا کرتا ہوں یا وہ۔"

"شاید آپ دوسرا تھپڑ مارنے کے لئے غصے میں آرہے ہیں۔" سلیمان گھبرا کر بولا۔

اور تیزی سے پلٹ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ریسیور کان سے لگا لیا۔

"ہیلو ——— عمران بول رہا ہوں بیارے گرہ موڈ۔" اس نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

"خیریت تو ہے۔" پرمود کی آواز آئی۔ "بیچارے سلیمان کو تھپڑ کیوں مار رہے ہیں آپ۔"

"بس ——— بس رہنے دو اس کی حمایت۔" عمران ناگواری سے بولا۔ ——— "کیا یہی معلوم کرنے کے لئے فون کیا ہے۔"

"نہیں ——— اظہارِ افسوس کرنے کے لئے۔" پرمود بولا۔

"اوہ ... ——— خیریت ——— کہیں شادی سے پہلے ترِیوہ نہیں ہو گئے ہو ——— ؟" عمران چونکتا ہوا بولا۔

"نہیں ——— فی الحال وہ زندہ ہے۔" پرمود نے کہا۔

"میں آپ کے دو وزراء کے اغوا پر شرمندہ ہوں۔ کیونکہ وہ ہمارے مہمان تھے۔"

"ہوں ... ——— انہیں اغوا کرانے کے بعد شرمندہ ہو رہے ہو۔" عمران نے منہ بنا کر کہا۔ "کیا اس وقت تم بھنگ پی کر سوئے ہوئے تھے۔ جب انہیں اغوا کیا جا رہا تھا؟"

"مجھے ان کی آمد کا پتہ نہ تھا۔ رات گیارہ بجے میں کسی کام سے واپس دارالحکومت پہنچا تھا اور تین بجے مجھے اس واقعہ کا علم ہوا۔" پرمود نے بتایا۔ "اگر مجھے ان کی آمد کے پروگرام کا علم ہوتا تو میں خود ان کے استقبال کے لئے ایئرپورٹ پر موجود رہتا۔ اور ان کے اغوا کی کوشش کامیاب نہ ہونے دیتا۔"

"پرمود ———" عمران سنجیدہ ہو گیا۔ "مجھے اس بات کا کوئی افسوس نہیں کہ تم ان کے لئے کچھ نہ کر سکے تھے۔ لیکن ہمارے لئے ان کا اغوا انتہائی خطرناک نتائج کا حامل ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ راجیشیا جنگ کرنے پر تُلا ہوا ہے۔ اس کے لئے وہ کشمیر کی تحریکِ آزادی کو بہانہ بنا رہا ہے۔ ان حالات میں ملک کے دو اہم ترین محکموں کے سربراہوں کا اغوا اس کا حوصلہ بڑھا سکتا ہے۔"

"جی ہاں ——— میرا بھی یہی خیال ہے۔" پرمود کی آواز آئی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اس سبب وزرا رکو جلد سے جلد تلاش کرنا ضروری ہے۔" عمران بولا "مگر تم بتاؤ یہ واقعہ کیسے رونما ہوا۔ کیوں کہ سرکاری طور پر بلگارنیہ سے معلومات یہاں پہنچیں ہیں۔ وہ کوئی خاص نہیں ہیں۔

جواب میں پرمود نے اسے اپنی تحقیقات سے آگاہ کیا۔ آخر میں بولا۔

"میں کرنل ڈی سے ابھی مل کر آ رہا ہوں ——— اُس نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں وزرا رکو تلاش کروں۔"

"تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ واردات کس دشمن کی ہو سکتی ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ کے دشمن ملکوں میں راجیشیا افغانستان یا روس ہی ہیں۔"

"لیکن ان کے لئے بلگارنیہ کی نسبت پاکیشیا میں واردات کرنا آسان تھا۔" عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے لیکن دشمن خود کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہو تو وہ کسی دوسری جگہ کارروائی کرنا بہتر سمجھے گا۔" پرمود نے کہا۔ اگر پاکیشیا میں یہ واردات ہوتی تو آپ باآسانی معلوم کر لیتے کہ اس میں کون ملوث ہے۔"

"ہاں ——— یہ بات تو ہے۔" عمران نے کہا۔ "لیکن میرا ذہن تسلیم نہیں کر رہا۔"

"گویا آپ سمجھتے ہیں کہ اس واردات میں راجیشیا اور روس ملوث نہیں ہیں۔"

ہاں ——— البتہ یہ سوچا جا سکتا ہے کہ کسی پوشیدہ دشمن ملک نے حالات بگاڑنے کے لئے یہ واردات کی ہو۔

تاکہ ہم راجیشیا کو مجرم سمجھتے ہوئے اس سے صلح کی کوششیں ترک کر دیں۔ اور اس سے جنگ شروع کر دیں۔"

"پوشیدہ دشمن ملک کو اس کا سب سے زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ پرمود نے کہا۔ جنگ کی صورت میں صرف اسلحہ فروخت کرنے والے ممالک کو ہی فائدہ پہنچے گا۔"

"خیر ——— جلد معلوم ہو جائے گا۔ میں آج رات تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔ وہیں سے تحقیقات کی ابتدا کروں گا۔"

"خدا حافظ"

اتنا کہہ کر عمران نے ریسیور کریڈل پر ڈالا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آٹھ منزلہ عمارت اگرچہ کمرشل تھی اور منزلوں پر زیادہ تر کاروباری اداروں کے دفاتر قائم تھے۔ لیکن ساتویں اور آٹھویں منزل پر صرف رہائشی فلیٹ تھے۔ ان فلیٹوں میں سے بھی اکثر رہائش کی بجائے اسٹورز کے طور پر استعمال کئے جاتے تھے۔ صرف چند فلیٹوں میں کرایہ دار مکین تھے۔ یہ اور بات ہے کہ ان مکینوں میں سے بھی زیادہ تر ملازم پیشہ ہونے کے سبب دن بھر غائب رہنے کے بعد رات کے اوقات وہاں نظر آتے تھے۔ آٹھویں منزل پر صرف تین فلیٹ رہائش کے لئے استعمال ہو رہے تھے۔ لیکن اس وقت جب کہ دن کے دس بجے تھے۔ صرف ایک فلیٹ میں

Aswad Raza

زندگی کے آثار تھے۔ بقیہ دو مقفل پڑے تھے۔

آباد فلیٹ کا بیرونی دروازہ بند تھا۔ اندر دو کمرے تھے۔ ایک ڈرائنگ روم اور دوسرا بیڈ روم جس کا دروازہ ڈرائنگ روم کی داہنی دیوار میں تھا اور اس پر بھاری ریشمی پردہ پڑا ہوا تھا۔ اس وقت ڈرائنگ روم میں دو نفوس موجود تھے۔ وہ دونوں عربی لباس میں تھے۔ ان میں سے ایک ادھیڑ عمر مرد تھا جس کے چہرے پر چھوٹی سی داڑھی اور گھنی مونچھیں تھیں۔ دوسری ایک جوان العمر عورت تھی۔ انتیس تیس برس کی عمر میں بھی وہ کافی جاذب نظر اور دلکش نظر آتی تھی۔ مگر جسمانی ساخت سے وہ بیس بائیس برس کی معلوم ہوتی تھی

مرد ایک صوفے پر نیم دراز تھا۔ جب کہ عورت میز کے پاس ایک کرسی پر بیٹھی تھی۔ وہ دونوں چائے پینے میں مصروف تھے۔ میز پر ایک ٹیلیفون سیٹ رکھا تھا۔ دفعتاً بیڈ روم کی جانب سے ہلکی سی سیٹی کی آواز ابھرنے لگی۔ سیٹی کی آواز سن کر وہ دونوں چونکے۔ عورت نے مرد کی طرف دیکھا۔

"دیکھو ——— شاید ہمارے مطلب کی کال ہو۔" ادھیڑ عمر آدمی نے عورت سے کہا۔

اور وہ اُٹھ کر بیڈ روم کی طرف بڑھ گئی۔ مرد چائے سپ کرنے لگا۔ عورت کے اندر جانے کے ایک دو لمحوں بعد سیٹی کی آواز معدوم ہو گئی۔ ادھیڑ عمر مرد بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔ چائے پینے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے بعد اس نے ایک سگریٹ سلگایا اور گہرے گہرے کش لینے لگا۔

"تقریباً دس منٹ بعد عورت بیڈروم سے باہر آئی۔ اس کے ہاتھ میں یک ٹائپ کیا ہوا پرچہ تھا۔

خیریت ———— ! مرد نے بے تابی سے پوچھا۔

"نہیں پینتھر ———— ! عورت نفی میں سر ہلاتی ہوئی قریب آگئی۔ ———— "وہی ہوا جس کا چیف نے اندیشہ ظاہر کیا تھا"۔

اس نے پرچہ اس آدمی کو تھما دیا جس کا نام پینتھر تھا۔ اس نے پرچہ لیا اور اس پر ٹائپ شدہ مواد پڑھنے لگا جو کمپیوٹر ٹائپ میں ہوتا تھا۔ اور فل اسکیپ سائز کے پرچے پر اوپر سے نیچے تک موجود تھے۔ عورت کرسی پر بیٹھ کر ایک سگریٹ سلگانے لگی تھی۔

تقریباً دو منٹ میں پینتھر نے وہ تحریر پڑھی اور پھر طویل سانس لیا۔

"ہمارا یہاں رہنا بیکار نہیں گیا باربرا" پینتھر نے پرچہ تہہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یقیناً چیف دنیا کا ذہین ترین شخص ہے" عورت بولی جسے پینتھر نے باربرا کے نام سے مخاطب کیا تھا۔

Aswad Raza

"اور اب یہ رپورٹ فوری طور پر چیف کو منتقل کر دینی چاہئیے" پینتھر نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے" باربرا نے سر ہلایا۔ "یقیناً وہ بھی ہماری رپورٹ کا منتظر ہوگا"

"ٹھیک ہے۔ تم جا کر فریکوئنسی سیٹ کرو۔ میں ابھی اسے رپورٹ بھیجتا ہوں"

باربرا اٹھی اور دوبارہ بیڈروم کی طرف بڑھ گئی۔ پینتھر نے جیب سے قلم نکالا اور صوفے سے اٹھ کر میز کے پاس کرسی پر آ بیٹھا۔ اس نے ٹائپ شدہ پرچہ کھول کر میز پر پھیلایا اور قلم سے اس کی جانب دوسری جانب کوڈ ورڈز میں کچھ لکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ پرچہ لے کر اٹھا اور بیڈروم کی طرف بڑھ گیا۔

بیڈروم میں دائیں جانب ایک ڈبل بیڈ بچھا ہوا تھا۔ جس کے قریب ایک تپائی پر ٹیلیفون رکھا تھا۔ کمرے کے بائیں گوشے میں ایک بڑی سی میز پر بارہ انچ کا کلر ٹیلیویژن اور چھوٹا سا کمپیوٹر سیٹ رکھا تھا۔ کمپیوٹر کے ساتھ ہی ایک چوکور سا بکس رکھا تھا جس کا سائز عام قسم کے ڈبلیو پلیئر سے زیادہ نہ تھا۔ لیکن اس کی بالائی سطح میں ایک باریک اور لمبا سوراخ تھا جس میں کسی کاغذ کا کنارہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے پہلو میں متعدد بٹن نصب تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بابرا کمپیوٹر کے آگے ایک کرسی پر بیٹھی تھی۔ ٹی۔ وی کی سکرین روشن تھی۔ اور کمپیوٹر بھی آن تھا۔ وی سی پی نما مشین سے منسلک ایک انٹینا وائر نکل کر روشندان سے باہر چلی گئی تھی۔ جس کا دوسرا سرا چھت پر نصب انٹینا سے اٹیچ تھا۔ جب کہ ایک اور تار کے ذریعے اس مشین کا کمپیوٹر سے تعلق قائم تھا۔ وہ مشین دراصل الٹرا ریڈ شعاعوں سے کام کرنے والا "کال کیچر" تھا۔ جس کے ذریعے کسی بھی مخصوص ٹیلیفون پر کی جانے والی کال ریکارڈ کی جا سکتی تھی۔ اور وہ کال خودکار سسٹم کے ذریعے کاغذ پر تحریری شکل میں موصول ہوتی تھی۔

پینتھر نے پرچہ باربرا کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اور بابرا قلم سے لکھے ہوئے پیغام کو کمپیوٹرائزڈ کرنے لگی۔ اس کی انگلیاں تیزی سے کمپیوٹر کے بٹن پنچ کر رہی تھی اور ٹی۔ وی اسکرین پر الفاظ نمودار ہو رہے تھے۔ چند لمحوں بعد اس نے پرچہ الٹا اور اس پر ٹائپ شدہ مواد کمپیوٹر پر منتقل کرنے لگی۔

پینتھر خاموشی سے اسکرین کی طرف دیکھتا رہا۔ چند منٹ بعد کام مکمل ہو گیا۔ اور باربرا تمام سسٹم آف کرتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

پینتھر نے میز سے پرچہ اٹھایا اور اس کے ساتھ کمرے سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آ بیٹھا۔ ٹھیک اسی لمحے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ پینتھر چونکا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو ——————!" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"ہنگری ——————!" دوسری طرف سے ایک آواز آئی۔

"سنٹ گری ناکس ——————!" پینتھر نے جلدی سے کہا۔

"میں لیوپرڈ بول رہا ہوں۔ پیارے" دوسری جانب سے آواز آئی "رنا ڈ۔ کوئی نئی خبر ——————؟"

"چیف کا اندازہ درست نکلا ہے" پینتھر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ —————— گویا اس نے اپنے دوست کو اطلاع دے دی ہے" لیوپرڈ کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں —————— اس نے چند منٹ پہلے فون پر اسے صورت حال سے آگاہ کیا ہے" پینتھر بولا۔ "اس طرح ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اس نے اب تک کیا کچھ معلوم کیا ہے"

"انہوں نے آئندہ کے لئے کوئی پروگرام تو بنایا ہو گا" لیوپرڈ نے کہا۔

"نہیں —————— وہ خود یہاں آ رہا ہے۔ یہاں آ کر وہ خود

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کوئی پروگرام بنائیں گے" پینتھر نے کہا۔ "میں نے ابھی ابھی ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ کر دی ہے۔ دیکھو کیا احکامات ملتے ہیں۔"

"اچھا ——— احکامات ملیں تو مجھے مطلع کر دینا۔" لیوپرڈ نے کہا۔ "میں شام تک اپنے کمرے میں ہی رہوں گا۔"

"آل رائٹ ——— تم پر کسی کو شبہ تو نہیں ہوا؟"

"شبہ غیر ملکیوں پر کیا جا رہا ہو گا۔ میں تو مقامی ہوں خالص۔" لیوپرڈ نے ہنس کر کہا۔

"یہاں کی سیکرٹ سروس بہت تیز ہے۔" پینتھر بولا۔ "اب یہی دیکھو کہ انہوں نے چند گھنٹوں کے اندر اندر ہمارا طریقۂ واردات معلوم کر لیا ہے۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ مزہ جب ہے کہ وہ ہمارے متعلق بھی کچھ جاننے میں کامیاب ہوں۔" لیوپرڈ کی آواز آئی۔ "اور مجھے یقین ہے کہ وہ قیامت تک کچھ نہ جان سکیں گے۔"

"تم پاکیشیا کے ایکسٹو کو بھول رہے ہو پیارے۔" پینتھر نے مسکرا کر کہا۔ "وہ مافوق الفطرت خوبیوں کا مالک ہے۔ اور اس کے ماتحت بھی اسے کوئی جن یا بدروح خیال کرتے ہیں۔"

"مگر وہ ہمارے چیف سے زیادہ ذہین اور عیار نہیں ہو سکتا۔

"شاید تمہارا خیال درست ہو۔ بہرحال ہمیں تو اپنا فرض ادا کرنا ہے۔" پینتھر نے مسکرا کر کہا۔

"باربرا کیسی ہے۔ خوب عیاشی ہو رہی ہو گی۔"

"احمق ہو تم۔" پینتھر ہنس پڑا۔ "عیاشی کا وقت ہی نہیں ملتا۔"

"خیر ——— میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا۔ اوکے۔" لیوپرڈ نے آخر میں کہا۔

اور رابطہ منقطع ہو گیا۔ پینتھر نے بھی ریسیور کریڈل پر ڈالا۔ اور باربرا کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔

Aswad Raza
www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران دانش منزل سے روانہ ہوا تو سہ پہر کے تین بج چکے تھے۔ اس نے صبح ہی بلیک زیرو کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ تمام ماتحتوں کو دانش منزل طلب کر کے موجودہ کیس کے سلسلے میں بریفنگ دے اور وہ لوگ سفر کی تیاریاں کریں۔ چنانچہ ایک گھنٹہ پہلے جب وہ دانش منزل پہنچا تھا تو تمام ممبرز میٹنگ ہال میں جمع تھے۔ اس نے دوسرے ممبران کے ساتھ اسپیکر پر بلیک زیرو کی ہدایات سنی تھیں۔ پھر ممبران کے روانہ ہونے کے بعد خود وہیں بیٹھ گیا تھا۔ اور بلیک زیرو سے ضروری صلاح و مشورہ کرنے کے بعد اب

واپس اپنے فلیٹ جا رہا تھا۔

پرنس چوک سے اس نے ٹوسٹر اپنے فلیٹ کو جانے والی سڑک پر موڑ دی۔ چند لمحوں بعد اس نے اپنے فلیٹ کے نیچے کار روکی اور انجن بند کر کے اتر آیا۔ فلیٹ کے دروازے پر پہنچ کر اس نے کال بیل کا بٹن دبایا خلافِ معمول پہلی گھنٹی پر ہی سلیمان نے دروازہ کھول دیا۔ شاید صبح کے تھپیڑ اور لعنت ملامت کا اثر تھا۔

عمران کو دیکھ کر اس نے منہ بنایا۔ اور ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران اندر داخل ہوا اور سیدھا کمرے میں پہنچ کر رکا۔ سلیمان بھی اندر آیا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"شش ——— !" عمران نے صوفے پر نیم دراز ہوتے ہوئے اسے آواز دی۔ "کوئی فون تو نہیں آیا؟"

"نہیں ——— !" سلیمان پلٹ کر سپاٹ لہجے میں بولا۔ "پہلے والا ہی پڑا ہے"

"میرا مطلب ہے کوئی کال وغیرہ ——— ؟" عمران نے اسے گھورا۔

"نہیں ——— کال تو نہیں ——— البتہ گھنٹی بجتی رہی تھی"۔ سلیمان نے رکھائی سے جواب دیا۔

"گویا تم نے کال اٹینڈ نہیں کی ———" عمران غصے سے بولا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"آپ نے خود ہی حکم دیا تھا کہ میں باورچی بنوں۔ باورچی رہوں"۔ سلیمان بولا۔ چنانچہ میں صرف کچن اٹینڈ کرتا رہا۔ اگر آپ حکم دیں تو کل سے کچن کی بجائے ٹیلیفون اٹینڈنٹ بن جاؤں گا"۔

"اچھا ــــــ اچھا ــــــ" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جاؤ۔ کھانا لاؤ ــــــ"

"کھانا ــــــ!" سلیمان نے حیرت سے عمران کو گھورا۔ "کون سا کھانا صاحب۔ دوپہر کا یا رات کا؟"

"دوپہر کا کھانا بیوقوف ــــــ!" عمران نے دانت پیسے۔

"افسوس ــــــ صد افسوس ــــــ!" سلیمان سر ہلاتا ہوا بولا۔

"ارے ــــــ کیا ہوا ــــــ؟" عمران چونکا۔

"میں نے دوپہر تک آپ کا انتظار کیا تھا۔ لیکن آپ نہ آئے چنانچہ میں نے کھانا خود کھا لیا"۔

"کیا ــــــ؟" عمران چلایا۔

"گھبرائیں مت صاحب ــــــ میں اس کے بدلے آپ کو اپنا رات کا کھانا کھلا دوں گا"۔ سلیمان جلدی سے بولا۔

"دھت تیرے کی ــــــ!" عمران نے اپنا سر پیٹا۔ "ابے تو آدمی ہے یا جانور ــــــ اپنے ساتھ میرا کھانا بھی

ہضم کر گیا"

"نہیں صاحب ــــــ کمبخت ابھی ہضم کہاں ہوا ہے"۔ سلیمان منہ بنا کر بولا۔ "اس کے لئے مجھے سوڈا واٹر پینا پڑے گا۔ یا مولی کا نمک کھانا پڑے گا"۔

"نمک کھانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہضم ضروری کرنا ہے؟" عمران نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں صاحب ــــــ یہ ہضم نہ ہوا تو رات کا کھانا کیسے کھا سکوں گا"۔ سلیمان بولا۔ "ویسے مجھے یہی خطرہ ہے کہ رات کو بھی آپ کے حصے کا کھانا مجھے ہی کھانا پڑے گا"۔

"کیوں ــــــ؟" عمران نے آنکھیں نکالیں۔

"اس لئے کہ آپ باہر جا رہے ہیں اور میں تنہا رہ جاؤں گا"۔ سلیمان بولا۔ "نجانے کب تک آپ کی غیر موجودگی میں مجھے ڈبل کھانا پڑے گا"۔

"نہیں ــــــ میں تمہیں ایسی عیاشی کرنے کی اجازت نہیں دوں گا"۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ "میں تمہیں بھی اپنے ساتھ گھسیٹ لے جاؤں گا"۔

"سوری سر ــــــ میں آپ کے ساتھ پردیس کے دھکے کھانے کی بجائے یہاں آپ کے حصے کا کھانا پسند کروں گا۔ میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گا"۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"میں تمہیں جوتے مار کر ساتھ لے جاؤں گا" عمران غرایا۔

"آپ مجھے نہیں لے جا سکتے صاحب ——— آپ یقین کر لیں" سلیمان نے سختی سے کہا۔

"اور تم بھی یقین کر لو باورچی کے تخم کہ میں تمہیں ہر قیمت پر ساتھ لے جاؤں گا" عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اپنا فیصلہ نہیں بدل سکتے۔ صاحب ———؟" سلیمان نے پوچھا۔

"ناممکن ——— دنیا بدل سکتی ہے میرا فیصلہ نہیں بدل سکتا" عمران غصیلے لہجے میں بولا۔

"مجھے بھی یقین ہے" سلیمان یکدم مسکراتا ہوا بولا۔ "پھر میں کروں تیاری"

"کیا ———؟" عمران چونکا۔ "ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ نہیں جاؤ گے؟"

"وہ تو صرف آپ کو پکا کرنے کے لئے کہا تھا صاحب" سلیمان ہنس پڑا۔

"کیا مطلب پہلے میں کچا تھا ———؟" عمران نے حیرت سے کہا۔

"میں آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں" سلیمان مسکراتا ہوا بولا۔

"اگر میں خود یہ خواہش ظاہر کرتا تو آپ ساتھ لے جانے سے انکار کر دیتے"

"توبہ ——— تم تو بہت عیار ہو سلیمان" عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑتا ہوا بولا۔ "گویا ہماری بلی اور ہمیں ہی میاؤں میاؤں"

"میاؤں میاؤں مت کریں صاحب۔ میں آپ کے لئے چائے لاتا ہوں" سلیمان نے جلدی سے کہا۔

اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے غصے سے اس کی پشت کو گھورتے ہوئے گھونسا دکھایا۔ پھر میز پر رکھے فون کا رسیور اٹھا کر دانش منزل کے نمبر ملانے لگا۔

"یس ——— ایکسٹو ———!" دوسری طرف سے بلیک زیرو نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"عمران بول رہا ہوں پیارے ———" عمران نے کہا۔ "فہرست مسافران میں ایک اور احمق کا اضافہ کر لو"

"جی ——— میں سمجھا نہیں ———" بلیک زیرو نے حیرت سے کہا۔

"سلیمان بھی ساتھ جانے کے لئے تیاری کر رہا ہے ———" عمران بولا۔

"رہائش تو بک کرانا پڑے گی۔ اس احمق نے مجھے بے وقوف بنا

Aswad Raza
www.BooksPK.com

کہ مجھ سے وعدہ لے لیا ہے کہ میں اسے ضرور ساتھ لے جاؤں گا۔" عمران بیچارگی سے بولا۔

"بہت بہتر ——— " بلیک زیرو نے کہا۔ "جیسے آپ کا حکم ——— ویسے ایک بات ہے ———"

"وہ کیا ——— ؟" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جوزف اور سلیمان پردیس میں آپ کے لئے الجھنیں پیدا کریں گے ——— ایسے بھی دونوں کی آپس میں لگتی ہے۔"

"تم بے فکر رہو ——— ان احمقوں نے میرے لئے کوئی پرابلم پیدا کی تو میں ان کے ذہین پر شہزادہ بنا آؤں گا۔"

"صاحب ——— میرے مزار پر ہر جمعرات کو قوالی ضرور کرا دیجے گا ———" سلیمان نے کچن سے سر نکال کر ہانک لگائی۔

"بکواس مت کرو قوال کے بچے ورنہ یہیں قوالی شروع کرا دوں گا۔" عمران غرایا۔

"دیکھئے ——— " بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔ ——— "پردیس میں بھی یہ یونہی آپ کو غصہ دلاتا رہے گا۔"

"اچھا ——— اچھا ——— اب تم بھی مجھے غصہ دلانے کی کوشش مت کرو۔ خدا حافظ۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔ سلیمان کچن سے چائے کے برتن اٹھائے باہر آیا اور عمران کے قریب آکر چائے کے برتن میز پر رکھ دیئے۔ اسی لمحے کال بیل بجنے لگی۔

"جاؤ ——— دیکھو ——— کون ٹپک پڑا ہے۔" عمران نے سلیمان سے کہا۔

اور سلیمان بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کپ میں چائے بنانے لگا۔ کھانا اس نے دانش منزل میں کھا لیا تھا۔ محض سلیمان کا موڈ تبدیل کرنے کے لئے دکھانے پر الجھتا رہا تھا۔ اور اس میں کامیاب رہا تھا۔ لیکن سلیمان نے چالاکی سے اسے ساتھ لے جانے پر آمادہ کر لیا تھا۔ وہ چائے بناتا ہوا سوچ رہا تھا کہ سلیمان کو ساتھ لے جانا مناسب بھی ہے یا نہیں۔

چند لمحوں بعد قدموں کی آہٹیں سنائی دیں۔ یقیناً سلیمان واپس آرہا تھا۔

Aswad Raza www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اب یہ دن تھا ——————؟" اس نے دروازے کی طرف دیکھے بغیر پوچھا۔

"تمہاری موت —————!" ایک اجنبی آواز سنائی دی۔

عمران نے بے ساختہ دروازے کی طرف دیکھا اور بے اختیار اچھل پڑا۔

میجر پرمود اپنے فلیٹ سے باہر آیا اور کار میں بیٹھ کر ایئرپورٹ کی طرف چل دیا۔ دن کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے۔

پنے ہیڈ کوارٹر سے واپس آ کر اس نے عمران کو فون کیا تھا اور کچھ دیر آرام نے کے بعد اب دوبارہ ایئرپورٹ کی دوسری سمت واقع جنگل کی طرف رہا تھا۔ صبح جب وہ تحقیقات کے سلسلے میں اُس طرف گیا تھا تو جنگل ں زیادہ اُجالا نہ تھا۔ چنانچہ اس بات کا امکان تھا کہ اب زیادہ روشنی بں شاید کوئی ایسا کلیو مل جاتے جو دہشت گردوں کے متعلق جاننے میں دگار ثابت ہو۔

ایک چوک سے اُس نے ایئرپورٹ جانے والی سڑک پر کار موڑ دی۔ رائی نے یونہی بیک ویو مرر پر نظر ڈالی اور بے ساختہ چونک پڑا۔ عقب

Aswad Raza
www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

[illegible] بیوک آ رہی تھی۔ اس کار کو اُس نے اپنے فلیٹ سے روانہ [illegible] تھا۔ اور وہ اب پھر نظر آ رہی تھی۔ شاید وہ اس کے تعاقب [illegible] کرنے کے لئے اُس نے اپنی کار کی رفتار بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ پیچھے کا جائزہ لیا تو نہ صرف بیوک کی رفتار بڑھ چکی تھی۔

بلکہ دونوں گاڑیوں کا درمیانی فاصلہ بھی کم ہوتا جا رہا تھا۔ یوں لگتا تھا۔ جیسے وہ اسے اوورٹیک کرنا چاہتی تھی۔

یہ شک بھی تھا کہ وہ اس کا راستہ روکنا چاہتی ہو۔

پرمود نے سامنے دیکھا۔ اس وقت سڑک سنسان پڑی تھی۔ اس نے کار کی رفتار کم کرتے ہوئے کار سائیڈ پر کر لی۔ بیوک تیز رفتاری سے آئی اور اس کے قریب سے گزر گئی۔ پرمود نے اس میں دو افراد کو دیکھا۔ وہ دونوں مقامی تھے۔ عقب میں دو گاڑیاں اور آ رہی تھیں۔ ایک ایئرپورٹ کی وین تھی اور دوسری مسافر بس۔

پرمود سامنے دیکھنے لگا۔ جلد ہی بیوک دور نکل گئی۔ پھر وہ ایک موڑ پر نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔ چند لمحوں بعد پرمود موڑ کی دوسری جانب پہنچا تو بیوک غائب ہو چکی تھی۔ پرمود سمجھ گیا کہ اس کا شبہ فضول تھا۔ راستے میں کئی چھوٹی سڑکیں دائیں بائیں مضافاتی بستیوں کی طرف پھوٹتی تھیں۔ شاید وہ کسی سڑک پر مڑ گئی تھی۔

تقریباً دو میل کے فاصلے پر ایئرپورٹ تھا۔ اس سے ایک فرلانگ پیچھے وہ سڑک تھی جو دائیں جانب سے ایئرپورٹ کی دوسری جانب واقع جنگل کے پاس سے گزرتی ہوئی ساحلی بستیوں تک جاتی تھی۔ جب کہ جنگل ایئرپورٹ کی حدود سے تقریباً نصف فرلانگ دور تھا۔ پرمود نے وہاں پہنچ کر دائیں جانب پھوٹنے والی چھوٹی سڑک پر کار موڑ دی۔ نصف میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اس نے کار ایک کچے راستے پر اتاری جو جنگل کے تقریباً درمیان تک چلا گیا تھا۔

چند لمحوں بعد وہ جنگل کے قریب پہنچ گیا۔ اُس نے کار جنگل کے باہر ہی روکی اور انجن بند کر کے اُتر آیا۔ اس نے کوٹ کے اندر بغلی ہولسٹر میں موجود ریوالور کو ٹٹولا اور پھر جنگل میں داخل ہو گیا۔ جوں جوں وہ آگے بڑھ رہا تھا جنگل گھنا ہوتا جا رہا تھا۔ جبکہ وہ جنگل میں بنے اُس قدرتی راستے پر چل رہا تھا جس سے وہ صبح کے وقت جنگل کے اندر اس جگہ پہنچا تھا۔ جہاں اُسے دو گاڑیوں کے ٹائروں کے نشانات اور سگرٹوں کے جلے ہوئے ٹکڑے دکھائی دیئے تھے۔ وہ اب بھی اِدھر اُدھر اور زمین پر غور سے دیکھتا ہوا قدم اٹھا رہا تھا۔

ابھی وہ تقریباً پچاس گز کا ہی فاصلہ طے کر سکا تھا کہ اچانک دائیں بائیں کے درختوں کی آڑ سے دو نقاب پوش برآمد ہوئے اور اُس کے سامنے آ کر رک گئے۔ پرمود انہیں دیکھ کر بے ساختہ چونک پڑا۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں سائیلنسر لگے ریوالور دکھائی دے رہے تھے جن کا رخ اس کے سینے کی جانب تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"میجر پرمود — ہاتھ بلند کر لو —" دونوں میں سے دراز قد نقاب پوش تحکمانہ لہجے میں بولا۔

"اوہ — کون ہو تم —؟" پرمود نے حیرت سے پوچھا۔

"تمہاری موت — بھیانک موت —" دراز قد بولا۔ "ہاتھ اٹھاؤ ورنہ گولی سینے کے پار کر دوں گا —"

"کیا مطلب —؟" پرمود نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے غصے سے کہا۔

"موت کا مطلب پوچھنا تمہارے شایانِ شان نہیں ہے میجر —" دوسرا نقاب پوش بولا۔ "یہ تو ایسے ہی ہے جیسے ایک اسلحہ فروش پوچھے کہ ریوالور کیا ہوتا ہے۔"

"مگر تم ہو کون اور کیا چاہتے ہو —؟" پرمود نے انہیں گھورتے ہوئے پوچھا

"تم یہاں کیا کرنے آئے ہو —؟" دراز قد نے سخت لہجے میں سوال کیا۔

"بس — یونہی — سیر و تفریح کرنے —" پرمود بولا۔

"یہ جنگل ہے۔ نیشنل پارک یا نوشیرواں کا باغ نہیں —" دراز قد نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا تعلق پڑوسی ملک کے وزراء کو اغوا کرنے والے گروہ سے ہے —" دفعتاً پرمود نے پوچھا۔

"ہمارا تعلق تم جیسے احمق جاسوسوں کو موت کی نیند سلانے والوں سے ہے میجر —" دراز قد غرایا۔ "لیکن ابھی چند منٹ تک تمہیں زندہ رہنے دیا جائے گا —"

"یہ مہربانی کیوں —؟" پرمود مسکرایا۔

"کچھ معلومات حاصل کرنا ہیں —" دراز قد بولا۔

پھر اس نے اپنے ساتھی سے کہا۔ "شیرازی — میجر کی تلاشی لو۔ یقیناً اس کے پاس ایک ریوالور ہو گا۔" اس کے ساتھی کا نام سن کر پرمود چونکا۔ نام اسلامی تھا، لیکن لہجہ غیر ملکی تھا۔ شیرازی قریب آیا اور پرمود کے عقب میں رکا۔ اس نے ریوالور کی نالی پرمود کی پشت سے لگائی اور دوسرے ہاتھ سے اس کا لباس ٹٹولنے لگا۔ دراز قد نقاب پوش کی نقاب سے جھانکتی آنکھیں پرمود پر مرکوز تھیں اس لئے پرمود نے کوئی حرکت نہ کی۔

شیرازی نے اس کے بغلی ہولسٹر سے ریوالور نکالا اور ایک طرف پھینک دیا۔ پھر وہ سامنے اپنے ساتھی کے پاس جا کھڑا ہوا۔ پرمود نے ہاتھ گرا دیئے۔

"نہیں — ہاتھ بلند ہی رکھو میجر —" دراز قد غرایا۔

"اب تو میرے پاس ریوالور نہیں ہے۔ پھر ڈرتے کیوں ہو —" پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"پاکیشیا سے علی عمران آج کس وقت یہاں پہنچے گا —" دراز قد نے لمحہ بعد سوال کیا۔

"اوہ! تمہیں کس نے بتایا کہ وہ آئے گا —؟" پرمود نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارے فرشتوں نے۔ صرف میرے سوال کا جواب دو —"

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ غرا کر بولا۔

"مجھے معلوم نہیں ___ کافی عرصہ سے میری اس سے بات نہیں ہوئی ___" پرمود نے کہا۔

"حالانکہ آج صبح تم نے اسے رات کے واقعہ کی اطلاع دی تھی.." دراز قد نے طنزیہ لہجے میں کہا۔"

"اس کی بات پر پرمود کو حیرت ہوئی مگر وہ سمجھ گیا کہ اس کی عمرا [illegible] سے فون پر ہونے والی بات چیت سے وہ لوگ آگاہ ہیں۔ شاید اس کا فو[illegible] ٹیپ کیا گیا تھا۔

"جب تم سب کچھ جانتے ہو تو پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو ___" پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"ٹھیک ہے مگر ہمیں وقت کا علم نہیں کہ وہ کس فلائٹ سے کس وقت یہاں آ رہا ہے ___؟"

"حقیقت میں مجھے بھی علم نہیں ہے۔" پرمود نے مسکرا کر کہا۔ "یہ بھ[illegible] ضروری نہیں کہ وہ آج ہی آتے۔ اس کا چیف اسے نہ جانے کب اجازت دے ___"

"ہوں۔ تم آج صبح بھی یہاں آئے تھے اور ساحل تک گئے تھ[illegible] کیا کچھ معلوم ہوا تھا ___؟" دراز قد نے سوال کیا۔

"کچھ معلوم ہوا ہوتا تو اس وقت یہاں آنے کی ضرورت نہ پڑتی۔" پرمود بولا۔

"جھوٹ مت بولو مسٹر ___ درست جواب دو ___" وہ غرایا۔

"مت یقین کرو ___؟" پرمود غصے سے بولا۔

"کافی وقت ہو گیا ہے ___" شیرازی نے دراز قد سے کہا۔ "اب اسے ختم کر دو ___"

"آل رائٹ ___!" دراز قد نے سر جھٹک کر کہا۔

"مجھے ختم کرنے سے پہلے اپنے پیچھے نظر ڈال لو۔ میرے آدمی پہنچ چکے ہیں ___" پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ان دونوں نے بے اختیار پلٹ کر عقب کی جانب دیکھا اور اسی لمحے پرمود نے ان پر چھلانگ لگا دی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دروازے میں سلیمان دو ریوالوروں کی زد میں کھڑا لرز رہا تھا۔ ریوالورو... چہروں پر سیاہ نقاب لگاتے ہوئے تھے۔ ان کے لباس انگریزی تھ... جب کہ ان میں سے بولنے والے کا لہجہ بھی اسے یورپین ظاہر کرتا تھا۔

"سس ـــ سلیمان ـــ!" عمران خوفزدہ لہجے میں بولا۔ "کیا سردی زیادہ ہے ـــ؟"

"ن ـــ نہیں ـــ صاحب ـــ!" سلیمان کانپتا ہوا ہکلایا۔ "ان کے ریوالوروں کی گرمی زیادہ ہے۔ آپ بھی کانپنا شروع کر دیں۔"

"مم ـــ مگر ـــ مگر یہ کون ہیں سالے ـــ" عمران باقاعدہ کانپتا ہوا بولا۔

"سس ـــ سالے کہاں والے نہیں صاحب ـــ البتہ ان کے منہ کالے ہیں ـــ"

"شٹ اپ ـــ!" سرخ کوٹ والا نقاب پوش غرایا۔ "دادا کا... نہیں چلے گی۔"

"بوتل تو چلے گی نا بھائی جان ـــ!" عمران بولا۔ "آ بیٹھئے۔ تشریف رکھیں۔ سلیمان تم بھاگ کر نکڑ والے اسٹور سے ان کے لئے بوتل لے آؤ ـــ خالص گولی والی ـــ"

"نہیں ـــ!" وہ آدمی سختی سے بولا۔ "تم میں سے کوئی باہر نہیں جا سکتا۔ عمران تم ہاتھ بلند کرو۔ ہری اپ ـــ"

"صاحب ـــ یہ تو ہری اپ کی بوتل مانگ رہے ہیں۔ آپ گولی والی کہہ رہے تھے ـــ" سلیمان بولا۔

"مگر ہمارے پاس تو بیل اپ ملے گی جسے پی کر یہ بلبلانے لگیں گے ـــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور ہاتھ بلند کر لئے۔ اس کے چہرے پر حماقت پھیلی ہوئی تھی مگر ذہن تیزی سے پچویشن کنٹرول کرنے کا طریقہ سوچ رہا تھا۔

"مارکر ـــ اس کی تلاشی لو ـــ!" سرخ کوٹ والے نے اپنے ساتھی سے کہا۔

اور وہ آگے بڑھ آیا۔ عمران کے عقب میں آ کر اس نے عمران کی جیبوں کی تلاشی لی لیکن عمران کے پاس اسلحہ نہیں تھا۔ وہ صرف کسی کیس کے دوران ہی ریوالور جیب میں رکھتا تھا۔ وہ تلاشی لے کر سامنے کی جانب کھڑا ہوا۔

"ٹونی ـــ اس کے پاس کچھ نہیں ہے ـــ" مارکر نے سرخ کوٹ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

والے نقاب پوش سے کہا۔

"پارکر ۔۔۔ کیا تم اپنا تعارف نہیں کراؤ گے ۔۔۔؟" عمران سے پوچھا

"کیوں ۔۔۔ کیا کرو گے ۔۔۔؟" ٹوتی نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"اس سے ہماری آپس میں اجنبیت ختم ہو گی اور ہم سب مل کر رات کا کھانا کھا سکیں گے۔"

"کھانا تو اب تم دوسری دنیا میں ہی کھاؤ گے ۔۔۔" ٹوتی نے ا گھورتے ہوئے کہا۔ "سردست ہمارے چند سوالوں کے جواب دو ۔۔۔ جھوٹ بولا تو جہنم پہنچا دوں گا۔"

"میں بغیر ٹکٹ سفر نہیں کر سکوں گا ۔۔۔" عمران نے احمقانہ لہجے کہا۔ "ٹکٹ ضرور لے لینا ۔۔۔"

"بے فکر رہو۔ ہم تمہیں ٹکٹ ہی دینے آتے ہیں ۔۔۔" مارکر

"صاحب ۔۔۔ تے ٹکٹاں دو لے لے ۔۔۔" سلیمان پنجابی گنگنایا۔"

"ہٹ نامعقول ۔۔۔" عمران نے اُسے ڈانٹا۔ "یہ تمہارے سا نہیں ہیں کہ اپنے ٹکٹ ہمیں دے دیں ۔۔۔"

"عمران ۔۔۔!" ٹوتی غرایا۔ "وقت ضائع مت کرو اور میر سوال کا جواب دو ۔۔۔"

"صاحب ۔۔۔ اسی موقع کیلئے آپ کے مرحوم یار رفیع کہا تھا کہ نقاب والے تیرا جواب نہیں ہے ۔۔۔"

"ابے عجیب گھامڑ ہے ۔۔۔!" عمران غصے سے بولا۔ "پہلے سوال تو سن لو ۔۔۔"

"تم بنگلہ دیش [illegible] کس لئے [illegible] جا رہے ہو ۔۔۔؟" ٹوتی نے سوال کر ڈالا۔

"[illegible] ۔۔۔ بنگلہ دیش [illegible] بیٹھ جانا ہے ۔۔۔" [illegible] بنا کر بولا۔ "تم خود [illegible] جاؤ ۔۔۔"

"[illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔" ٹوتی غرایا۔

"یار ٹوتی ۔۔۔ میرے وہاں جا کر کیا کرو گے ۔۔۔" عمران بولا۔ "میں یہیں مزے میں [illegible] ۔۔۔"

"ہم بھی تمہیں کہیں نہیں جانے دیں گے بے فکر رہو۔ اسی کمرے میں تمہاری لاش گلتی سڑتی رہے گی ۔۔۔" مارکر بولا۔

"آخر تم دونوں ہو کون اور چاہتے کیا ہو ۔۔۔؟" عمران نے اس بار سخت لہجے میں پوچھا۔

"تمہارا اور تمہاری ٹیم کا بنگلہ دیش کے سفر کا پروگرام معلوم کرنا ہے اگر تم نے بتا دیا تو تم زندہ چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ ورنہ ایک گولی خرچ کرنا پڑے گی ۔۔۔"

"ایک گولی صرف ۔۔۔" عمران نے حیرت سے کہا۔ پھر سلیمان سے بولا۔ "سنا تم نے احمق۔ کتنے کنجوس ہیں یہ ۔۔۔"

"یہ بہت [illegible] ہیں صاحب ۔۔۔" سلیمان جلدی سے

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بولا۔ "آخر ایک گولی خرچ ہی کیوں کرتے ہیں جب کہ گولی کے بغیر ہی ان کا کام تمام ہو سکتا ہے ——"

"عمران —— میرے سوال کا جواب دے دو۔ میں تین تک گنوں گا ——" ٹونی غرایا۔

"میں دوں جواب ——؟" سلیمان نے اس سے پوچھا۔

"ہاں تم دو —— ہم تمہیں زندہ چھوڑ جائیں گے ——" ٹونی نے نرم لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے لئے کتنے تک گنو گے ——؟" سلیمان نے سر ہلا کر پوچھا۔

"تین تک ——" اُس نے جواب دیا۔

"نہیں —— یہ تو کم ہیں ——" سلیمان منہ بنا کر بولا۔ "کم از کم پچاس تک تو گنو ——"

"کیوں ——؟" ٹونی نے اُسے گھورا۔

"تمہارے سوال کا جواب کافی لمبا ہے۔ سوچنے میں پچاس منٹ ضرور لگیں گے ——"

"بکو مت ——" ٹونی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہیں ٹونی ——" مارکر سلیمان کو گھورتا ہوا بولا۔ "پھر یہ تو ملازم ہے۔ اسے عمران کے پروگرام کا کیسے علم ہو سکتا ہے ——"

"ہو سکتا ہے پیارے۔ ہو سکتا ہے ——" عمران بولا۔ "اسے شہر کے پندرہ بیتاؤں کے سائیڈ پروگرام معلوم ہو سکتے ہیں تو مجھ اکیلے کا پروگرام کیوں معلوم نہیں ہو گا ——"

"صاحب —— آپ میری بدنامی کر رہے ہیں۔ میں بتانے لگا ہوں آپ کا پروگرام ——" سلیمان نے دھمکی دی اس کی بات سن کر اُن دونوں کی توجہ ایک لمحہ کے لئے سلیمان کی طرف مبذول ہوئی اور اسی لمحے عمران نے مارکر پر جست لگا دی۔ مارکر لڑکھڑاتا ہوا ایک کرسی سے ٹکرایا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔ عمران نے اسے دبوچنا چاہا لیکن اسی لمحے ٹونی نے اُس پر فائر کر دیا۔ اسی لمحے سلیمان نے پلٹ کر اُس کے ریوالور پر ہاتھ دے مارا۔ نتیجے میں گولی بھٹک کر مارکر کے سینے میں جا لگی اور ٹونی کے ہاتھ سے ریوالور بھی گر گیا۔

مارکر چیختا ہوا فرش پر گر گیا۔ ایک لمحہ کے لئے سلیمان اور عمران نے تڑپتے ہوئے مارکر کی طرف دیکھا اور اسی لمحے ٹونی نے پلٹ کر دروازے سے باہر جست لگا دی۔ عمران چونکا اور اس نے بھی دروازے کی طرف چھلانگ لگائی لیکن اسی لمحے سلیمان نے بھی دروازے سے باہر جست لگائی تھی۔ نتیجے میں عمران اس سے جا ٹکرایا اور دونوں فرش پر گرتے چلے گئے۔

شیرازی اور اس کا دراز قد ساتھی پرمود کے جھانسے میں آگئے تھے اور

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بدن کے جو بجلی یکدم بدل گئی تھی، پرمود نے انھیں پیچھے دیکھتا پا کر ان پر بجلی کی چھلانگ لگا دی تھی۔ نتیجے میں ان دونوں کے ہاتھوں سے ریوالور نکل گئے اور وہ لڑکھڑا کر منہ کے بل ایک دو قدم پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ پرمود نے ان کے سنبھلنے سے پہلے ہی پھرتی سے بڑھ کر دراز قد نقاب پوش کے پیٹ پر بھرپور ٹھوکر رسید کی اور وہ درد کی شدت سے کراہتا ہوا زمین پر جھکتا چلا گیا۔

پرمود نے کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر شیرازی پر توجہ دی۔ دوسرے لمحے شیرازی نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ پرمود بجلی کی سی تیزی کے ساتھ بائیں جانب ہٹا اور شیرازی اپنی جھونک میں اس کی چھوڑی ہوئی جگہ پر آ پہنچا۔ پرمود نے فوراً ہی اس کی کمر پر مکا رسید کیا اور وہ کراہتا ہوا زمین بوس ہو گیا۔ لیکن اس نے اپنا چہرہ زمین سے ٹکرانے سے پہلے ہی دونوں ہاتھ زمین پر ٹکا دیئے اور چہرہ بچاتے ہوئے اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ پرمود کا پاؤں حرکت میں آ گیا۔ اس نے شیرازی کے پہلو میں لات رسید کی اور شیرازی کراہتا ہوا چند فٹ دور جا گرا۔

اسی لمحے دراز قد نے سنبھل کر پرمود پر چھلانگ لگائی اور اسے دبوچے زمین پر آ رہا۔ پرمود نے تیزی سے کروٹ بدلتے ہوئے اس کے پیٹ میں کہنی رسید کی اور اس نے پرمود کو اپنی گرفت سے نکال دیا۔ اس کے حلق سے کراہیں خارج ہو رہی تھیں۔ پرمود نے تیزی سے ایک اور کروٹ لی اور اٹھ کر اس کے پہلو میں ٹھوکر رسید کر دی۔ دراز قد درد کی شدت سے کراہتا ہوا کروٹ بدل گیا۔ پرمود نے تیزی سے پینترا بدل کر اس کے دوسرے پہلو میں ٹھوکر رسید کر دی اور اس نے کراہتے ہوئے پیٹ پر ہاتھ رکھ لیے۔

دفعتاً شیرازی اٹھا اور اس نے پرمود پر عقب سے حملہ کر دیا۔ اس کا گھونسا پرمود کی پشت پر پڑا اور وہ کراہتا ہوا لڑکھڑا گیا۔ شیرازی نے بڑھ کر دوبارہ اس پر وار کرنا چاہا لیکن پرمود نے پھرتی سے پلٹ کر اس کا وار بازو پر روکا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے کندھے پر کھڑی ہتھیلی کا وار کر دیا۔ کراہٹ کی ضرب نے اسے چیخنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے کندھے کا جوڑ اتر گیا تھا۔ وہ چیختا ہوا زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔

Aswad Raza

دراز قد نے پرمود کو شیرازی کی طرف متوجہ پا کر ریوالور کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا لیکن پوری کوشش کے باوجود اسے ریوالور نظر نہ آیا۔ شاید وہ زمین پر اگی خودرو گھاس میں چھپ گئے تھے۔ چنانچہ مایوس ہو کر وہ آہستہ سے اٹھا اور پھر یکدم جنگل کے گنجان حصے کی جانب دوڑ لگا دی۔ پرمود نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تو دراز قد ایک جھاڑی کے عقب میں پہنچ چکا تھا۔ پرمود نہیں چاہتا تھا کہ وہ لوگ اس کے ہاتھ سے نکل جاتے۔ اس سے کافی معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں۔

چنانچہ اس نے دراز قد کے پیچھے دوڑ لگا دی۔ دراز قد کے دوڑتے قدموں کی آہٹیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ مگر پرمود دوڑا تو دونوں کی آہٹیں گڈمڈ ہونے لگیں۔ پرمود اسی سمت میں دوڑ رہا تھا جس سمت اس نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دراز قد کو غائب ہوتے دیکھا تھا۔ دراز قد کبھی نظر آتا اور کبھی کسی جھاڑی یا گھنے درختوں کی آڑ میں روپوش ہو جاتا۔ ان دونوں کے درمیان تقریباً بیس قدم کا فاصلہ تھا۔

دفعتاً دراز قد کے قدموں کی آہٹیں بند ہو گئیں۔ تب پرمود رکا اور قدم بہ قدم آگے بڑھنے لگا۔ اس جانب خود رو گھنی جھاڑیوں اور گھاس پھوس کی بہتات تھی۔ قدِ آدم جھاڑیاں زمین پر کئی کئی گز تک پھیلی ہوئی تھیں جبکہ گھنے درختوں کی شاخیں زمین تک جھکی ہوئی تھیں۔ پرمود کو یقین تھا کہ وہ دراز قد نقاب پوش چند قدم کے فاصلے پر کہیں چھپا ہوا ہے اس کے پاس ریوالور نہیں تھا ورنہ فرار ہونے کی بجائے وہ پرمود پر فائر کرنے کی کوشش کرتا۔ لیکن پرمود پھر بھی محتاط تھا کہ ہو سکتا ہے دراز قد کے پاس کوئی تیز دھار ہتھیار ہو اور وہ اس کی گھات میں بیٹھا ہو۔

Aswad Raza

وہ اپنے اندازے کے مطابق ان جھاڑیوں کے قریب پہنچ گیا جہاں سے دراز قد کے قدموں کی آہٹیں بند ہو گئی تھیں۔ وہاں پہنچ کر وہ احتیاط سے جھاڑیوں کے اندر اور باہر اسے تلاش کرنے لگا۔ تقریباً تین منٹ بعد بھی دراز قد کا وہاں کوئی سراغ نہ ملا تو وہ سمجھ گیا کہ دراز قد اس کی دسترس سے دور جا چکا ہے۔ اب صرف شیرازی سے ہی وہ پوچھ گچھ کر سکتا تھا۔ چنانچہ وہ مزید وقت ضائع کرنے کی بجائے واپس چل دیا۔ شیرازی والی جگہ وہاں سے تقریباً ساٹھ ستر گز کے فاصلے پر تھی۔ شیرازی کا اس نے کندھا اتار دیا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ اب تک بے ہوش ہو چکا ہوگا۔ اب اسے صرف شیرازی سے ہی ان کے گروہ کے متعلق معلومات حاصل ہو سکتی تھیں۔ ابھی وہ اس مقام سے بیس پچیس قدم پیچھے ہی تھا کہ جنگل کی وسطی جانب سے کسی گاڑی کے انجن کی آواز ابھری اور وہ بے ساختہ چونک پڑا۔ اس نے رک کر غور سے سنا۔ گاڑی کی آواز آہستہ آہستہ دور ہوتی جا رہی تھی۔ یقیناً دراز قد اپنی کار میں بیٹھ کر وہاں سے فرار ہو رہا تھا۔ پرمود اس تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ وہ طویل سانس لے کر آگے قدم بڑھانے لگا۔

چند لمحوں بعد وہ لڑائی والی جگہ پر پہنچا تو بے ساختہ اچھل پڑا۔ شیرازی اپنی جگہ سے غائب تھا۔ پرمود نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر اپنا ریوالور تلاش کیا۔ چند لمحوں میں اسے اپنے ریوالور کے علاوہ ان دونوں کے ریوالور بھی مل گئے ریوالور اٹھا کر وہ اس سمت بڑھنے لگا جدھر سے گاڑی کے انجن کی آواز سنائی دی تھی مگر اب معدوم ہو چکی تھی۔

دو منٹ بعد وہ اس قدرتی طور پر صاف جگہ پہنچ گیا جہاں اس نے صبح کے وقت دو گاڑیوں کے ٹائروں کے نشانات دیکھے تھے۔ وہاں اب کسی گاڑی کے ٹائروں کے تازہ نشانات بھی دکھائی دے رہے تھے جو یقیناً اسی گاڑی کے تھے جس کی آواز سنائی دی تھی۔ پرمود وہاں رک کر کچھ سوچتا رہا۔ ٹائروں کے نشانات ظاہر کر رہے تھے کہ گاڑی ساحل کی طرف گئی تھی جہاں سے ایک راستہ واپس شہر کی اس کچی سڑک کی طرف

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جاتا تھا جو ائیر پورٹ کے قریب سے گزرتی ہوئی شہر کو جانے والی سڑک سے جا ملتی تھی۔

پرمود کو یقین تھا کہ اس طرف آتے ہوئے اسے جس گاڑی پر اپنے تعاقب کا شبہ گزرا تھا، وہی دراز قد اور شیرازی کی گاڑی تھی اور وہ تیز رفتاری سے سڑک کی جانب سے جنگل میں داخل ہو کر ان کی نگاہ سے بچ نکلے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ اپنے مقصد میں مکمل طور پر ناکام ہو چکے تھے۔

ان تک پہنچنا اب ممکن نہ تھا۔ چنانچہ وہ واپس چل دیا۔ لڑائی والی جگہ پر آ کر وہ ایک بار پھر غور سے آس پاس کا جائزہ لینے لگا۔ وہ پاؤں کی مدد سے گھاس پر اگی جھاڑیوں پھوس کو ہٹا کر دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک چھوٹا سا پرس نظر آ گیا۔ اس نے تیزی سے پرس اٹھا کر اس کا جائزہ لیا۔ پرس میں کچھ کرنسی کے علاوہ ایک چھوٹا سا وزٹنگ کارڈ دکھائی دیا۔ کارڈ پر بھی ایک تصویر دیکھ کر وہ چونکا۔ کارڈ پر ایک لومڑی کی تصویر تھی اور تصویر کے نیچے باریک حروف میں دو حروف لکھے تھے۔ ایم اور ایف۔ دونوں حروف کے درمیان ایک نقطہ تھا جس کا مطلب تھا کہ دو حروف دو الفاظ کے ابتدائی حروف تھے۔

پرمود نے پرس جیب میں ڈالا اور جنگل سے باہر کو چل دیا۔ باہر آ کر وہ اپنی کار میں بیٹھا اور انجن اسٹارٹ کر کے واپس شہر کو چل دیا۔ ان دونوں بدمعاشوں کی گفتگو سے ظاہر ہوتا تھا کہ صبح اس نے نوازش سے فون پر جو بات چیت کی تھی وہ ان لوگوں نے سن لی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کا فون ٹیپ کیا جا رہا تھا اور اب وہ سب سے پہلے فون چیک کرانا چاہتا تھا۔

چند لمحوں بعد اس نے کسی خیال کے تحت ڈیش بورڈ کا خانہ کھولا اور اس میں نصب ٹرانسمیٹر آن کر کے بولنے لگا۔

"ہیلو نوازش ۔۔۔ پرمود کالنگ ۔۔۔ اوور"

نوازش اس کے محکمے میں سب سے ذہین ممبر اور اس کا ماتحت تھا۔

"یس سر ۔۔۔ نوازش ریسیونگ ۔۔۔ اوور ۔۔۔" چند لمحوں میں ٹرانسمیٹر سے نوازش کی آواز خارج ہوئی۔

"میرے فلیٹ جاؤ اور فون چیک کرو۔ میرا فون ٹیپ کیا جا رہا ہے ۔۔۔" پرمود نے ہدایت کی۔

"رائٹ سر ۔۔۔ کیا آپ شہر سے باہر گئے ہیں ۔۔۔" نوازش نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ تم جلد از جلد مجھے پوزیشن سے آگاہ کرو۔ میں بھی ادھر آ رہا ہوں۔" پرمود نے کہا۔ "لیکن ہو سکتا ہے مجھے دیر ہو جائے۔ چنانچہ تم ٹرانسمیٹر پر ہی رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل۔"

اس نے خاموش ہو کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور کار کی رفتار بڑھاتا ہوا ایم ایف کے حروف پر غور کرنے لگا۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رات کے دس بجے تھے اور طیارہ نصف گھنٹہ بعد اپنی منزل پر پہنچنے والا تھا۔ سپیرے کے واقعہ کے بعد عمران نے اپنا پروگرام تبدیل کر دیا تھا۔ اس کے فلیٹ میں مرنے والے مارکر کے پاس سے ایسی کوئی چیز برآمد نہ ہوئی تھی جس سے مارکر یا اس کے گروہ پر روشنی پڑتی۔ مارکر شکل و صورت سے امریکن معلوم ہوتا تھا مگر یہ ضروری نہیں تھا کہ اس کا گروہ بھی امریکن ہوتا۔ ویسے بھی عمران کو یقین تھا کہ وزیر اعظم کے اغوا میں امریکی ہاتھ...

اس وقت طیارے میں اس کے ساتھ جولیا، صفدر اور سلیمان تھے باقی ممبرز ... آنا تھا۔ جولیا اور سلیمان اس سے اگلی نشستوں پر بیٹھے تھے۔ جبکہ وہ صفدر کے ساتھ بیٹھا تھا۔ وہ چاروں

بلگارنوی باشندوں کے میک اپ میں تھے۔ سلیمان کے سوا سب کو بلگارنوی زبان اور لہجے پر عبور حاصل تھا۔ سلیمان بلگارنوی زبان سمجھ سکتا تھا لیکن بولنے میں اردو مکس کر جاتا تھا۔ گویا وہ بلگارنوی زبان ٹوٹی پھوٹی بول سکتا تھا۔

عمران نے اسے منع کر دیا تھا کہ وہ دوران سفر کسی سے کوئی بات نہ کرے جبکہ اس کی ہدایت کے مطابق جولیا اور سلیمان اُن دونوں سے اجنبی بن کر سفر کر رہے تھے۔ عمران نے پرمود کو اپنی آمد کی اطلاع نہیں دی تھی جبکہ پرمود نے شام ہونے سے ذرا پہلے اس سے فون پر دوبارہ بات کی تھی کہ نامعلوم گروہ نے کس طرح اُن کی بات چیت ٹیپ کی تھی اور جنگل میں اسے قتل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ پرمود نے یہ کال ... سے کی تھی تاکہ مجرم کال ٹیپ نہ کر سکیں۔

پرمود کی اطلاع کی روشنی میں ہی عمران نے اسے اپنی آمد کا وقت نہیں بتایا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ بلگارنیہ پہنچ کر پرمود سے رابطہ کرے گا۔ دوران سفر اسے طیارے میں کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا تھا جبکہ اس نے خود بھی احتیاطاً طیارے میں خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ اس کے علاوہ اس کی ہدایت پر اس کے ساتھیوں نے کھانے پینے سے بھی پرہیز کیا تھا۔

نصف گھنٹہ بعد طیارے کے اسپیکر پر اعلان ہوا کہ منزل آ چکی ہے۔ مسافر اترنے کی تیاری کرنے لگے۔ ایک منٹ بعد طیارہ بلگارنوی دارالحکومت

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہیلو جولیا ۔۔۔ ایکسٹو کالنگ۔ اوور ۔۔۔" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"یس چیف ۔۔۔ جولیا اسٹینڈنگ۔ اوور ۔۔۔" چند لمحوں بعد جولیا کی رِسٹ واچ سے قدرے حیرت بھری آواز خارج ہوئی۔

"کچھ حیران سی معلوم ہوتی ہو ۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ آپ تو غالباً وطن میں تھے ۔۔۔؟" جولیا نے حیرت کی وجہ ظاہر کر دی۔

"تمہیں کس نے بتایا ۔۔۔؟" عمران نے اس بار خود حیرت کا اظہار کیا۔

"یہی ۔۔۔ میرا اندازہ تھا۔ کیونکہ دوپہر کو آپ نے ہمیں بریفنگ دی تھی ۔۔۔"

"لیکن میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں تم لوگوں سے دور رہوں گا ۔۔۔" عمران بولا۔ "تم جانتی ہو کہ میں خطرناک مہموں پر ماتحتوں کو روانہ کرتا ہوں تو ان کی نگرانی کے لئے اُن کے قریب رہتا ہوں تاکہ کسی بھی لمحہ اُن کی کیفیت سے بے خبر نہ رہوں۔ بہرحال میں یہاں دو گھنٹے قبل پہنچا تھا۔ سفر کیسا رہا اور ایئرپورٹ سے ہوٹل تک کوئی خاص بات تو محسوس نہیں ہوئی ۔۔۔؟"

"نو سر ۔۔۔ سفر بالکل پرسکون رہا تھا۔ جبکہ عمران کی ہدایات کے مطابق سلیمان اور میں نے ہوٹل تک خاموشی اختیار کیے رکھی تھی۔ بظاہر کوئی گڑبڑ محسوس نہیں ہوتی تھی لیکن ٹیکسی ڈرائیور ہمیں بہت توجہ سے دیکھتا رہا تھا ۔۔۔"

جولیا کی بات سن کر عمران چونکے بغیر نہ رہ سکا۔ نجانے ڈرائیور کا جولیا کو توجہ سے دیکھنا اس کے نسوانی حسن کے سبب تھا یا کوئی اور وجہ تھی۔

"تمہیں ہوٹل میں اتار کر وہ چلا گیا تھا یا وہیں رک گیا تھا ۔۔۔" اس نے پوچھا۔

"اس نے ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں ہمیں اتارا تھا اور پھر ٹیکسی لے کر باہر نکل گیا تھا ۔۔۔" جولیا نے بتایا۔

"خیر ۔۔۔ تم ذرا ہوشیار رہو۔ سلیمان کو بھی ہدایت کر دو کہ وہ فی الحال سونے سے گریز کرے۔" عمران نے ہدایت کی۔ "میں عمران کو کال کرتا ہوں۔ وہ تمہارے ہوٹل سے کچھ فاصلے پر تیموری ہوٹل میں مقیم ہے۔ وہ آج ہی کسی وقت تم سے رابطہ قائم کرے گا اور حالات کا جائزہ لے گا۔"

"رائٹ سر ۔۔۔ کیا وہ خود یہاں آئے گا ۔۔۔؟" جولیا نے پوچھا۔

"یہ اس کی اپنی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اس سلسلے میں کیا قدم اٹھاتا ہے۔ تم دونوں کی حفاظت کے لئے میں اپنا ایک مقامی ماتحت تمہارے ہوٹل بھیج دوں گا۔ کوئی خاص بات ہو تو عمران کو کال کر لینا۔ یہ بات مت بھولنا کہ ہمارے نامعلوم دشمن بہت پوشیدہ ہیں اور وہ ہمیں ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اوور اینڈ آل ۔۔۔"

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران نے کہا اور واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

پھر وہ [illegible] میز پر رکھے [illegible]

[illegible]

[illegible] دلیر خان کو کال کرنا چاہتا تھا

[illegible]

[illegible] آواز پہنچ

[illegible]

[illegible] کی فریکوئنسی

[illegible] ٹرانسمیٹر کا [illegible]

[illegible] دلیر خان کو کال

[illegible]

"ہیلو ہیلو دلیر خان۔ ایکسٹو کالنگ ۔۔۔ اوور ۔۔۔"

"یس باس ۔۔۔" [illegible] ٹرانسمیٹر سے آواز ابھری۔ دلیر خان [illegible] ۔۔۔ اوور ۔۔۔"

"میرے ماتحت یہاں پہنچ چکے ہیں ۔۔۔" عمران نے کہا۔ [illegible] ہدایات کے مطابق کام [illegible] کر رکھا ہے ۔۔۔"

"یس باس ۔۔۔ تین [illegible] سے [illegible] کھڑی ہیں ۔۔۔" دلیر خان نے [illegible]

عمران نے شام کے وقت [illegible] سے اسے کال کر کے کچھ ہدایات

Aswal Raza

دے دی تھیں جو ان کے وہاں قیام کے سلسلہ میں تھیں۔

"ٹھیک ہے۔ دو گاڑیاں تیموری ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں پہنچا دو اور ایک تہران ہوٹل میں۔ جبکہ اپنے ایک ماتحت کو تہران ہوٹل میں مقیم میرے دو ممبرز کی نگرانی اور حفاظت پر مامور کر دو ۔۔۔"

عمران چند لمحوں تک اسے ہدایات دیتا رہا۔ آخر میں بولا۔ "گاڑیاں کتنی دیر میں پہنچاؤ گے ۔۔۔؟"

"دس منٹ میں سر ۔۔۔ ان کے نمبرز نوٹ فرما لیں ۔۔۔" دلیر خان بولا اور پھر تینوں گاڑیوں کے ماڈل، کلرز اور نمبرز بیان کرنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے دو نمبرز والی گاڑیاں تیموری ہوٹل بھیجنا اور ان کی چابیاں اگنیشن میں ہی چھوڑ دینا۔" عمران نے ہدایت کی۔ "اس ہوٹل میں عمران اور صفدر مقیم ہیں جو مقامی شکلوں میں ہیں جبکہ تہران ہوٹل میں مس جولیا اور سلیمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ بھی میک اپ میں ہیں۔ ان کے کمروں کے نمبرز نوٹ کر لو ۔۔۔ وہاں بس ماتحت کو بھیجو اسے دور رہ کر ان کے کمروں کی نگرانی کرنا اور ماحول پر نظر رکھنا ہو گی ۔۔۔"

پھر اس نے جولیا اور سلیمان کے کمروں کے نمبر بتائے اور واچ ٹرانسمیٹر آف کر کے باتھ روم سے نکل آیا۔ مگر کمرے میں رکنے کی بجائے وہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ملٹری سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے واپسی پر وہ بہت الجھا ہوا
تھا۔ نوازش کی تحقیقات کے مطابق اس کا فون ٹیپ نہیں کیا جا رہا تھا اور
بات اس کے لئے الجھن کا باعث بنی ہوئی تھی کہ اگر اس کا فون ٹیپ نہیں
کیا جا رہا تھا تو نامعلوم دہشت گردوں نے اس کی عمران سے ہونے والی
بات چیت کیسے سن لی تھی۔ سہ پہر کے بعد اس نے دوبارہ عمران سے
بات کی تھی مگر اس بار اس نے احتیاطاً ٹیلیفون ایکسچینج سے عمران کو کال
کیا تھا۔

اس وقت رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے اور وہ اپنے
چیف کرنل ڈی سے صلاح و مشورہ کرنے کے بعد اپنے فلیٹ واپس
جا رہا تھا۔ عمران نے بھی احتیاطاً اسے اپنی آمد کا وقت نہیں بتایا تھا
اس لئے وہ نہیں جانتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس وقت بلگارنیا
پہنچیں گے؟

ایک چوک کے قریب پہنچ کر اسے اپنی منگیتر تمثیلہ کا خیال آیا اور
اس نے چوک سے تمثیلہ کے فلیٹ کو جانے والی سڑک پر کار موڑ دی۔
تمثیلہ اس کی منگیتر اور محبوبہ ہونے کے علاوہ اس کے محکمہ کے لیڈیز
ڈیپارٹمنٹ کی سربراہ بھی تھی اور اسے اس شعبہ میں لانے والا پرمود
ہی تھا۔ کچھ عرصہ بیشتر وہ پاکیشیا کے خلاف ایک سازش کا قلع قمع کرنے
تمثیلہ کو اپنے ساتھ پاکیشیا بھی لے گیا تھا جہاں تمثیلہ عرف لیڈی بلیک
نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا اور ایک موقع پر پرمود کی جان بچانے
کے لئے دشمن پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑی تھی۔ اس کے علاوہ اس نے
آپریشن بیروت کی ایک مہم میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے شانہ بشانہ کارنامے
سرانجام دیئے تھے۔

جلد ہی وہ تمثیلہ کے فلیٹ پہنچ گیا۔ عمارت داخلی گیٹ کے پاس
کار روک کر اس نے انجن بند کیا اور اتر آیا۔ چند لمحوں بعد وہ عمارت میں
داخل ہو کر زینے چڑھ رہا تھا۔ تمثیلہ کے فلیٹ کا دروازہ زینوں سے
چند قدم دور بائیں ہاتھ پر تھا لیکن قریب پہنچ کر وہ بے ساختہ چونک پڑا
کیونکہ دروازہ خلاف معمول اندر سے بند نہیں تھا بلکہ تقریباً دو انچ تک
کھلا ہوا تھا۔ پرمود کو اس پر حیرت ہوئی۔ کیونکہ وہ تمثیلہ کے معمولات

لہ، لہ ملاحظہ فرمائیں۔ ڈیتھ سیریز۔ موت کا فرشتہ۔ اور۔ ایکشن
آپریشن بیروت۔ جولیا کی واپسی۔

Aswal Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے بخوبی واقف تھا۔ تمشیلہ عام طور پر رات گیارہ بجے تک جاگتی اور مطا
کرتی رہتی تھی جبکہ اس نے کبھی دروازہ کھلا نہ چھوڑا تھا اور ہمیشہ اند
سے دروازہ بند رکھتی تھی۔ لیکن اس وقت دروازہ کھلا نظر آ رہا تھا۔

پرمود کسی خیال کے تحت ایک دو لمحوں کے لئے رکا۔ پھر دبے پا
آگے بڑھنے لگا۔ قریب پہنچنے پر اندر سے ایک ہلکی سی کراہ سنائی دی
وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس نے دروازے کے دو تین انچ چوڑے
خلاء سے اندر جھانکا۔ چھوٹی سی ڈیوڑھی کی دوسری جانب ڈرائنگ
روم کا دروازہ تھا جو نیم وا تھا لیکن وہاں سے اندر کا منظر نظر نہیں آ رہا تھا
اندر سے ابھرنے والی کراہ مردانہ تھی اس لئے پرمود کو غیر معمولی صور
حال کا احساس ہو گیا تھا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور گرفت
میں لیا۔ اور کوئی آواز پیدا کیے بغیر دروازہ تھوڑا سا کھول کر اندر داخل ہو
پھر وہ دبے پاؤں دوسرے دروازے کی طرف بڑھا۔ قریب پہنچ کر
اس نے سائڈ سے اندر جھانکا اور بے ساختہ اچھل پڑا۔

کمرے میں تمشیلہ کے علاوہ دو نقاب پوش موجود تھے۔ ایک کا نقا
خون سے تر ہو رہا تھا۔ شاید اس کی ناک سے خون جاری تھا۔ جب کہ تمشیلہ
فرش پر دراز تھی اور دوسرا نقاب پوش اس کے سینے پر گھٹنا ٹکائے
کا گلا دبانے کی کوشش کر رہا تھا اور تمشیلہ پوری قوت سے اس کے ہا
اپنی گردن سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ منظر دیکھ کر پرمود کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اس نے یکدم جیب

ریوالور نکالا اور تمشیلہ پر سوار نقاب پوش پر فائر کرتا ہوا اندر گھس گیا۔
آواز ریوالور کی گولی نقاب پوش کے شانے میں لگی اور وہ ہلکی سے
کے ساتھ بائیں جانب لڑھک گیا۔ دوسرے نقاب پوش نے بے
ساختہ پلٹ کر پرمود کی طرف دیکھا اور اچھل پڑا۔ پرمود کے اندازے کے
ابق یہ وہی دراز قد تھا جو دوپہر کے وقت جنگل میں اس کے ہاتھوں سے
فرار ہو گیا تھا۔

"خبردار۔۔۔ کوئی حرکت مت کرنا۔۔۔" پرمود اسے ریوالور
کور کرتا ہوا غرایا۔ "ہاتھ بلند کر لو۔۔۔"

دراز قد نقاب پوش نے اسے گھورتے ہوئے ہاتھ بلند کر لیے۔
لہ پھرتی سے اٹھی اور اس نے میز کے پاس فرش پر پڑا ریوالور اٹھا
جو شاید ان دونوں میں سے کسی کا تھا اور اس پر سائیلنسر نصب تھا۔
ی بازو والا نقاب پوش فرش پر بیٹھا کراہ رہا تھا۔ تمشیلہ نے اس پر
اور تان لیا۔

"کھڑے ہو جاؤ کتیا کے بچے۔۔۔" تمشیلہ اس کے پہلو میں ٹھوکر
رتی ہوئی غرائی۔

اور وہ بوکھلا کر کھڑا ہوتا چلا گیا۔ تمشیلہ نے اس سے دو قدم دور ہٹ
مود کی طرف دیکھا۔ اس کا بگڑا ہوا حلیہ بتا رہا تھا کہ وہ کافی دیر سے
سے نبرد آزما تھی۔

"تمشیلہ۔۔۔ کیا تم انھیں جانتی ہو۔۔۔" پرمود نے اس کی طرف

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیکھے بغیر پوچھا۔

"نہیں ـــــ یہ کتے مجھے اغوا کرنے آئے تھے ـــــ" تمثیلہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں ـــــ اس سے انھیں کیا فائدہ ہوتا؟" پرمود نے چونک کر کہا۔

"یہ مجھے یرغمال بنا کر تمھیں مجبور کرتے کہ تم میری تلاش میں ان کے ٹھکانے پر پہنچتے۔ میں نے ان سے اتنا ہی سنا ہے۔"

"یہ وہی لوگ ہیں جن کا ذکر شام کو میں نے فون پر کیا تھا ـــــ" پرمود زہریلے انداز میں مسکرایا۔ "دوپہر کو تو یہ میرے ہاتھوں سے بچ کر نکل گئے تھے لیکن اب ناممکن ہے ـــــ"

"پرمود ـــــ کسی خوش فہمی میں نہ رہنا ـــــ" دراز قد غرایا "اس بار میں تمہاری لاش ہی ساتھ لے کر جاؤں گا۔"

"بکومت ـــــ!" پرمود بولا "میں ایک لمحہ میں تمھیں جہنم پہنچا سکتا ہوں ـــــ"

"نہیں ـــــ فی الحال تم کچھ نہیں کرو گے ـــــ" دراز قد پُروثوق لہجے میں بولا۔ "پہلے تم ہم سے۔ پوچھ گچھ کرو گے ـــــ"

"ضروری نہیں ـــــ میں تم لوگوں کے بارے میں کافی کچھ معلوم کر چکا ہوں۔ میں جانتا ہوں تمہارا تعلق ہنگری فاکس گروپ سے ہے ـــــ"

اس انکشاف پر تمثیلہ چونکی۔ دراز قد نے بھی فوری طور پر کوئی ردِعمل ظاہر نہ کیا تھا۔ مگر اس کی نقاب سے جھانکتی آنکھوں میں حیرت ناچ رہی تھی۔

"کیا تم اس کی تردید کرو گے ـــــ؟" پرمود نے اُسے خاموش پا کر طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"اور کیا کچھ جان چکے ہو ـــــ؟" اس نے خونخوار لہجے میں پوچھا۔

"یہ بتانا تمہارے لئے مفید نہیں ہوگا ـــــ" پرمود مسکرایا۔ "البتہ اب تم بتاؤ گے کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں پر ہے اور اغوا کیے جانے والے عذراء کو کہاں رکھا گیا ہے۔"

"میں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ تم مرنے کے بعد بھی ان تک نہیں پہنچ سکو گے میجر ـــــ" دراز قد غراہٹ آمیز لہجے میں بولا۔ "ہم یہاں تنہا نہیں ہیں۔ عمارت کے اردگرد ہمارے کئی ساتھی موجود ہیں یہاں پہنچنے والے ہیں۔"

"میں تمہارے چکر میں نہیں آ سکتا۔" پرمود بولا "تم شرافت سے اپنا نقاب اتار دو ـــــ"

"بے کار ہے ـــــ ہم دونوں میک اپ میں ہیں ـــــ" وہ ناگواری سے بولا۔

پرمود کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ باہر سے قدموں کی ہلکی ہلکی آہٹیں ابھرنے لگیں

"لو ـــــ ہمارے ساتھی آگئے ہیں ـــــ" دراز قد بولا۔

پرمود نے کچھ کہنے کی بجائے تمثیلہ کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور دروازے پر نگاہیں جماتے ہوئے قدموں کی آہٹیں سننے لگا جو لمحہ بہ لمحہ قریب آتی جا رہی تھیں۔

جولیا ایکسٹو سے بات کرنے کے بعد محتاط ہو گئی تھی۔ اس نے لباس تبدیل کیا اور بستر پر دراز ہونا ہی چاہتی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی اور وہ چونک پڑی۔

"کون ۔۔۔؟" اس نے پوچھا۔

"ایک بھوکا پیاسا ۔۔۔!" باہر سے سلیمان کی پشیمانہ آواز سنائی دی اور جولیا کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو باہر سلیمان کھڑا تھا جس کا کمرہ سامنے والی رو میں بائیں ہاتھ پر زینوں کے قریب تھا۔ وہ اندر آ گیا۔ میک اپ کے سبب اس کے چہرے پر کوئی تاثر نظر نہ آ رہا تھا۔ جولیا نے دروازہ بولٹ کر دیا اور سلیمان آگے بڑھ کر ایک کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔

"کیا بات ہے ۔۔۔ سوئے نہیں تم ۔۔۔؟" جولیا نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"جو سوتے ہیں وہ کھوتے ہیں ۔۔۔" سلیمان احمقانہ لہجے میں بولا "اور میں خالی پیٹ کیسے کھوتا بن سکتا ہوں۔"

"بھوک لگی ہے۔ کیا روانگی سے پہلے کچھ نہیں کھایا تھا ۔۔۔؟" جولیا نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں ۔۔۔ میں نے اس خیال سے رات کا کھانا چھوڑ دیا تھا کہ جہاز میں پرتکلف اور مزیدار کھانے کھاؤں گا مگر صاحب کی پابندی کے سبب کھانا تو کیا جہاز کا پانی بھی نہ پی سکا ۔۔۔" سلیمان پیٹ پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔

"لالچ بری بلا ہے ۔۔۔" جولیا آہستہ سے ہنسی۔

"مگر میں آپ کو ایسا نہیں سمجھتا ۔۔۔" سلیمان بے ساختہ بولا۔

"کیا مطلب ۔۔۔؟" جولیا نے اُسے گھورا۔

"مم ۔۔۔ میرا ۔۔۔ مطلب یہ میں آپ کو بلا کی بجائے ایک رحم دل اور سخی خاتون سمجھتا ہوں۔ اسی لئے پیٹ کے ہاتھوں مجبور ہو کر آپ کے در پر چلا آیا۔ بقول کنفیوشس۔ تیرے در پہ چلے آئے" وہ گنگنایا۔

"بکو مت ۔۔۔!" جولیا نے اسے ڈانٹا۔ "اس وقت گیارہ بج رہے ہیں۔ ہوٹل میں شاید کھانے کے لئے کچھ نہ ملے۔ بہرحال میں ٹرائی کرتی ہوں۔"

"ضرور کریں ۔۔۔" میں آپ کے بچوں کو ۔۔۔ اوہ نہیں ۔۔۔ والدین کو دعائیں دوں گا جنھوں نے آپ جیسی رحم دل اولاد پیدا کی۔" سلیمان بولا۔

جولیا نے اسے گھورا اور اُٹھ کر صوفے پر آ بیٹھی۔ اس نے ٹیلیفون پر روم سروس سے رابطہ قائم کیا اور کھانا بھجوانے کیلئے کہا۔ پھر رسیور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کریڈل پر ڈال کر سلیمان کی دیکھنے لگی۔

"صاحب نہیں آئے ـــــ؟" سلیمان نے پوچھا۔

"نہیں ـــــ مگر شاید کچھ دیر بعد آجائے۔" جولیا نے کہا۔ "تم یہ بتاؤ کہ اس مہم میں تمہیں کس نے شامل کیا تھا ـــــ؟"

"کسی نے نہیں ـــــ میں خود شامل ہوا تھا ـــــ" سلیمان بولا۔

"کیوں ـــــ تمہیں کیا ضرورت پڑی تھی ـــــ؟" جولیا نے مسکرا کر پوچھا۔

"دراصل آپ کے چیف نے مجھے فون پر درخواست بھیجی تھی ـــــ" وہ رازدارانہ انداز میں بولا۔

"فون پر درخواست بھیجی تھی ـــــ" جولیا حیرت سے دہراتے ہوئے نہیں پڑی۔

"جی ہاں ـــــ اس نے کہا تھا کہ اس وقت ایک خطرناک مہم کے لئے اسے مناسب آدمی نہیں مل رہا جو ممبرز کی خدمت کے لئے ساتھ جائے۔ اگر میں اپنے قیمتی وقت سے ایک دو ہفتے نکال کر اس مہم پر چلا جاؤں تو وہ میرا احسان کبھی نہ بھولیں گے۔ چنانچہ میں نے کافی غور و فکر کرنے کے بعد ہاں کر دی لیکن شرط یہ رکھی کہ میں صرف آپ کے ساتھ جینا مرنا اور کھانا پینا پسند کروں گا ـــــ"

"گدھے ہو تم ـــــ!" جولیا ہنستی ہوئی بولی۔ "تمہارا صاحب بھی ایسا ہے ـــــ"

"مگر میں ان سے بڑا نہیں ہوں ـــــ" سلیمان جلدی سے بولا۔ "اگر بڑا ہوتا تو اس وقت آپ کے ساتھ نہ ہوتا بلکہ کسی گدھی کے ساتھ گھاس چر رہا ہوتا اور پیار کے نغمے الاپ رہا ہوتا کہ تو ہوتی ایک مورنی اور میں ہوتا اک چور ـــــ اوہ نہیں ـــــ اک مور ـــــ"

"بس ـــــ بکواس بند کرو ـــــ مجھے بیہودہ باتیں بالکل پسند نہیں ہیں ـــــ" وہ غصیلے لہجے میں بولی۔

"ایک بات کہوں۔ خفا تو نہیں ہونگی ـــــ؟" سلیمان سنجیدہ لہجے میں بولا۔

"وہ کیا ـــــ؟" جولیا نے اسے گھورا۔

"آپ کو اب صاحب کا گھر آباد کر ہی لینا چاہیئے۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ گزشتہ مہم میں بھی آپ کی جان خطرے[1] میں پڑ گئی تھی اور مجھے صاحب بیوہ ہوتے دکھائی دینے لگے تھے ـــــ" سلیمان نے کہا۔ "اسی طرح بیروت والی مہم میں آپ شہید ہوتے ہوتے غازی بن گئی تھیں ـــــ"

"تم بکواس بند کرو گے یا تمہیں باہر نکال دوں ـــــ" جولیا غرائی۔

"مستقبل میں بھی مجھے اسی سلوک کی توقع ہے۔ اس لئے میں چپ ہو جاتا ہوں ـــــ" وہ منہ بنا کر بولا۔

---

[1]، [2] ملاحظہ فرمائیں۔ جولیا خطرے میں۔ ایکشن اِن بیروت۔ جولیا کی واپسی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسی لمحے باہر سے قدموں کی آہٹیں اُبھرنے لگیں۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ سلیمان نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو ایک ویٹر کھانے کی ٹرے اٹھائے کھڑا تھا۔ وہ اندر آیا اور کھانا میز پر رکھ کر واپس چلا گیا۔ سلیمان نے دروازہ بند کیا اور میز کے پاس کرسی پر بیٹھ کر کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ اس نے جولیا کو پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔ ویسے بھی جولیا کو بھوک نہیں تھی۔ روانگی سے قبل اس نے عمران کے ساتھ آٹھ بجے ہی کھانا کھا لیا تھا۔

سلیمان کو ندیدوں کی مانند کھاتا دیکھ کر وہ سمجھ گئی کہ اسے واقعی بھوک تھی۔ وہ سلیمان کے مشورے پر غور کر رہی تھی۔ جس پر اُس نے مصنوعی غصّے کا اظہار کیا تھا مگر دل ہی دل میں خوش ہوئی تھی کہ سلیمان بھی اُس کی عمران سے شادی کرنے کا خواہش مند تھا۔ بس ایک عمران ہی تھا جو اسے مسلسل فریب میں رکھے ہوئے تھا اور وہ بھی طویل انتظار کر رہی تھی۔ اس یقین کے ساتھ کہ ایک نہ ایک دن وہ ضرور اس کی دلہن بنے گی۔

دفعتاً جولیا کی واچ ٹرانسمیٹر پر اشارا موصول ہوا۔ اُس نے چونک کر واچ ٹرانسمیٹر پر نظر ڈالی۔ پھر تیزی سے اُٹھ کر دروازے پر آئی۔ دروازہ کھول کر اُس نے باہر جھانکا۔ باہر راہداری سنسان پڑی تھی۔ مطمئن ہو کر اُس نے دروازہ بند کیا اور پلٹتے ہوئے واچ کا ونڈراڈ باہر کو کھینچ دیا۔

"ہیلو جولی ــ جولاہا کالنگ ــ اوور ــ" ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز

اُبھرنے لگی۔

"اوہ ــ یہ جولاہا کون ہے ــ؟" سلیمان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یس عمران ــ جولیا اسٹینڈنگ ــ اوور ــ" جولیا نے عمران سے جواباً کہا۔

"تم سے پہلے بھی کوئی بینڈٹک ٹرٹرایا تھا ــ وہ کہاں سے پکڑا ہے ــ؟" عمران نے پوچھا۔

"تمہارا ہی سر چڑھا ہے ــ" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آج کل تو تمہارا ہے ــ" عمران کی آواز آئی۔ "لیکن یاد رکھنا جولی۔ ایک دن تم پچھتاؤ گی ــ"

"کیوں ــ؟" جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"یہ باورچی کا سالا بہت ہرجائی ہے۔ کل تک میرا مال کھاتا تھا۔ آج یہ تمہارے ساتھ عیش کر رہا ہے ــ"

"صاحب ــ کیوں کفر کا فتویٰ لگا رہے ہیں مجھ پردیسی پر" سلیمان غصّے سے بولا۔ "میں عیش نہیں کر رہا۔ بلکہ کھانا کھا رہا ہے۔ آیئے آپ بھی کھا لیں ــ"

"بکومت ــ پردیسیوں کے ساتھ کھانا پینا اور عیش کرنا یہاں منع ہے ــ" عمران کی آواز آئی۔ "تم نے سنا نہیں کہ پردیسیوں سے نہ اکھیاں ملانا۔ پردیسیوں نے ہے سب کچھ کھانا ــ"

"عمران۔ کیوں وقت ضائع کر رہے ہو ــ" جولیا اکتا ہٹ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آمیز لہجے میں بولی۔ ”کیسے کال کیا تھا——؟“

”یہ معلوم کرنے کے لئے تم بور ہو رہی یا سلیمان تمہارا جی بھلا رہا ہے——“

”فی الحال تو بوریت ہی ہے——“ جولیا طویل سانس لے کر بولی ”تم سناؤ——“

”قوالی یا فلمی نغمہ——“ عمران نے پوچھا۔

سنجیدہ ہو جاؤ خبیث—— میں چیف سے تمہاری شکایت کر دوں گی۔ جولیا نے دھمکی دی۔

”خبردار—— ایسا مت کرنا——!“ عمران نے تیزی سے کہا ”البتہ شکایت کی بجائے درخواست کر سکتی ہو۔“

”درخواست—— وہ کس لئے——؟“ جولیا نے حیرت سے پوچھا

”مجھ سے شادی کرنے کے لئے اجازت کی——“ عمران کی آواز سنائی دی

”بکواس سے باز نہیں آؤ گے—— میں بند کر رہی ہوں ٹرانسمیٹر——“ جولیا نے غصے سے کہا۔

”پہلے اپنے چوہے کی ہدایت سن لو——“ عمران نے تیزی سے کہا۔ تمہارے استعمال کے لئے ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں نیلے رنگ کی کیڈلاک موجود ہے۔ چابی اگنیشن سوئچ میں لگی ہے جبکہ سیٹ کے نیچے ایک خانے میں کچھ اسلحہ بھی موجود ہے—— تم وہاں سے ریوالور نکال کر اپنے پاس رکھ لو۔ ایک ریوالور سلیمان کو بھی دے دو۔ اور وہاں اسے اس کے

کمرے میں بھیج دو۔ اس کے بعد اطمینان سے سو جاؤ۔ صبح نئی ہدایات مل جائیں گی——“

”تم کیا کر رہے ہو——؟“ جولیا نے پوچھا۔

”بھینس کے آگے بین بجا رہا ہوں——“ عمران پھر غیر سنجیدہ ہو گیا۔ ”بین دیکھی ہے کبھی——“

”صاحب—— میں نے دیکھی ہے۔ بجا کر دکھاؤں——“ سلیمان نے جلدی سے کہا۔

”تم چپ رہو بین کے پھپھڑ——!“ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ”کھانا کھا کر اپنے کمرے میں جاؤ اور صبح تک جاگتے رہو۔ تم نے رات بھر جولیا کی نگرانی کرنی ہے۔“

”نگرانی کی کیا ضرورت ہے صاحب۔ وہ کہیں بھاگ تو نہیں جا رہیں“ سلیمان بولا ”اور اگر بالفرض وہ ایسا کوئی قدم اٹھاتی بھی ہیں تو میں بھاگنے سے پہلے ان کی ٹانگیں—— اوہ نہیں—— ان کے ہاتھ پکڑ کر واپس کھینچ لونگا“

”بکو مت—— حالات خطرناک ہیں۔ اس لئے جولیا کی حفاظت کرنا تمہارا فرض ہے——“

”صاحب—— بھلا میں اس قابل کہاں ہوں۔ نماز روزہ بھی تو فرض ہیں۔ وہ فرض ادا نہیں کر سکتا تو یہ کہاں کر سکوں گا۔ بہتر یہی ہے کہ انھیں میری بجائے خدا کی پناہ میں دے دیں۔ وہ سب کا حافظ اور نگہبان ہے۔“

”اچھا—— ٹھیک ہے۔ میں تمہیں واپس بھجوا کر جوزف کو بلا لیتا ہوں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تم میرے لئے بیکار ہو۔" عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ پھر جولیا سے بولا۔ "جولی ـــ خدا تمہارا حافظ ہوگا۔ اوور اینڈ آل ـــ"

اور اس کے ساتھ واچ ٹرانسمیٹر پر خاموشی طاری ہوتی چلی گئی۔

قدموں کی آہٹیں قریب آتی چلی گئیں۔ پرمود پوری طرح ہوشیار تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر دراز قد کے پہلو سے ریوالور کی نال لگاتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے ایک آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ وہ شکل و صورت سے مقامی معلوم ہوتا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک بے آواز ریوالور تھا۔ اندر کی سچویشن دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ریوالور پھینک کر ہاتھ بلند کر لو مسٹر ـــ" پرمود نے فوراً تحکمانہ لہجے میں کہا۔ "ورنہ تمہارے ساتھی کے پہلو میں کھڑکی کھول دوں گا ـــ"

اس آدمی نے پرمود کی مکمل بات سن کر ریوالور فرش پر پھینکا اور ہاتھ بلند کر لئے۔

"بس ـــ اس کے بل پر میری لاش لے جانے کا دعویٰ کر رہے تھے ـــ" پرمود نے دراز قد سے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــ ابھی اور بھی ہیں ـــ" دراز قد بولا۔ "تم اسے بتاؤ ـــ" دوسرا جملہ اس نے مقامی شخص سے کہا تھا۔

"ہاں میجر ـــ!" مقامی پرمود کو گھورتا ہوا بولا۔ "ماسٹر درست کہہ رہا ہے ـــ"

ایک لمحہ کے لئے پرمود نے اس کی طرف دیکھا اور اسی لمحے ماسٹر نامی دراز قد نے اس کے پیٹ میں یکدم کہنی رسید کر دی۔ پرمود کے حلق سے کراہ خارج ہوئی اور اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا۔ وہ ایک قدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ ماسٹر نے پلٹ کر اس پر حملہ کر دیا۔ لیکن پرمود نے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اس کا گھونسا بازو پر روک لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ کا مکا ماسٹر کی ناک پر رسید کر دیا۔ ماسٹر کراہتا ہوا پیچھے کی جانب لڑکھڑا گیا۔

اُدھر فرش پر پڑے زخمی نقاب پوش نے یکدم تمثیلہ پر جست لگا دی تمثیلہ پرمود کی طرف متوجہ تھی اس لئے مار کھا گئی۔ نقاب پوش اُسے دھکیلتا ہوا میز تک لے گیا۔ تمثیلہ کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا تھا۔ اُس نے تیزی سے سنبھل کر نقاب پوش کے پہلو میں کھڑی ہتھیلی کا وار کیا اور کراٹے کی ضرب نے اس آدمی کو بلبلانے پر مجبور کر دیا۔ وہ ایک دو قدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ تمثیلہ نے بڑھ کر اُس کے منہ پر گھونسا رسید کیا اور وہ پہلو کے بل فرش بوس ہو گیا۔

مقامی شخص نے سچویشن بدلنے پر ہاتھ گراتے اور جھک کر اپنا ریوالور اٹھا لیا۔ ماسٹر کی ناک پہلے ہی زخمی تھی۔ پرمود کے گھونسے نے اسے مزید پلپلا کر دیا تھا۔ لیکن اس نے تیزی سے سنبھل کر پرمود پر جست لگا دی۔ پرمود نے اسے ہاتھوں پر روکا اور اس کے پیٹ میں گھٹنا رسید کر دیا۔ وہ درد کی شدت سے دوہرا ہو گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"بس — الگ ہو جاؤ میجر — ورنہ کھوپڑی اڑا ڈالوں گا —" مقامی شخص غرایا۔

پرمود نے اس کی طرف دیکھا اور اسی لمحے تمثیلہ نے اس آدمی پر چھلانگ لگا دی۔ اس آدمی کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا اور وہ لڑکھڑاتا ہوا پرمود کی طرف آیا۔ پرمود نے فوراً اچھل کر اس کے سینے میں ٹھوکر رسید کر[دی]۔ مقامی شخص کے حلق سے کربناک سی چیخ خارج ہوئی اور وہ فرش پر گر[کر] تڑپنے لگا۔ ایک دو لمحوں بعد ہی اس کے منہ سے خون کی قے برآمد ہوئی اور پھر اس کا جسم ساکت ہوتا چلا گیا۔ یقیناً پرمود کی ٹھوکر نے اس کے سینے کی ایک دو ہڈیاں توڑ ڈالی تھیں۔

پرمود اور تمثیلہ کو اس کی طرف متوجہ پا کر ماسٹر نے تیزی سے دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ لیکن جونہی وہ دروازے کے پاس پہنچا، یکدم ایک آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے اس کے جبڑے پر گھونسہ رسید کیا اور وہ اچھل کر پیچھے فرش پر آگرا۔ پرمود اور تمثیلہ نے بیک وقت اس آدمی کی طرف دیکھا اور وہ دونوں چونک پڑے۔ وہ آدمی مقامی تھا اور بوکھلائی ہوئی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ماسٹر سنبھل کر اٹھا ہی تھا کہ اس آدمی نے تیزی سے اس کے پیٹ میں لات رسید کی اور ماسٹر ایک بار پھر پشت کے بل فرش پر گر گیا۔

پرمود نے جلدی سے اپنا ریوالور اٹھا کر اس پر تان لیا۔

"تم کون ہو —؟" اس نے اجنبی سے پوچھا۔

"بزدل سورما —" اجنبی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ "لیکن اس حسینہ جار سو لو کو دیکھ کر بہادر بن رہا ہوں —"

"کیا مطلب —" پرمود اسے گھورتا ہوا بولا۔ "کیا تم ان کے ساتھی نہیں ہو —"

"میں صرف خوبصورت چہروں کا ساتھی ہوں" وہ منہ بنا کر بولا۔ "کیا تم خوبصورت ہو —؟"

تمثیلہ حیرت و غصے سے اجنبی کو گھور رہی تھی۔ پرمود الجھن آمیز نگاہوں سے اجنبی کا جائزہ لے رہا تھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے —؟" پرمود نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواباً پوچھا

"میرا خیال ہے کہ یہ نقاب پوش حسینہ تم سے لاکھ درجے حسین و جمیل ہے —" اجنبی نے ماسٹر کی طرف اشارہ کیا۔ "اسی لئے اس نے نقاب سے اپنا حسن و جمال چھپا رکھا ہے۔ ذرا اس کا جلوہ تو دکھاؤ۔"

"تمہارے ہاتھوں کو کیا ہوا ہے۔ خود نہیں دیکھ سکتے —؟" پرمود نے غصے سے کہا۔

"یہ بھی خوب رہی۔ خوبصورت وہ ہے۔ غصے میں تم ہو۔ آخر میں کیا کروں۔ مس بلبلہ، تم ہی میری مشکل —"

"بکواس — میرا نام بگاڑا تو حلیہ بگاڑ دوں گی —" وہ اجنبی کی بات کاٹتی ہوئی غرائی۔ "میرا نام تمثیلہ ہے —"

خفا ہو کر تم میجر پرمود کی منگیتر نظر آنے لگی ہو مس کٹھو یلا۔ اوہ نہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مس امبریلا۔ تو پھر بھول گیا۔ کیا بتایا تھا تم نے اپنا نام غصیلا ——؟" د
الجھن آمیز لہجے میں بولا۔

"میں کہتی ہوں میرا نام مت بگاڑو خبیث آدمی ——"، وہ دھاڑ

اسی لمحے نقاب پوش ماسٹر نے اپنی جگہ سے یکدم اٹھتے ہوئے ا
پر چھلانگ لگادی مگر اجنبی چوکنا ثابت ہوا۔ اس نے یکدم ماسٹر کو دو
ہاتھوں پر روکا اور اسے ہاتھوں پر اٹھالیا۔

"اچھا تم خفا ہوتی ہو تو تمہارے نام کی بجائے اس کا حلیہ
دیتا ہوں ——"، وہ مسکرا کر بولا اور ساتھ ہی اس نے ماسٹر کو سر کے
فرش پر پٹخ دیا۔ ماسٹر کے حلق سے کربناک سی چیخ خارج ہوئی ا
وہ تڑپنے لگا۔ اس کا سر پھٹ گیا تھا اور بھیجہ باہر بکھر گیا تھا۔ ایک
دو لمحوں بعد ہی وہ ہمیشہ کے لئے ساکت ہوتا چلا گیا۔ دوسرا نقاب پ
جس کا بازو زخمی تھا فرش پر پڑا خوفزدہ نگاہوں سے اپنے ساتھی کا حـ
دیکھتا تھا۔ ماسٹر کی موت پر تمثیلہ اور پرمود ایک لمحہ کیلئے سن ہو کر
گئے تھے۔

"میں آپ کو پہچان گیا ہوں ——" دفعتاً پرمود نے مسکرا
ہوئے اجنبی سے کہا۔

"اوہ —— کون ہے یہ بدتمیز ——؟"، تمثیلہ نے تیزی سے پو

"مس رنگیلا —— تم اپنے مستقبل کے مجازی خدا کو بدتمیز کہہ کر گناہ کر ر
اجنبی نے غصے سے کہا۔

"یہ عمران صاحب ہیں ——" پرمود نے مسکرا کر تمثیلہ سے کہا۔
"اوہ —— عمران بھائی ——!" تمثیلہ حیرت سے اچھل کر بولی۔
"کس نے ہے یہ آگ لگائی ——"، اجنبی لہجہ بدل کر بولا۔ "تم
لڑ ں ہو بست ہرجائی۔ کیوں میرے بھائی ——؟"
فرش پر پڑا نقاب پوش اجنبی کا نام سن کر چونکا جو واقعی عمران ہی تھا
"آپ کب پہنچے ہیں عمران صاحب ——"، پرمود نے پوچھا۔
"پہنچا نہیں آیا ہوں۔ بقول کنفیوشس۔ پھر آگیا ہوں بچوں کو چھوڑ کر
!" وہ احمقانہ لہجے میں بولا۔
"اوہ —— بچے —— کیا آپ کی شادی ہو گئی ہے ——؟" تمثیلہ
ـرانہ لہجے میں بولی۔
"کیا کرتا۔ مجبوری تھی ——" عمران بولا۔ "پرمود سے میرا وعدہ
کہ اس کی شادی میں بیوی بچوں سمیت آؤں گا۔ اس لئے ایمر جنسی
پر شادی کر کے ایمر جنسی بچے پیدا کرنا پڑے ——"
اس کی بات سن کر تمثیلہ اور پرمود ہنس دیئے۔ اسی لمحے زخمی نقاب
نے انہیں اپنی طرف سے غافل سمجھ کر یکدم فرش پر پڑے ریوالور
رف جست کی مگر پرمود غافل نہ تھا۔ اسکے ہاتھ میں موجود ریوالور نے
اگلا اور نقاب پوش کے بازو میں سوراخ ہو گیا۔ وہ درمیان میں ہی
ڈھیر ہو گیا۔ پھر اس پر بے ہوشی طاری ہوتی چلی گئی۔ پرمود نے ریوالور
ـب میں رکھا اور آگے بڑھ کر عمران سے معانقہ کرنے لگا۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سلیمان کے جانے کے بعد جولیا اٹھی اور کمرے سے نکل آئی۔ راہداری میں کوئی نہ تھا۔ وہ زینوں کی طرف بڑھی۔ زینے اتر کر وہ نیچے ہال میں پہنچی اور ہال سے باہر آکر کمپاؤنڈ میں کھڑی گاڑیوں کی طرف بڑھ گئی۔ عمران کے بتائے ہوئے رنگ کی کیڈلاک کار وہاں موجود تھی۔ کار کے قریب پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا اور اگنیشن سوئچ میں لگی چابیاں نکال لیں۔ پھر اس نے ڈرائیونگ سیٹ اٹھا دی۔

سیٹ کے نیچے کشادہ خانے میں دو ریوالور، فالتو راؤنڈز اور چھوٹے چھوٹے ٹائم بم پڑے تھے۔ ریوالور لوڈ تھے۔ اس نے ریوالور اٹھا کر اپنے پرس میں رکھے، سیٹ نیچے کی اور کار کا دروازہ لاک کر کے واپس چل دی۔ ہال سے گزرتے ہوئے اس نے وہاں بیٹھے اس بارہ گاہکوں کا جائزہ لیا۔ ان میں سے کئی ان کی طرف دیکھ رہے تھے اس لئے وہ اندازہ نہ کر سکی کہ ان میں ایکسٹو کا آدمی کون سا ہے جو ایکسٹو نے اس کی نگرانی کے لئے بھیجا تھا۔

وہ زینے طے کر کے فرسٹ فلور پر پہنچی۔ اس نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا تھا مگر لاک نہیں کیا تھا۔ اس نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر رہی تھی کہ آہٹ سنائی دی۔ اس نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا تو باتھ روم کے باہر ایک ریوالور بردار نقاب پوش کھڑا تھا۔ اسے دیکھ کر وہ بے ساختہ اچھل پڑی۔ نقاب پوش کے ریوالور کا رخ اسی کی جانب تھا۔

"خاموشی سے ہاتھ بلند کر لو لڑکی"۔ نقاب پوش آہستہ سے غرایا۔ "میرا ریوالور بے آواز ہے۔ کوئی آواز بلند کی تو نرخرے میں سوراخ کر ڈالوں گا"۔

جولیا دل ہی دل میں اپنی حماقت پر پچھتا رہی تھی کہ وہ دروازہ مقفل کئے بغیر نیچے کیوں گئی تھی یا کم از کم سلیمان کو بتا کر جاتی کہ وہ اس کے کمرے کا خیال رکھے۔

"تم کون ہو؟" جولیا نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"تم مجھے موت کا فرشتہ کہہ سکتی ہو"، وہ آگے بڑھتا ہوا بولا۔ "اپنا پرس میز پر رکھ دو"۔

جولیا نے آگے بڑھ کر اپنا پرس میز پر رکھ دیا۔ اور پھر اس کے اشارے پر دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"تم کیا چاہتے ہو؟" اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے نقاب پوش سے پوچھا۔

"تمہاری اصلیت معلوم کرنی ہے کہ تم کون ہو اور یہاں کس مقصد کیلئے آئی ہو؟"

"کیوں تمہیں اس سے کیا فائدہ ہو گا"، جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے فائدہ نہیں، نقصان چاہیے۔ تم میری بات کا جواب

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دو ___" وہ غصّے سے بولا۔

"پہلے تم اپنے بارے میں بتاؤ پھر میں جواب دوں گی ___" جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"دیکھو لڑکی ___ مجھے گولی چلانے پر مجبور مت کرو۔ شرافت سے اپنے بارے میں بتا دو ___" وہ غرایا۔

"چلاؤ گولی ___ میں ڈرتی نہیں ہوں ___" جولیا بے خوفی سے بولی۔

"تمہاری جرأت دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ تم عام لڑکی نہیں ہو ___" وہ چونکتی ہوئی آواز میں بولا۔ "کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے ___؟"

"نہیں ___ میں اسلامک یونیورسٹی کی طالبہ ہوں ___" جولیا بولی۔

"لیکن آخر تم ہو کون ___؟"

"تمہارا ساتھی کون ہے ___؟" اس نے جواب دیئے بغیر پوچھا۔

"میرا بھائی ہے ___" جولیا نے بتایا۔

"غالباً وہ بھی ابھی طالب علم ہے ___؟" اس نے طنزیہ لہجے میں کہا

"نہیں۔ وہ بزنس کرتا ہے۔ یہاں نیشنل فوڈز کے نام سے اسکا وسیع کاروبار ہے۔"

"یہ بھی خوب رہی۔ تم یہاں یونیورسٹی کی طالبہ ہو اور اس کا یہاں کاروبار ہے۔ مگر رہائش ہوٹل میں ہے۔ یقیناً وہ تمہارا بھائی نہیں کوئی بوائے فرینڈ ہوگا ___"

"بکواس مت کرو خبیث آدمی۔ وہ میرا بھائی ہے ___" جولیا جبڑے بھینچتی ہوئی غرائی

"آہستہ بولو ___ مجھے یقین ہو چلا ہے کہ تم ہماری مطلوبہ لڑکی ہو ___" وہ غصیلے لہجے میں بولا۔

"کیا مطلب ___" جولیا چونکی۔ "کون سی مطلوبہ لڑکی ___؟"

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر جولیا ___" وہ اطمینان سے بولا۔

"نہیں ___ تمہارا اندازہ غلط ہے۔ میرا نام تو فرح ہے ___" جولیا بولی۔

"اگر تمہارا میک اپ صاف کیا جائے تو تب تم جولیا ہی ثابت ہوگی ___" وہ اُسے گھورتا ہوا بولا ___" اپنا منہ ریوالور کی طرف کرلو ___ جلدی کرو ___"

جولیا نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ تب وہ ریوالور نالی کی جانب سے پکڑے اس کے قریب آگیا پھر اس نے ریوالور والا ہاتھ بلند کیا ہی تھا کہ جولیا بجلی کی سی تیزی سے ایڑیوں کے بل گھوم گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے نقاب پوش کے پیٹ میں گھونسا رسید کر دیا۔ وہ کراہتا ہوا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ جولیا نے ایک ہاتھ اس کے ریوالور پر مارتے ہوئے دوسرے ہاتھ کا مکا اس کے جبڑے پر رسید کر دیا۔

نقاب پوش کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔ مگر اس نے سنبھل کر جولیا پر جوابی حملہ کر دیا۔ جولیا اس کا گھونسا کھا کر لڑکھڑاتی ہوئی دروازے کے ساتھ دیوار سے جا لگی۔ نقاب پوش نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

[illegible] سے فرش سے اپنا ریوالور اُٹھانے کی کوشش کی جو جولیا [illegible] میں فٹ کے فاصلے پر پڑا تھا۔ لیکن جولیا نے فوراً [illegible] چہرے پر ٹھوکر رسید کر دی۔ وہ کراہتا ہوا سیدھا ہو گیا۔ اس کے منہ سے خون بہنے لگا تھا۔ شاید ایک دو [illegible] ہل گئے تھے۔

"میں تمہاری گردن توڑ ڈالوں گا عورت ۔۔۔" وہ درندگی آمیز لہجے میں [illegible] ہوا جولیا کی طرف بڑھا۔

ٹھیک اسی وقت دروازہ کھلا اور سلیمان اندر داخل ہوا۔ نقاب پوش ٹھٹھک کر رک گیا۔

"میں نے اب تک بہت برداشت سے کام لیا ہے بھائی جان ۔۔۔" سلیمان نے غصیلے لہجے میں اُسے مخاطب کیا۔ "مگر تم نے میری [illegible] کو گالی دے کر ذلالت کی انتہا کر دی ہے۔ اب نکال کر دیکھو گالی ۔۔۔"

"تم ۔۔۔ تم کیا کرو گے میرا ۔۔۔؟" نقاب پوش غرایا۔

"میں ۔۔۔ میں تمہاری ہڈیوں کا سرمہ بنا کر بیچ بازار میں بیچ ڈالوں گا نقاب پوش گدھے ۔۔۔" سلیمان غرایا۔

"بکواس بند کرو کتے ۔۔۔!" نقاب پوش نے جارحانہ لہجے میں کہا۔ اس دوران جولیا نے فرش سے ریوالور اٹھا لیا۔

"یہ ناممکن ہے۔ کتے کبھی بکواس بند نہیں کرتے بلکہ بھونکتے

رہتے ہیں اور یہ ان کا بنیادی حق ہے۔" سلیمان بولا۔ "لیکن تم تو کتے سے بھی بدتر ہو۔ کتے اتنے ڈرپوک نہیں ہوتے جیسے تم ہو ۔۔۔"

جولیا کو سلیمان کی بحث پر غصہ آ رہا تھا۔ اُس نے نقاب پوش کو گھورتے ہوئے سلیمان سے کہا۔

"ختم کرو یہ حماقت ۔۔۔ اس کی تلاشی لو۔"

"اوہ ۔۔۔ کیا اس ناہنجار نے آپ کا ٹاپس چوری کر لیا ہے ۔۔۔؟" سلیمان نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ مگر تم جلدی کرو ۔۔۔" جولیا غصے سے بولی۔

پھر اس نے نقاب پوش سے کہا۔ "ہاتھ بلند کر لو مسٹر ۔۔۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔"

اس آدمی نے ہاتھ بلند کر لئے۔ سلیمان اس کی طرف بڑھا اور اس کے قریب آ کر اس کی جیبوں کی تلاشی لینے لگا۔ تلاشی مکمل کر کے وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے ۔۔۔" اس نے جولیا کو بتایا۔

"اس کے ہاتھ پشت کی جانب باندھ دو ۔۔۔" جولیا نے ہدایت کی۔

"مگر باندھوں کس سے۔ میری شلوار کا ناڑا تو گھر رہ گیا تھا ۔۔۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سلیمان نے سٹپٹا کر کہا: "اور پتلون بھی اتار دوں؟"

"احمق — !" جولیا غرائی: "اپنی ٹائی اتار کر استعمال کرو۔"

سلیمان نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور اپنی ٹائی اتار کر نقاب پوش کی پشت کی جانب آ گیا۔ اس نے نقاب پوش کو ہاتھ پیچھے کرنے کا حکم دیا۔ نقاب پوش نے ہاتھ پیچھے کیئے اور اسی لمحے جولیا کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔

عمران نے اپنی حماقت پر پچھتانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ جب پرمود نے اسے بتایا کہ وہ مرنے والوں سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا اور اسی سبب اس نے لڑائی کے دوران انہیں ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ جب کہ دراز قد نقاب پوش وہی تھا جو دوپہر کے وقت اس کے ہاتھوں بچ کر جنگل سے فرار ہوا تھا۔

"یار — تم نے مجھے پہلے ہی بتا دیا ہوتا تو میں اس کو انگلی بھی نہ لگاتا —" عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"میرا یہ مطلب بھی نہیں کہ — آپ اسے فرار ہوتے دیتے —" پرمود مسکرایا۔

وہ دونوں صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھے تھے اور تمثیلہ ان کے لیئے چائے بنانے کچن میں جا چکی تھی۔ پرمود نے فون کر کے اپنے چند ماتحتوں کو وہاں طلب کیا تھا اور ان میں سے دو کو تمثیلہ کے فلیٹ

Aswad Raza
www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی نگرانی ———

پر قابو کر دیا تھا جبکہ دو ماتحت مرنے والوں کی لاشیں لے گئے تھے۔ پرمود نے لاشوں کے لباس کی تلاشی لے کر ان سے برآمد ہونے والی اشیاء وہیں رکھ لی تھیں جبکہ دراز قد نقاب پوش جس کا نام فاسٹر تھا کا نقاب ہٹا کر اس کی اصل شکل بھی دیکھ لی تھی جو صورت سے برطانوی باشندہ نظر آتا تھا۔ دوسرا نقاب پوش جس کا کندھا اور بازو زخمی تھے نقاب اترنے پر امریکن ثابت ہوا تھا اور اس وقت بھی بے ہوشی کی حالت میں فرش پر پڑا تھا۔ پرمود نے فلیٹ میں موجود فرسٹ ایڈ بکس سے اس کے زخموں کی ڈریسنگ کر دی تھی تاکہ وہ خون زیادہ بہہ جانے کے سبب پوچھ گچھ کرنے سے قبل ہی نہ مر جائے۔

"یار ——— نہیں اگر اس کے مرنے کا اتنا ہی افسوس ہے تو منگواؤ اس کی لاش۔ میں ابھی اسے زندہ کر دیتا ہوں ——— عمران بولا۔

"عمران صاحب ———!" تمثیلہ کچن سے برآمد ہوتی ہوئی بولی۔

"آپ زندگی اور موت پر کب سے قادر ہو گئے ہیں؟"

"جب سے عبدالقادر نے کرکٹ سے ہیرو بننے کی کوشش شروع کی ہے۔ کیا تمھیں کوئی اعتراض ہے؟"

"نہیں ——— مگر آپ کا ایک کرکٹر سے کیا واسطہ تعلق ———؟"

وہ میز پر چائے کے برتن رکھتی ہوئی بولی۔

"بہت بڑا واسطہ تعلق ہے ———" عمران نے سر ہلا کر کہا۔ "جب تمھارا ایک میجر سے واسطہ ہو سکتا ہے تو میرا ایک کرکٹر سے کیوں نہیں ہو سکتا۔ یار تم بتاؤ اسے ———"

اس نے آخری جملہ پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔ پرمود مسکرا رہا تھا۔ تمثیلہ عمران کے جواب پر جھینپ گئی تھی۔

"توبہ ——— آپ تو بال کی کھال نکالنے لگ جاتے ہیں ———"

وہ چائے بناتی ہوئی بولی۔

"اچھا ——— میں بال کی کھال نکالتا ہوں ———" عمران نے منہ بنایا۔ "اور یہ تین مسٹنڈے تم دونوں کی کھال اتارنے آئے تھے۔"

"نہیں ——— وہ تمثیلہ کو اغوا کرنے آئے تھے ———" پرمود جلدی سے بولا۔ "میں اتفاقاً ہی ادھر چلا آیا تھا ———"

"تم سے میں بھی اتفاقاً ہی ادھر آنے کا جرم کر بیٹھا تھا ———" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔ "مگر وہی ہوا جو کنفیوشس نے ایک ہزار ایک دن قبل کہا تھا کہ اگر تو اتفاقاً مل بھی جائے۔ تیری فرصت کے صدمے کم نہ ہوں گے۔"

"فرصت نہیں فرقت ———!" پرمود نے تصحیح کی۔

"ایک ہی بات ہے۔ فرقت تمہیں فرصت میں محسوس ہوتی ہے۔" عمران لاپروائی سے بولا۔ "جیسے تمہیں فرصت ملی تو تمھیں تمثیلہ کی فرقت کا احساس ہوا اور تم ادھر دوڑے چلے آئے کہ فرصت ہوتی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

یار کو مہمان کہتے ہوئے ؛"

"اچھا۔ مذاق چھوڑیئے۔ یہ بتایئے کہ آپ کب آئے ہیں اور
آپ کے ساتھ کون کون ہیں ——" پرمود ہنستا ہوا بولا۔

عمران سنجیدہ ہو گیا۔ اس نے پرمود کے سوال کا جواب دیا۔
پھر بولا۔

"میں نے پہلے تمہارے فلیٹ فون کیا تھا مگر جواب نہ ملنے پر
یہی خیال آیا کہ اس وقت تم تمثیلہ کے پاس بیٹھے مکھیاں مار رہے
ہو گے۔ یہاں کا فون نمبر معلوم نہ تھا اس لئے خود ہی چلا آیا ——"

"اگر آپ مجھے فون پر اپنی فلائٹ کا وقت بتا دیتے تو میں آپ
کو ریسیو کرنے کے لیے ایئرپورٹ پر موجود رہتا ——" پرمود بولا۔

"اور میں یہی نہیں چاہتا تھا ——" عمران مسکرایا۔ "کیونکہ تم
آتے تو تمہارا تعاقب کرتے ہوئے دشمن بھی وہاں آجاتا اور ہم اُن
لوگوں کی نگاہوں میں آجاتے"

"شاید ——" پرمود نے طویل سانس لیا۔ "اب کیا پروگرام
ہے ——؟"

"واپس اپنے ہوٹل جاؤں گا۔ تم نے مزید کوئی کامیابی حاصل کی
——؟" عمران نے پوچھا۔

"نہیں —— البتہ اس زخمی سے شاید کچھ قیمتی معلومات حاصل ہو جا
——" پرمود نے کہا۔ "آپ بیٹھیں تو ابھی اس سے

Aswad Raza

پوچھ گچھ کر لیتے ہیں

نہیں —— میں اب چلتا ہوں۔ تم اس سے پوچھ گچھ کر کے فون پر
مطلع کر دینا ——" عمران نے چائے کا خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا میں مس جولیا اور سلیمان کی حفاظت کے لیے اپنے آدمی
بھیج دوں ——" پرمود نے پوچھا۔

"فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے —— عمران بولا۔ البتہ تم صبح مجھ
سے مل لینا —— رات کہاں گزارو گے ——؟"

"یہیں —— آدھی رات تو ہو چکی ہے —— چند گھنٹوں کے لیے اپنے
فلیٹ جا کر کیا کروں گا۔ پھر ابھی اس سے کچھ پوچھ گچھ کرنی ہے ——"

"عمران صاحب —— مس جولیا سے کب ملوائیں گے ——؟" تمثیلا نے پوچھا

"ہوٹل کا نام اور کمرہ نمبر بتا دیا ہے۔ جب دل چاہے مل لینا ——
فی الحال تو میں خود بھی اس کے دیدار سے محروم ہوں ——" عمران نے
مسکرا کر کہا ——

"بہتر —— میں صبح چلی جاؤں گی ——" تمثیلا بولی۔

اور عمران جانے کے لیے کھڑا ہو گیا —— پرمود بھی اٹھا اور بیرونی
دروازے تک آیا۔ پھر عمران اسے خدا حافظ کہہ کر زینوں کی طرف بڑھ گیا۔
نیچے آ کر اس نے گرد و پیش کا جائزہ لیا —— عمارت کے دونوں جانب پرمود
کے آدمی ٹہل رہے تھے۔ وہ اپنی کار میں بیٹھا جو اس کے مقامی ماتحت نے
مہیا کی تھی اور انجن اسٹارٹ کر کے چل پڑا چند لمحوں کے بعد اس نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عقب کا جائزہ لیا لیکن پیچھے کوئی کار نہیں تھی جس پر وہ اپنے تعاقب کا شبہ کرتا۔۔ ایک چوک پر پہنچ کر اس نے کار تہران ہوٹل کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دی۔ سڑکیں تقریباً ویران پڑی تھیں۔ جلد ہی وہ ہوٹل پہنچ گیا۔

اس نے کار ہوٹل کے گیٹ سے باہر ہی روکی اور انجن بند کر کے اتر آیا۔ وہ ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوا اور ہال کی طرف بڑھنے لگا۔ پارکنگ میں مقامی ایجنٹ کی مہیا کردہ ایک کار موجود تھی۔ وہ ہال میں داخل ہوا اور زینوں کی طرف بڑھ گیا۔ زینے طے کر کے وہ فرسٹ فلور پر پہنچا ہی تھا کہ سامنے دیکھ کر بے ساختہ چونک پڑا۔

جولیا کے حلق سے بے ساختہ کراہ خارج ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ تھام لیا جس کی انگلیاں زخمی ہو گئی تھیں۔ اس نے دروازے کی طرف دیکھا تو وہاں ایک نقاب پوش ریوالور بردار کھڑا تھا۔ اسی کے بے آواز ریوالور کی گولی نے جولیا کا ہاتھ زخمی کیا تھا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر میز کے پاس جا گرا تھا۔

جولیا کی کراہ سن کر سلیمان نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا اور اسی لمحے پہلے نقاب پوش نے تیزی سے پلٹ کر سلیمان کے جبڑے پر گھونسا رسید کر دیا۔ سلیمان کراہتا ہوا کرسی سے جا ٹکرایا۔

"خبردار کوئی حرکت نہ کرنا۔۔" دروازے میں کھڑا نقاب پوش غرایا۔

اور اس نے جولیا پر ریوالور تان لیا۔ جولیا سمجھ گئی کہ وہ پہلے آدمی کا ساتھی ہے۔

"فوسٹر۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔" وہ اندر آتا ہوا اپنے ساتھی سے بولا

"ہاں۔۔" پہلے نقاب پوش نے میز کے پاس پڑا ریوالور اٹھاتے ہوئے کہا جس کا نام فوسٹر تھا۔

"یہ تو ٹھیک ہے مگر میرا جبڑا کریک ہو چکا ہے۔۔" سلیمان اپنا جبڑا سہلاتا ہوا غصے سے بولا۔

"خاموش رہو۔۔" نقاب پوش نے اسے ڈانٹا۔۔ "کیا نام ہے تمہارا"

"بیجو باورا۔۔" سلیمان منہ بنا کر بولا

"یہ بکواس کر رہا ہے ڈرائمنڈ۔۔ مجھے تو یہ عمران معلوم ہوتا ہے۔۔" فوسٹر جلدی سے بولا۔

"یہ فوسٹر کا بچہ جھوٹ بول رہا ہے مسٹر ڈرائمنڈ۔۔" سلیمان نے غصے سے کہا۔۔ "یہ خود ہوگا عمران شیطان۔۔"

"تو پھر تم اپنا اصل نام بتاؤ۔۔" ڈرائمنڈ اسے گھورتا ہوا بولا۔

"اصل نام تو میرے والدین کو بھی معلوم نہیں ہے یار۔۔" سلیمان بے تکلفانہ انداز میں بولا۔۔ "اور وہ بھی مجھے میرے نقلی نام سے پکارتے تھے کر اوئے نکھٹو۔۔ نکھٹو بیٹا۔۔ نکھٹو پتر"

"نکھٹو کا کیا مطلب ہے۔۔" ڈرائمنڈ نے پوچھا۔

"یہ تو تفصیل سے بتانا پڑے گا۔۔" سلیمان بولا۔ "تمہیں جلدی نہ ہو تو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آؤ بیٹھو۔ ایک پیالی چائے پیو اور مجھ سے سنو——"

"یہ ہمیں باتوں میں لگا کر وقت ضائع کر رہا ہے۔" فوسٹر نے اپنے ساتھی سے کہا!

"نہیں پوسٹر—— ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" سلیمان مسکرا کر بولا۔

"شٹ اپ—— میرا نام پوسٹر نہیں فوسٹر ہے——" فوسٹر غرایا۔

جولیا نے کن انکھیوں سے ڈائمنڈ کی طرف دیکھا۔ وہ سلیمان کی طرف متوجہ تھا جبکہ فوسٹر نے سلیمان پر ریوالور تان رکھا تھا۔

"اچھا تو پھر میرا نام بھی نکھٹو نہیں صرف کھٹو ہے——" سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

ٹھیک اسی لمحے جولیا نے انجام کی پروا کیے بغیر ڈائمنڈ پر جست کی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا دروازے سے جا ٹکرایا۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔ جولیا نے اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر تیزی سے بڑھ کر اس کے پیٹ میں لات رسید کر دی۔ ڈائمنڈ کے حلق سے تیز کراہ خارج ہوئی اور اس نے پیٹ پر ہاتھ رکھ لیا۔ فوسٹر نے اس کی جانب توجہ کی اور سلیمان نے پھرتی سے اس کے ریوالور والے ہاتھ پر ٹھوکر رسید کر دی۔

فوسٹر کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا مگر اس نے سنبھل کر سلیمان پر حملہ کر دیا۔ سلیمان نے اس کا گھونسا بازو پر روکا اور اس کی ناک پر مکا رسید کر دیا۔ فوسٹر درد کی شدت سے بلبلاتا ہوا پیچھے ہٹا اور اس نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ سلیمان نے تیزی سے بڑھ کر اس کے پیٹ میں گھونسا

رسید کیا اور وہ دوہرا ہو گیا۔ سلیمان نے یکدم اسے کمر سے پکڑ کر اٹھایا اور کندھے سے گزار کر عقب میں پھینک دیا۔ وہ فرش پر گرا اور کراہنے لگا۔ سلیمان نے اسے سنبھلنے کا موقع نہ دیا۔ وہ پلٹا اور اس نے فوسٹر کے پہلو میں ٹھوکر رسید کر دی۔

ادھر جولیا نے ڈائمنڈ کو سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر یکے بعد دیگرے تین چار گھونسے رسید کر دیئے۔ مگر جلد ہی ڈائمنڈ کو موقع مل گیا اور اس نے جولیا کا وار ایک بازو پر روک کر جواباً اس کے منہ پر گھونسا رسید کر دیا وہ کراہتی ہوئی دروازے کے پاس جا پڑی۔ ڈائمنڈ نے فوراً اس پر چھلانگ لگا دی لیکن جولیا تیزی سے کروٹ لے کر ایک طرف ہو گئی نتیجے میں وہ اوندھے منہ کے بل دروازے سے باہر جا گرا۔

جولیا پھرتی سے اٹھی اور اس نے ریوالور کی طرف جست لگا دی اسی لمحے ڈائمنڈ بھی کھڑا ہو گیا۔ وہ تیزی سے اندر اور جولیا کی طرف جھپٹا۔ اسی لمحے جولیا ریوالور اٹھا کر اس کی طرف پلٹی اور ڈائمنڈ نے اس کے پیٹ میں مکا رسید کر دیا۔ جولیا کے ہاتھ سے ایک بار پھر ریوالور چھوٹ گیا۔ وہ درد کی شدت سے کراہتی ہوئی جھکی اور دوسرے ہی لمحے اس نے ڈائمنڈ کے پیٹ میں سر کی ٹکر رسید کر دی۔

ڈائمنڈ ایک بار پھر دروازے میں جا گرا۔ ٹھیک اسی لمحے باہر سے کسی نے اس کے سر میں ٹھوکر رسید کر دی۔ اس کے حلق سے کربناک سی کراہ خارج ہوئی اور اس نے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر پکڑ لیا۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیا نے بے ساختہ دروازے کی طرف دیکھا اور چونک پڑی۔ دروازے میں عمران کھڑا پلکیں جھپکا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔ سلیمان نے بھی اس کی طرف دیکھا اور اس کا منہ بن گیا۔ فوسٹر نے اسے عمران کی طرف متوجہ پایا تو تیزی سے مار کر اس نے سلیمان کی ٹانگ کھینچ ڈالی۔ سلیمان لڑکھڑاتا ہوا فرش پر آ رہا تھا۔ فوسٹر پھرتی سے اٹھا اور اس نے سلیمان پر حملہ کرنا چاہا مگر اسی لمحے عمران کے ریوالور نے شعلا اگلا اور فوسٹر کے بازو میں سوراخ ہو گیا۔ اس نے کراہتے ہوئے اپنا بازو تھام لیا۔

" کھڑے ہو جاؤ پیارے ـــــ " عمران نے ڈائمنڈ کے پہلو میں ٹھوکر رسید کرتے ہوئے کہا۔

وہ کراہتا ہوا کھڑا ہو گیا اور عمران کو گھورنے لگا۔ عمران نے جولیا کو آنکھ مارتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" محترمہ ـــ یہ لوگ کون ہیں اور ان سے آپ کا کیا جھگڑا ہے ـــ "

" یہ غنڈے نجانے کون ہیں۔ زبردستی اندر گھس کر مجھ پر حملہ کر دیا ـــ " جولیا بولی

" تم کون ہو ـــ " ڈائمنڈ نے غصیلے لہجے میں عمران سے پوچھا

" میں تمہارا باپ ہوں۔" عمران غرایا۔ اب تم بتاؤ۔ تم کون ہو ـــ؟"

" بکواس مت کرو ـــ " ڈائمنڈ نے جارحانہ لہجے میں کہا۔" تم جو کوئی بھی ہو خاموشی سے واپس چلے جاؤ ـــ "

" اچھا جناب عالی ـــ " عمران نے نرم لہجے میں کہا ـــ " آپ کہتے ہیں تو چلا جاتا ہوں ـــ "

وہ واپس جانے کے لیے مڑا۔ مگر دوسرے ہی لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور ریوالور کا دستہ ڈائمنڈ کی کنپٹی پر رسید کر دیا۔ وہ کراہتا ہوا لڑکھڑایا اور فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ فوسٹر خوف زدہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عمران نے سلیمان کو اشارہ کیا اور اس نے فوسٹر کی کنپٹی پر مکا رسید کر دیا۔ فوسٹر بھی کراہتا ہوا گرا اور بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

Aswad Raza
www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صفدر نے غسل کرنے کے بعد لباس تبدیل کیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس وقت صبح کے نو بجے تھے اور وہ ناشتا کرنے کے لیے عمران کے کمرے میں جا رہا تھا باہر نکل کر اس نے دروازہ لاک کیا اور ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ قریب پہنچ کر اس نے دروازے پر دستک دی چند لمحوں تک کوئی جواب نہ ملا تو اس نے ہینڈل گھما کر دیکھا۔ دروازہ لاک تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران کہیں گیا ہوا تھا اس نے ایک لمحہ کے لیے سوچا پھر تنہا ہی ناشتا کرنے ہال کی طرف چل دیا۔ وہ زینے اتر کر ہال میں پہنچا تو وہاں زیادہ رش نہ تھا ایک خالی میز پر بیٹھ کر سامنے ناشتا طلب کیا اور ناشتا کرتے ہوئے عمران کے متعلق سوچنے لگا کہ صبح ہی صبح کہاں چلا گیا۔ گذشتہ

رات عمران نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ صبح ناشتا کے لیے اس کا انتظار کرے گا۔ مگر اب وہ غائب تھا۔ ناشتا ختم کر کے اس نے سگریٹ سلگایا اور کش لیتا ہوا اٹھ گیا۔ کاؤنٹر پر بل ادا کر کے وہ زینوں کی طرف بڑھا اور زینے طے کر کے اوپر پہنچ گیا۔ اپنے کمرے کے پاس پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا ہی تھا کہ میز پر رکھے فون کی گھنٹی بجنے لگی وہ چونکا اور دروازہ بولٹ کر کے تیزی سے فون کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو —— صادق اسپیکنگ ——" اس نے ریسیور اٹھا کر کہا صادق اس کا فرضی نام تھا۔

"ایکسٹو ——" دوسری طرف سے بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"او۔ یس چیف —— گڈ مارننگ ——" صفدر چونکتا ہوا بولا۔

"عمران موجود ہے ——" ایکسٹو نے پوچھا

"نو سر —— وہ صبح ہی کہیں چلے گئے ہیں۔ ابھی تک نہیں آئے" صفدر نے بتایا۔ "سر —— آپ کب آئے ہیں"

"میں کل رات نو بجے ہی یہاں پہنچ گیا تھا۔" ایکسٹو نے بتایا۔ "تم نے ناشتا کر لیا ہے"

"یس سر —— عمران صاحب کے موجود نہ ہونے کے سبب ہوٹل کے ہال میں جانا پڑا تھا ——"

"اچھا —— تم نے ایک کام کرنا ہے ——" ایکسٹو بولا۔ "تمہارے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لیے ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں سرخ رنگ کی اٹھاسی ماڈل کیڈلاک موجود ہے۔ چابیاں اگنیشن سوئچ میں لگی ہیں اور ڈرائیونگ سیٹ کے نیچے مزید اسلحہ موجود ہے۔"

صفدر توجہ سے سن رہا تھا۔ ایکسٹو نے اسے چند ہدایات دیں جو اس نے ذہن نشین کر لیں۔

"رپورٹ واچ ٹرانسمیٹر پر دینا۔" ایکسٹو نے آخر میں کہا۔ "مجھ سے رابطہ نہ قائم ہونے کی صورت میں عمران کو رپورٹ کرنا۔"

"رائٹ سر۔ اور کوئی حکم۔" صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کام انتہائی ہوشیاری سے ہونا چاہیے۔" ایکسٹو نے مزید کہا۔ "نامعلوم گروہ انتہائی خطرناک اور سفاک ہے۔ خدا حافظ۔"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔ صفدر نے بھی طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور کریڈل پر ڈالا اور پلٹ کر دروازے کی طرف چل دیا۔ دروازہ کھول کر باہر آیا زینوں کی طرف بڑھ گیا۔ زینے اتر کر وہ ہال میں پہنچا اور ہال میں رکے بغیر باہر نکل آیا۔ ایکسٹو کی بتائی ہوئی سرخ کیڈلاک کمپاؤنڈ میں موجود تھی۔ وہ کار میں بیٹھا اور ڈرائیونگ سیٹ کے نیچے موجود خانے میں سے ایک ریوالور نکال لیا۔ ریوالور پر سائلنسر نصب تھا اور اس میں گولیاں موجود تھیں۔ ریوالور اس نے جیب میں ڈال لیا پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر انجن اسٹارٹ کیا اور کار گیٹ کی طرف بڑھا دی۔

چند لمحوں بعد اس کی کار ٹریفک کی زد میں کشادہ سڑک پر دوڑ رہی تھی اور وہ ایکسٹو کی ہدایات پر غور کر رہا تھا۔ اس نے ایکسٹو کے بتائے ہوئے پتا پر پہنچ کر کچھ معلومات حاصل کرنا تھیں۔ دس منٹ بعد وہ خیابان شہداء پہنچ گیا۔ اس علاقے میں بڑی بڑی رہائشی عمارتیں تھیں۔ اکثر عمارتیں غیر ملکی سفارت خانوں کی تھیں جن پر ان ممالک کے پرچم لہرا رہے تھے۔ بعض عمارتیں سفارت خانوں میں کام کرنے والے عملہ کی رہائش گاہیں تھیں۔

صفدر نے علاقے کی مرکزی سڑک پر آ کر رفتار کم کر دی اور دائیں بائیں واقع عمارتوں کا جائزہ لینے لگا۔ جلد ہی اسے وہ کوٹھی نظر آ گئی جس کا ایکسٹو نے پتا بتایا تھا۔ وہ امریکی سفارت خانے کے پریس اتاشی کی رہائش گاہ تھی۔ کوٹھی کے کمپاؤنڈ کا گیٹ بند تھا اور اصل عمارت گیٹ سے بیس پچیس گز کے فاصلے پر تھی۔ کمپاؤنڈ کی دیواریں زمین سے تقریباً دس فٹ بلند تھیں۔

صفدر نے کوٹھی سے چند قدم آگے جا کر کار روکی اور انجن بند کر دیا۔ وہ چند لمحوں تک عمارت کے گیٹ کی طرف دیکھتا ہوا کچھ سوچتا رہا۔ پھر کار سے اتر آیا۔ سڑک پر اکا دکا گاڑیاں آ جا رہی تھیں۔ وہ امریکی سفارت کار کی کوٹھی کے پہلو میں واقع گلی کی طرف بڑھ گیا جو دوسری جانب واقع سڑک سے جا ملتی تھی۔ گلی کی نکڑ پر پہنچ کر وہ رک گیا اسے عمارت میں خفیہ طور پر داخل

ہونا تھا اس کے لیے وہ عقبی جانب سے دیوار پھاند کر اندر داخ
ہو سکتا تھا مگر ان کی روشنی میں اس کا دیکھ لیا جانا ممکن تھا۔ وہ
سوچ رہا تھا کہ عمارت میں کس طرح داخل ہوا جائے۔
چند لمحوں بعد وہ گلی میں داخل ہو گیا۔ چند قدم آگے ایک گلی عمار
کے عقب سے گزرتی تھی۔ وہ چھ سات فٹ سے زیادہ کشادہ
تھی اور اس میں جابجا سیوریج کے گٹر تھے جن کے مین ہول آ
ڈھکنوں سے بند تھے۔ صفدر گلی میں داخل ہوا اور احتیاط سے آ
بڑھنے لگا۔ مطلوبہ کوٹھی کے عقب میں پہنچ کر وہ رکا اور وہاں
مین ہول پر جھک گیا۔ اس نے مین ہول کا ڈھکن اٹھایا اور ایک طرف
رکھ دیا۔ گٹر میں گندہ پانی کافی رفتار سے چل رہا تھا۔
صفدر کو محسوس ہوا کہ وہ گٹر کے ذریعے عمارت میں داخل نہ
ہو سکتا۔ چنانچہ اس نے ڈھکن دوبارہ مین ہول پر رکھ دیا۔ پھ
وہ دیوار کا جائزہ لینے لگا۔ دن کی روشنی میں دیوار پر چڑھنا اگر
خطرناک تھا لیکن مجبوری تھی چنانچہ اس نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے
چمپ لیا اور زمین سے تقریباً چار فٹ بلند ہو کر دیوار کا کنارہ دو
ہاتھوں سے پکڑ لیا۔ پھر اس نے دیوار پر پاؤں جمائے اور کسی باز
کی مانند بلند ہوتا چلا گیا۔ اس کا چہرہ دیوار کی سطح کے قریب پہنچا
اس نے اندر جھانکا۔
عمارت کا عقبی حصہ سنسان پڑا تھا۔ اس جانب پھولدار پودوں سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چھوٹا سا گراسی پلاٹ تھا جس کی دوسری جانب عمارت تھی عقبی جانب
بند دروازہ نظر آ رہا تھا جبکہ وہاں چند کھڑکیاں بھی تھیں لیکن وہ
بند تھیں۔ اس طرف کسی ذی روح کو نہ پا کر صفدر دیوار پر آیا اور
دوسری جانب لٹک گیا۔ ہاتھ چھوڑنے پر وہ ہلکے سے دھماکے کیساتھ
زمین پر جا گرا اور تیزی سے چند پودوں کی آڑ میں پیٹ کے بل لیٹ گیا۔
چند لمحوں تک وہ عمارت کے پہلوؤں کی جانب دیکھتا ہوا ردِعمل کا
انتظار کرتا رہا لیکن کچھ نہ ہوا۔ شاید اس کے گرنے کی آواز عمارت
کے مکینوں تک نہیں پہنچی تھی۔ مطمئن ہو کر وہ اٹھا اور ہاتھ پاؤں کے
بل تیزی سے عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ گراسی پلاٹ عبور کر کے وہ عمارت
کی دیوار کے پاس پہنچا اور کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر
ریوالور گرفت میں لیا اور دبے پاؤں بند دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔
قریب پہنچ کر اس نے گردوپیش پر نظر ڈالی پھر دروازے کا ہینڈل
پکڑ کر آہستہ سے گھمایا اور دباؤ ڈالنے پر دروازہ کھلنے لگا۔ اس نے
ایک انچ کے قریب دروازہ کھول کر اندر جھانکا دوسری جانب چھوٹی سی
راہداری تھی جو چند گز آگے جا کر بڑی راہداری سے ملتی تھی۔ اندر کوئی
نہ تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا
سن گن لینے کے بعد وہ دبے پاؤں آگے بڑھنے لگا۔ ٹھیک اسی لمحے
بائیں جانب کی راہداری سے قدموں کی آہٹیں ابھرنے لگیں اور ٹھٹک
کر رک گیا قدموں کی آہٹیں لمحہ بہ لمحہ قریب آتی جا رہی تھیں اور صفدر

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ے دل کی دھڑکنیں اسی رفتار سے تیز ہوتی چلی گئیں۔

عمران اس وقت اپنے مقامی ماتحت دلیر خان کی رہائش گاہ
موجود تھا۔ گزشتہ رات ڈائمنڈ اور فوسٹر کو ہوٹل کے عقبی راستے
نکال کر اپنی کار میں دلیر خان کی رہائش گاہ پر لے آیا تھا اور یہاں آکر
اس نے ان دونوں سے پوچھ گچھ کی تھی۔ اس کے لیے اسے ان
بے پناہ تشدد کرنا پڑا تھا جس سے ڈائمنڈ تو ہلاک ہو گیا تھا۔ جبکہ فو
نے زبان کھول دی تھی لیکن وہ زیادہ نہ بتا سکا تھا۔ اس سے صر
اتنا معلوم ہو سکا تھا وہ ڈائمنڈ کے ساتھ امریکن ایمبیسی کے پریس آ
کے گھر رہائش پذیر تھا اور انہیں فون پر احکامات ملتے تھے۔ وہ ا
گروہ کے چیف یا ہیڈ کوارٹر سے ناواقف تھا جبکہ وہ اصل میں پر
اتاشی کا ذاتی ملازم تھا اور گزشتہ برس سے وہاں مقیم تھا۔ ڈائمن
اس کا پرانا دوست تھا اور اسی نے چند دن پہلے اسے بھاری معا
پر اپنے گروہ کے لیے کام کرنے پر آمادہ کیا تھا۔
ان ابھی ادھوری معلومات سے عمران اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ پریس اتاش
بھی اسی گروہ کا خفیہ ممبر تھا۔ چنانچہ اس نے کچھ دیر پہلے دلیر خان کی
غیر موجودگی میں صفدر کو کال کر کے ایکسٹو کی حیثیت سے پریس اتا
کی رہائش گاہ چیک کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ پرمود کو ٹیکسلا سے
فلیٹ پر فون کر کے اس واقعہ سے مطلع کر دیا تھا جبکہ پرمود ٹیکسلا

ے فلیٹ پر پکڑے جانے والے شخص سے کچھ معلوم کرنے میں ناکام
تھا۔ کیونکہ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی زہریلے کیپسول چبا کر
دکشی کر لی تھی۔
عمران کمرے میں صوفے پر بیٹھا دلیر خان کا انتظار کر رہا تھا۔ جو
ٹل سے جولیا اور سلیمان کو لینے گیا تھا۔ ان کا وہاں رہنا خطرناک
اس گروہ کا نام پرمود کے اندازے کے مطابق "ہنگری فاکس" تھا
ر عمران کو خدشہ تھا کہ فوسٹر اور ڈائمنڈ کی گمشدگی کے بعد وہ گروہ
بارہ جولیا اور سلیمان کو ہلاک یا اغوا کرنے کی کوشش کرے گا۔
اپنے جیب سے چیونگم کا پیکٹ نکالا اور ایک چیونگم منہ میں رکھ
جگالی کرتا ہوا ہنگری فاکس کے متعلق سوچنے لگا۔ اس گروہ کا نام
بار اس نے سنا تھا۔ اگرچہ اس کے ممبرز برطانوی، امریکن تھے
فی الحال اس کا کوئی ثبوت نہ مل سکا تھا کہ وہ سرکاری حیثیت
ے تھے اور امریکی، برطانوی حکومت کے ملازم تھے امریکی سفارتکار
اس گروہ کے دو ممبران کا تعلق بھی اس بات کا ثبوت نہ تھا کہ
ل اتاشی بھی اس گروہ کا ممبر ہے۔
تقریباً نصف گھنٹے بعد کال بیل بجی اور عمران چونک کر خیالوں سے
یا۔ شاید دلیر خان جولیا اور سلیمان کو لے آیا تھا مگر اس نے
ی کوشش نہ کی۔ گیٹ دلیر خان کا ایک کارندہ موجود تھا
اسی نے گیٹ کھولنا تھا۔ دو منٹ بعد باہر سے قدموں کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ے دل کی دھڑکنیں اسی رفتار سے تیز

۱۴

عمران اس وقت اپنے مقام پر
موجود تھا۔ گزشتہ رات ڈرائنگ روم
نکال کر اپنی کار میں دلیر خان
اس نے ان دونوں سے
بے پناہ تشدد کرنا پڑا۔
نے زبان کھول دی
اتنا معلوم ہو سکا کہ
کے گھر رہائش
گروہ کے آدمی
اتا شی
اس کے

ن رہے تو مرم کے سا

عمران نے اسے

ے ——"

عقلت کی ہے نابنجار ——" عمران

یں پوچھا۔

یا یہ غفلت کم ہے کہ آپ نے ہمیں یہاں بلوایا ہے اور
تک نہیں پوچھا ——" سلیمان منہ بنا کر بولا —" وہ کا لیا ہوتا
کے لیے آپ شراب کے مٹکے کھول دیتے ——"
عمران نے بائیں جانب کھڑے دراز قد نوجوان دلیر خان سے کہا
دلیر اس احمق کو چائے پلاؤ ——"

" صرف چائے ——" سلیمان نے غصے سے کہا۔" آپ میری اسلیٹ کر رہے ہیں صاحب ——" اسلیٹ نہیں انسلٹ کہو احمق ——" عمران نے کہا ——" کیا چاہتے ہو تم —— ؟"
" چائے کے ساتھ پیسٹری وغیرہ —— اور بس —— سلیمان نے کہتے ہوئے کہا۔ دو چار انڈے بھی ہو جائیں تو بہتر ہے ——"
" ت۔ یہاں تمہیں انڈے کھلانے کے لیے نہیں لایا۔ عمران بولا
" تم نے گھنٹہ پہلے تو ناشتا کیا تھا سلیمان ——" جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا ——" وہ تو کب کا ہضم ہو چکا ہے۔ دیکھیے دس بج رہے ہیں اور دوپہر کے کھانے کا وقت ہونے والا ہے۔ اپنے فلیٹ پر تو میں نو بجے سے ہی دوپہر کے کھانے کی تیاری میں لگ جایا کرتا ہوں
" عمران صاحب۔ کیا یہ بھی سیکرٹ سروس کا ممبر ہے۔ دلیر خان نے مسکراتے ہوئے پوچھا " اور کیا تمہیں باورچی نظر آتا ہوں مسٹر چنگیز۔" سلیمان نے غصے سے کہا۔ " میرا نام چنگیز نہیں دلیر ہے ——" دلیر خان جلدی سے بولا۔ " انڈے کھائے بغیر میں یقین نہیں کر سکتا۔" سلیمان سر ہلا کر بولا " تم دلیر ہو تو انڈے کھلا کر دکھاؤ۔" " دلیر خان۔ اس احمق سے بحث میں پڑو گے تو وقت ضائع ہو گا۔" عمران بولا ۔۔ چائے لے آؤ" " وقت ضائع مت کرو دلیر خان۔ وقت کو مرتبان میں بند کر کے رکھ دو۔ تاکہ کل کام آئے ——" سلیمان نے مسکرا کر کہا۔ دلیر خان بھی مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یہ تمہارا دوست ہے یا پارٹی ممبر—؟" جولیا نے عمران سے پوچھا
"ایکسٹو کا ماتحت ہے۔ بہت ذہین اور جی دار ہے۔" عمران بولا۔ "ایکسٹو نے تم سے اپنا تعارف نہیں کرایا—؟"
"نہیں۔ اسنے کبھی اس سے بات نہیں کی۔ کیونکہ تم پہلے ہی مجھ پر اس کا حلیہ بتا چکے تھے—"
"یہاں آتے ہوئے تمہارا تعاقب تو نہیں کیا گیا—؟" عمران نے پوچھا
"نہیں— میں نے محسوس نہیں کیا۔ مگر صفدر کہاں ہے—؟"
جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا
"ایکسٹو کے حکم پر کسی کام گیا ہوا ہے—" عمران بولا۔ "یہ مجھے بھی ایکسٹو نے ہی بتایا تھا ورنہ میں تو رات سے یہیں ہوں تمہیں یہاں بلانے کی ایکسٹو نے ہی ہدایت دی تھی—"
جولیا کچھ نہ بولی۔ سلیمان نے ان کو سنجیدہ دیکھ کر خاموشی اختیار کر لی تھی چند منٹ بعد دلیر خان چائے لے آیا۔ چائے کے ساتھ ٹرے میں رکھی پیسٹری دیکھ کر سلیمان خوشی سے اچھل پڑا۔
"دیکھا صاحب— میرے شیر خان دلیر خان کو— لے آیا ہے نا بہت سی پیسٹری—" اس نے نعرہ لگایا۔
"یہ جولیا کے لیے ہے۔ تم صرف چائے پیو گے—" عمران نے اسے گھورا
"چائے؟— نہیں صاحب— میں چائے پی کر پردیس میں اپنا ہاضمہ خراب نہیں کرانا چاہتا—" سلیمان جلدی سے بولا۔ "آپ جانتے ہیں

چائے میری سات پشتوں میں بھی کوئی نہ پیتا تھا۔ سب لسی پانی کا شوق رکھتے تھے۔ ویسے بھی مجھے تو چائے پینے سے گرمی کا نمونیہ ہو جاتا ہے"
"میں تمہارے سینے پر برف کا بلاک رکھ دوں گا—" عمران بولا۔
"صاحب۔ آپ میری بجائے مس جولیا کی صحت کا خیال رکھیں۔ اگر انہوں نے چائے نہ پی تو بیمار پڑ جائیں گی۔ پھر آپ درد کی بوتل اٹھائے ڈاکٹروں کے دروں کی خاک چھانتے پھریں گے یا گورکنوں سے—"
"شٹ اپ۔" عمران نے [illegible] پیسٹری کھاؤ۔ میرا دماغ مت چاٹو—"
[illegible] دلیر خان اور جولیا ان کی نوک [illegible] دلیر خان نے سلیمان کو چائے کے ساتھ پیسٹری [illegible] تیزی سے کھانے میں مصروف ہو گیا۔ جولیا اور عمران چائے پینے لگے۔ چائے پینے کے بعد عمران بولا
"تم دونوں فی الحال آرام کرو۔ [illegible] عمران [illegible] میں کھانے پر ملاقات ہو گی—"
"تم رات تنشیا سے ملنے کو کہہ رہے تھے۔ [illegible]" جولیا نے کہا۔
"نہیں— میں اسے فون پر تازہ [illegible] دوں گا۔ ہو سکتا ہے رات کھانے پر ہم اسی کے فلیٹ جائیں"
یہ کہہ وہ اٹھا اور کمرے سے نکل آیا۔ [illegible] کار میں بیٹھ کر چل دیا۔ ایک چوک سے [illegible] سڑک پر مڑی ہی تھی کہ [illegible]

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دفعتاً قدموں کی آہٹیں رک گئیں۔ پھر دروازہ کھلنے کی آواز
دی۔ شاید آنے والا کسی کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ صفدر نے چند لمحے
تک انتظار کیا۔ پھر دوبارہ دبے پاؤں آگے بڑھا۔ نکڑ پر پہنچ کر اس
نے دائیں بائیں کی راہداری میں جھانکا راہداری میں کوئی ذی روح
نہ تھا۔ دونوں جانب کئی کمرے تھے مگر سب کے دروازے بند دکھائی
دے رہے تھے۔ دائیں جانب راہداری کے اختتام پر زینے تھے اور بائیں
جانب برآمدے میں جانے کا راستہ۔ راہداری میں ایک ٹیوب راڈ کی
روشنی پھیل رہی تھی جو چند قدم آگے دیوار پر نصب تھی۔ اسی
پر ایک سوئچ بورڈ بھی تھا جس پر دو سوئچ اور ایک پلگ نصب
تھا۔ [illegible] ایک سوئچ ٹیوب کا تھا۔

Aswad Raza

صفدر کے اندازے کے مطابق نامعلوم شخص بائیں جانب کے
ترین کمرے میں گیا تھا۔ اس کمرے کا دروازہ بند نظر آ رہا تھا۔ صفدر
پاؤں اس جانب بڑھا۔ دوسری راہداری میں آکر اس نے
وازے کی طرف دیکھا تو وہ پوری طرح بند نہ تھا اور اس میں
انچ چوڑی جھری تھی۔ وہ قدموں کی چاپ پیدا کئے بغیر اس
دروازے پر آیا جھری سے کمرے میں جھانکا۔ اس کمرے میں ایک میز
گرد دو سفید فام کرسیوں پر بیٹھے شراب نوش کر رہے تھے۔ میز
ایک ٹیلی فون رکھا تھا۔

"ڈائمنڈ اور فوسٹر کی گمشدگی ہمارے لئے خطرناک ہے۔"

دفعتاً ایک سفید فام نے دوسرے سے کہا جس کا سر بالوں سے
بے نیاز تھا۔

"ان کی گمشدگی میں اسی جوڑے کا ہاتھ ہو سکتا جس کی وہ نگرانی
کر رہے تھے ——" گنجے نے کہا۔

"یقیناً ——" پہلا سر ہلا کر بولا "اصل صورت حال بریڈلے کی
رپورٹ ملنے پر واضح ہوں گے۔"

"اسے گئے بیس منٹ تو ہو چکے ہیں۔ نجانے کب تک وہ کال
کرے گا ——"

"ایسے کاموں میں کافی ٹائم لگ جاتا ہے گارڈنر ——" گنجے
کے ساتھی نے مسکرا کر کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسی لمحے میز پر رکھے فون کی گھنٹی بجنے لگی گنجے نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو ——— ویلکم اسپیکنگ ——— اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔" دوسری جانب سے کچھ کہا گیا تو گنجا جس کا نام ویلکم تھا دوبارہ بولا۔ "ساؤ بریڈلے۔ کیا خبر ہے۔"

پھر دوسری طرف سے جواب سن کر وہ چونکتا دکھائی دیا۔

"تم نے معلوم کیا کہ وہ کب وہاں سے گئے تھے ———" وہ بے تابی سے بولا۔

صفدر خاموشی سے اندر جھانکتا ہوا اس کی باتیں سن رہا تھا۔ ویلکم چند لمحوں تک فون پر بات کرتا رہا۔ پھر اس نے فون بند کیا اور گارڈز سے بولا۔

"وہ جوڑا اپنے کمروں سے غائب ہے۔ کمرے خالی پڑے ہیں۔ ہوٹل کے عملہ کے مطابق وہ کچھ دیر پہلے ہوٹل سے باہر گئے تھے اور لوٹ کر نہیں آئے ———"

"پھر وہ یقیناً گرفتار ہو چکے ہیں ———" گارڈز نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"اگر وہ انٹیلی جنس سیکرٹ سروس کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ہیں تو ہمارا یہاں رہنا خطرناک ہوگا۔" ویلکم نے کہا۔ "ہمیں فوراً یہ چھوڑ دینی چاہیے۔ ہو سکتا ہے آپ پر تشدد کر کے کا پتہ معلوم کر لیا جائے۔"

"اس کے لیے تمہیں پہلے انچارج سے اجازت لینا ہوگی۔" گارڈ بولا

"ٹھیک ہے۔ تم اس سے بات کرو۔ میں پارکر کو ہوشیار رہنے کی ہدایت کر آؤں۔" ویلکم اٹھتا ہوا بولا

اور صفدر تیزی سے بائیں جانب ہٹ گیا چھپنے کی کوئی جگہ نہ تھی سوائے عقبی دروازے والی راہداری کے۔ چنانچہ وہ دبے پاؤں تیزی سے واپس چل دیا۔ موڑ پر پہنچا ہی تھا کہ عقب میں دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ پھرتی سے دوسری راہداری میں مڑ گیا۔ وہاں وہ دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ قدموں کی آہٹیں دور ہوتی جا رہی تھیں۔ اس نے ذرا سر آگے کر کے اس جانب دیکھا ویلکم برآمدے کی جا رہا تھا

صفدر نے سوچا موقع ہے۔ ایکسٹو کو رپورٹ دے دینی چاہیے چنانچہ وہ پلٹ کر عقبی دروازے کے پاس آیا اور واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے ایکسٹو کو کال کرنے لگا۔

"ہیلو چیف ——— صفدر کالنگ اوور ———" وہ آہستہ بول رہا تھا

"یس صفدر ——— ایکسٹو اٹینڈنگ اوور ———" چند لمحوں بعد ایکسٹو کی آواز ٹرانسمیٹر واچ سے خارج ہوئی۔ اور صفدر تیزی سے رپورٹ دینے لگا۔ اس کے خاموش ہونے پر ایکسٹو نے کہا۔

"معلوم کرو کہ گارڈز انچارج سے کیا ہدایات لیتا ہے۔"

"رائٹ سر ——— کیا میں ان کی بات چیت سنوں ———" صفدر نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پوچھا۔

"ہاں ــــ پھر مجھے رپورٹ کرنا ــــ ایکسٹو نے کہا ـ" اپنی حفاظت سے غافل نہ رہنا۔ اوور اینڈ آل ۔۔"

ایکسٹو خاموش ہوگیا۔ صفدر نے بھی ٹرانسمیٹر آف کیا اور واپس چل دیا۔ نکڑ پر پہنچ کر اس نے راہداری میں جھانکا۔ وہاں کوئی نہ تھا۔ وہ دبے پاؤں، گارڈز والے کمرے کی طرف بڑھا اور دروازے پر پہنچ گیا مگر اب دروازہ پوری طرح بند تھا اور اندر سے آواز آرہی تھی۔ اس نے جھک کر کی ہول سے کان لگا دیا۔ آواز واضح سنائی دینے لگی۔

"ہاں ــــ تمہارا خدشہ درست ہے" ایک بھاری آواز سنائی دی جو شاید کسی ٹرانسمیٹر سے خارج ہو رہی تھی۔ "وہ اگرچہ غدار نہیں ہیں لیکن ہوسکتا ہے تشدد کی تاب نہ لاتے ہوئے زبان کھول دیں۔"

"ہمارے لئے کیا حکم ہے ــــ" گارڈز کی آواز سنائی دی۔

"میری کال کا انتظار کرو۔ میں چند منٹ بعد ہدایات دوں گا۔"

دوسری آواز سنائی دی جو یقیناً انچارج کی ہی تھی۔ "اگر انہوں نے زبان کھول بھی دی تو پولیس کو اس عمارت پر ریڈ کرنے سے پہلے سفارت خانے سے اجازت لینا پڑے گی۔ پریس اتاشی کے روپ میں ہمارا آدمی تمھیں بروقت خطرے سے مطلع کر دے گا۔"

"او کے رائٹ ــــ اگر وہ ہمارا ہی ساتھی ہے تو اس کا اصل نام کیا ہے ــــ" گارڈز نے پوچھا

"رابرٹ ــــ انچارج نے کہا۔ "لیکن تم اسے اس نام سے کبھی مخاطب نہ کر بیٹھنا۔"

"آپ بے فکر رہیں۔ میں خیال رکھوں گا۔ آپ کتنی دیر تک کال کریں گے۔"

"میں ہیڈ کوارٹر سے ہدایات لینے کے فوراً بعد تمہیں کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل ۔۔"

اندر خاموشی پھیل گئی۔ صفدر سیدھا ہوا اور دبے پاؤں واپس چل دیا۔ عقبی دروازے کے پاس آکر اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور ایکسٹو کو کال کرنے لگا۔ جلدی رابطہ قائم ہوگیا۔ اس نے گارڈز اور انچارج کی گفتگو بیان کی۔

"ٹھیک ہے۔ تم عمارت سے نکل آؤ اور فرنٹ کی جانب سے گیٹ کی نگرانی کرو ــــ اگر ان میں سے کوئی باہر نکلے تو اس کا تعاقب کرنا ــــ" ایکسٹو نے ہدایات دیں۔

"رائٹ سر ــــ" صفدر نے کہا "عمران صاحب کا کچھ پتا چلا"

"ہاں وہ بھی مصروف ہے اوور اینڈ آل ــــ" ایکسٹو نے آخر میں کہا

اور سلسلہ منقطع ہوگیا۔ صفدر نے بھی واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر باہر نکلنے کے لئے اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر عقب سے ایک غراہٹ اُبھری۔

"ٹھہرو ـــــ" ہاتھ بلند کر لو ورنہ بھیجہ اڑا کر رکھ دونگا۔"

آواز سنتے ہی صفدر بے ساختہ اُچھل پڑا۔ اُس نے پلٹ کر دیکھا تو موڑ پر گارڈنر کھڑا اسے گھور رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور دبا ہوا تھا جس کا رخ صفدر کی جانب ہی تھا ـــــ

صفدر نے طویل سانس لیا اور مڑتے ہوئے ہاتھ بلند کر لئے۔ گارڈنر کے ریوالور پر سائلنسر نصب تھا۔

"اِدھر آجاؤ ـــــ" وہ دوبارہ تحکمانہ لہجے میں بولا۔

صفدر اس کی طرف بڑھا اور وہ پیچھے ہٹ گیا۔ صفدر دوسری راہداری میں آگیا ـــــ اسی لمحے برآمدے سے ویلکم راہداری میں داخل ہوا اور صفدر کو دیکھ اچھل پڑا ـــــ

"اوہ ـــــ یہ کون ہے ـــــ اس نے بے ساختہ پوچھا ـــــ"

"سرکاری جاسوس ـــــ" گارڈنر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

صفدر نے کن انکھیوں سے اس کی طرف دیکھا اور اسے ویلکم کی طرف متوجہ پاکر یکدم حرکت میں آتا چلا گیا

Aswal Raza

میجر پرمود نے اپنے فلیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔ ڈرائینگ روم میں آکر اس نے میز پر پڑے فون کا ریسیور اٹھایا اور عمران کے ہوٹل کے نمبر ملانے لگا۔ دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ کئی لمحے گزر گئے مگر دوسری طرف سے ریسیور نہ اٹھایا گیا۔ مزید پندرہ بیس سیکنڈ تک انتظار کرنے کے بعد اس نے مایوس ہو کر ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اپنے کمرے میں موجود نہیں تھا۔

اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر میک اپ بکس سنبھالا اور اپنی شکل تبدیل کرنے لگا۔ پندرہ منٹ بعد اس کی شکل تبدیل ہو گئی۔ اس میک اپ میں وہ غیر ملکی سفید فام معلوم ہو رہا تھا۔ آئینے میں اپنے چہرے کا تنقیدی جائزہ لیتا ہوا اٹھا اور دوسرے کمرے میں جا کر لباس تبدیل کرنے لگا۔ لباس تبدیل کر کے وہ واپس پہلے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کمرے میں آیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے بڑھ کر ریسیور اٹھایا

"ہیلو۔۔۔ پرمود اسپیکنگ۔۔۔" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا

"عمران بول رہا ہوں پیارے۔۔۔" دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران صاحب۔۔۔ حکم فرمائیے۔۔۔" وہ مسکرا کر بولا "کہاں سے بول رہے ہیں"

"ناک سے۔۔۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے۔۔۔" عمران نے ناگوار لہجے میں پوچھا۔

"ناک سے بولیں چاہے کان سے۔ مجھے کیا۔۔۔" پرمود ہنسا

"تمہاری ناک کہاں ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا

"کیا مطلب۔۔۔ آپ نے کیا کرنی ہے۔۔۔" اس نے حیرت سے کہا۔

"میرا مطلب تمہاری محبوبہ رب نواز۔۔۔ اوہ، نہیں۔۔۔ حق نواز۔۔۔ شاید یہ بھی نہیں۔۔۔ ہاں محبوبہ دلنواز کہاں ہے۔۔۔"

"اپنے آفس میں۔۔۔ کیوں۔۔۔" اس نے مسکرا کر پوچھا

"یار۔۔۔ وہ اپنی بے تاجولیا۔۔۔ وہ تمشیلہ سے ملنے کے لیے بے چین ہے۔۔۔" عمران بولا۔۔۔ "ہوٹل تو اس نے چھوڑ دیا ہے

Aswad Raza

اب ان سے ملاقات کہاں ہو سکتی ہے۔۔۔"

"آپ بتا دیں۔۔۔ میں اسے وہیں بھیج دوں گا۔۔۔" پرمود نے کہا

"نہیں۔۔۔ وہاں مناسب نہیں۔۔۔ تم اُسے تیموری ہوٹل بھیج دو۔۔۔ وہاں میرے کمرے میں دونوں ملاقات کر کے ایک دوسرے کے عشق کا حال معلوم کر لیں گی۔۔۔"

"آل رائٹ۔۔۔ میں اسے ابھی فون کر دیتا ہوں۔۔۔" پرمود نے کہا۔۔۔"؟"

"ایک پبلک بوتھ میں۔۔۔ تم سناؤ۔۔۔ تمہارا فون اب بھی ٹیپ ہوتا ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا

"معلوم نہیں۔۔۔ بظاہر تو سب ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔۔۔" پرمود بولا۔۔۔ "اب میں نے ایک خاص آلہ منگوایا ہے۔۔۔ اس سے چیک کروں گا۔۔۔"

"صفدر کو میں نے امریکی سفارتخانے کے پریس اتاشی کی رہائش گاہ پر بھیجا تھا۔۔۔ اس نے کافی کام کی باتیں معلوم کی ہیں۔۔۔" عمران نے کہا۔ "چند منٹ پہلے اس کی رپورٹ ملی تھی۔۔۔"

پھر وہ صفدر کی حاصل کردہ معلومات بیان کرنے لگا۔۔۔ پرمود سمجھ گیا کہ مجرموں نے اصل پریس اتاشی کو غائب کر کے اس کے میک اپ میں اپنا آدمی سیٹ کیا ہوا تھا تاکہ سفارتی تحفظ سے فائدہ اٹھائیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کیا خیال ہے — پرنس اتاشی کو گرفتار کر لوں —" پرمود نے پوچھا

"ہاں — لیکن اس طرح کہ اس کی رہائش گاہ پر موجود مجرموں کو علم نہ ہو سکے اور سفارت خانے کو بھی پتا نہ چلے ورنہ وہ احتجاج کریں گے —"

"آپ بے فکر رہیں — شام تک وہ قانون کی گرفت میں ہوگا" پرمود بولا — "اس سے اصل آدمی کے بارے میں بھی معلوم ہو جائے گا اور ان کے انچارج کے متعلق بھی —"

"خیر — تم تمشیلہ کو فون کر کے بارہ بجے کا وقت دے دو — اور مجھے فون بند کرنے کی اجازت —" عمران نے کہا۔

"سنیے — آپ سے ملاقات ہوٹل میں ہوگی —" پرمود نے جلدی سے پوچھا

"ظاہر ہے — اس بازار میں تو تم نہیں آسکو گے —" عمران نے معنی خیز لہجے میں کہا

"اس بازار —" پرمود نے حیرت سے دہرایا — "یہ کونسا بازار ہے؟"

"یہ وہی بازار ہے جہاں بقول شاعر — آپ بیبے تو آتے رہتے ہیں — اور میں اتنے زور سے ناچی آج کہ گھنگھرو ٹوٹ گئے — اور جب اس کے گھنگھرو ٹوٹے تو آواز آئی — گھنگھرو کی طرح بجتا ہی رہا دل —"

Aswad Raza www.booksPK.com

"میں سمجھ گیا —" پرمود ہنستا ہوا بولا — "مگر معاف کیجئے گا اسلامی انقلاب کے بعد یہاں کے ایسے تمام بازار بند ہو چکے ہیں"

"فکر مت کرو — میری حکومت آئی تو تمام بازار کھل جائیں گے ٹاٹا —" عمران نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی لائن بے جان ہو گئی — پرمود نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور تمشیلہ کو فون کرنے لگا

"ہیلو — لیڈی بلیک اسپیکنگ —" سلسلہ ملنے پر تمشیلہ کی باوقار آواز سنائی دی

"پرمود بول رہا ہوں تمشیلہ —" پرمود بولا — "عمران صاحب نے مس جولیا سے تمہاری ملاقات کے لئے بارہ بجے کا وقت مقرر کیا ہے —"

وہ چند لمحوں تک اسے عمران سے ہونے والی بات چیت آگاہ کرتا رہا

"آل رائٹ — میں بارہ بجے وہاں چلی جاؤں گی —" تمشیلہ بولی — "کیا عمران صاحب وہاں ہونگے —"

"نہیں — انہوں نے کہا تو نہیں لیکن ممکن ہے وہ بھی وہاں موجود ہوں —" پرمود بولا — "وہاں سے تم میرے پاس آجانا —"

"بہتر — اور کچھ —" تمشیلہ نے پوچھا

"بس — خدا حافظ —" پرمود نے آخر میں کہا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔ وہ چند لمحوں تک سوچتا رہا
پھر اس نے ڈریسنگ ٹیبل کی دراز سے اپنا ریوالور نکالا اور کوٹ
کی اندرونی جیب میں رکھتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر
نکل کر اس نے دروازہ مقفل کیا اور زینوں کی طرف چل دیا۔ نیچے
پہنچ کر وہ اپنی کار میں بیٹھا اور انجن اسٹارٹ کرنے لگا سڑک کی
دوسری جانب اس کا ایک ماتحت کھڑا اس کے فلیٹ کی نگرانی کر
رہا تھا۔ پرمود نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور انجن اسٹارٹ کر
کے چل پڑا چند لمحوں بعد اس نے بیک ویو مرر کا جائزہ لیا مگر عقب
میں کوئی مشکوک گاڑی نہیں تھی۔

اس نے ڈیش بورڈ کا خانہ کھول کر اس میں رکھا ٹرانسمیٹر آن کیا
اور اپنے ایک ماتحت کو کال کرنے لگا

"ہیلو نوازش ـــ پرمود کالنگ ـــ اوور ـــ"

"یس سر ـــ نوازش ـــ ریسیونگ ـــ اوور" چند لمحوں بعد

ٹرانسمیٹر سے آواز خارج ہوئی

"امریکن سفارتخانے چلے جاؤ ـــ" پرمود بولا ـــ "وہاں کی نگ
کرو ـــ وہاں کے پریس اتاشی پر خاص طور پر نظر رکھنی ہے ـــ

"او ـــ کیا موجودہ معاملہ سے اس کا تعلق ہے سر ـــ" نوا

نے حیرت سے پوچھا

"شاید ـــ تم نے سفارت خانے سے رخصت ہونے پر اس

تعاقب کرنا ہے ـــ وہ نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے پائے ـــ"
پرمود نے ہدایات کیں ـــ "وہ فرار ہونے یا ڈاج دینے کی کوشش
کرے تو اُسے گرفتار کر لینا"

"رائٹ سر ـــ اور کوئی حکم ـــ" نوازش نے مودبانہ
لہجے میں پوچھا

"بس ـــ رپورٹ ٹرانسمیٹر پر ہی دینا ـــ اوور اینڈ آل ـــ"
پرمود نے آخر میں کہا

اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا چوک سے اس نے کار ملک کے معروف
اور نوبل انعام یافتہ بین الاقوامی سائنسدان پروفیسر خیام کی لیبارٹری
کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دی۔ پروفیسر خیام کے پاس اس کا
ایجاد کردہ ایک خاص آلہ تھا جس سے معلوم کیا جا سکتا تھا کہ کسی فون
کال کو کہاں اور کتنے فاصلے پر کیچ کیا جا رہا ہے۔ پرمود بھی اس
آلہ کی مدد سے چیک کرنا چاہتا تھا کہ نامعلوم مجرموں تک اس کی
فون کال کیسے پہنچتی تھی ـــ

چند لمحوں ہی گزرے تھے کہ یکدم پرمود چونک پڑا۔ اس کی چھٹی
حس کسی انجانے خطرے کا اعلان کرنے لگی تھی ـــ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حرکت میں آتے ہی صفدر نے گارڈز کے ریوالور والے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور بایاں گھونسا اس کے جبڑے پر رسید کر دیا گارڈز کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا اور وہ کراہتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا ۔۔۔ ڈیکم نے جلدی سے ریوالور نکالنے کی کوشش کی مگر صفدر نے اسے مہلت نہ دی اس نے لانگ جمپ کا مظاہرہ کیا اور اڑتا ہوا ڈیکم سے جا ٹکرایا ۔ ڈیکم لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹا اور صفدر نے سنبھل کر اس کے پیٹ میں گھونسا رسید کر دیا ۔ ڈیکم درد کی شدت سے کراہتا ہوا آگے کی جانب جھکا ہی تھا کہ صفدر نے نیچے سے گھٹنا چلایا ۔ ضرب اس کی ٹھوڑی پر پڑی اور وہ بلبلاتا ہوا سیدھا ہوا ہی تھا کہ صفدر نے اس کے جبڑے پر مکا رسید کر دیا ۔ وہ اچھل کر پشت کے بل فرش پر

جا گرا ۔

اتنے میں گارڈز سنبھل کر فرش سے اپنا ریوالور اٹھا چکا تھا ۔

"خبردار ۔۔۔ اب کوئی حرکت نہ کرنا ورنہ شوٹ کر دوں گا ۔۔۔" گارڈز دھاڑا ۔۔۔ "ہاتھ بلند کر لو ۔۔۔" صفدر نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اور طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بلند کر لئے گارڈز اسے گھورتا ہوا قریب آ گیا ۔ ڈیکم بھی کراہتا ہوا اٹھا اور اس نے اپنا ریوالور نکال کر صفدر پر تان لیا ۔

"تمہیں اس جرأت کا ابھی مزہ چکھا دیا جائے گا بلگارنوی کتے ۔۔۔" گارڈز نے خونخوار لہجے میں کہا ۔

پھر اس نے ڈیکم سے کہا ۔۔۔ "اس کی تلاشی لو ۔۔۔"

ڈیکم نے عقب میں آ کر صفدر کی تلاشی لی اور ریوالور نکال کر پیچھے ہٹ گیا

"اندر چلو ۔۔۔ اب کوئی غلط حرکت کی تو مارے جاؤ گے ۔۔۔" گارڈز نے اپنے کمرے کی طرف اشارہ کیا ۔

صفدر آگے بڑھا اور کمرے میں داخل ہو گیا جس کا دروازہ کھلا تھا ۔ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے ریوالور لئے کمرے میں آ گئے ۔

صفدر دروازے سے چند قدم آگے جا کر رک گیا تھا ۔

"ادھر ۔۔۔ کرسی پر بیٹھ جاؤ ۔۔۔" ڈیکم نے تحکمانہ لہجے میں صفدر سے کہا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ویلکم کا جبڑا سوجا ہوا تھا اور ہونٹوں سے خون رس رہا تھا۔ صفدر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور ہاتھ نیچے کر لئے۔

"ویلکم ـــــ رسی لاؤ ـــــ" گارڈنر نے ویلکم سے کہا ویلکم صفدر کو گھورتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ گارڈنر صفدر کے سامنے چھ سات فٹ کے فاصلے پر ریوالور تانے کھڑا تھا۔ صفدر کو افسوس ہو رہا تھا کہ اس کی محنت ضائع گئی تھی اور وہ فرار ہونے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا۔

ایک منٹ بعد ویلکم واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نائلن کی رسی تھی جو کافی لمبی تھی۔

"اس کے ہاتھ باندھ دو ـــــ" گارڈنر نے ویلکم سے کہا "پھر میں انچارج کو اطلاع دونگا ـــــ"

ویلکم رسی لے کر صفدر کے عقب میں آیا اور اس کے دونوں ہاتھ پشت کی جانب موڑ کر رسی سے باندھنے لگا۔ صفدر نے کوئی مزاحمت نہ کی لیکن اس نے ہاتھ قدرے اکڑا لئے تھے اور دونوں کلائیوں میں فاصلہ رکھنے کی کوشش کی تھی۔ ویلکم اس کے ہاتھ باندھ کر پیچھے ہٹ گیا ـــــ تب گارڈنر نے اپنا ریوالور جیب میں رکھا اور میز کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک پاکٹ سائز ٹرانسمیٹر رکھا تھا۔ ویلکم نے اپنا ریوالور جیب سے نکالا اور سامنے کی جانب آکر ریوالور صفدر پر تان لیا۔

"ہیلو باس ـــــ گارڈنر کالنگ ـــــ اوور ـــــ" گارڈنر ٹرانسمیٹر آن کر کے بولنے لگا۔

چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز خارج ہوئی ـــــ "یس گارڈنر ـــــ خیریت تو ہے ـــــ اوور ـــــ"

"باس ـــــ آپ کو کال کرنے کے بعد ہم نے یہاں ایک جاسوس پکڑا ہے ـــــ"

"جاسوس ـــــ اوہ ـــــ جاسوس کیسے وہاں پہنچ گیا ـــــ" باس کی مضطربانہ آواز سنا دی۔

جواب میں گارڈنر تفصیل سے بتانے لگا۔ اس نے صفدر سے لڑائی کا بھی ذکر کیا۔

"کسی جاسوس کا وہاں تک پہنچ جانا ہمارے لیئے انتہائی خطرناک ہے ـــــ" باس کی آواز سنائی دی ـــــ "فوری طور پر چیک کرو کہ عمارت کے باہر اس کا کوئی ساتھی تو موجود نہیں۔ پھر اس سے پوچھ گچھ کرو کہ وہ وہاں تک کیسے پہنچا اور اس کا تعلق کس محکمہ سے ہے یا اس عمارت کا اس کے محکمہ کو علم ہے یا نہیں ـــــ"

"رائٹ سر ـــــ" گارڈنر بولا ـــــ "وہ کافی سخت جان معلوم ہوتا ہے۔ تشدد کرنا پڑے گا ـــــ"

"ضرور کرو ـــــ" باس نے کہا ـــــ "یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ یہاں پہنچ چکا ہے۔ ڈائمنڈ اور فوسٹر جس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جوڑے کی نگرانی کر رہے تھے، وہ یقیناً جولیا اور اس کا کوئی ساتھی ممبر تھا۔ ہو سکتا ہے یہ بھی مقامی میک اپ میں کوئی پاکیشیائی جاسوس ہو۔ چنانچہ اس کا چہرہ خاص طور پر چیک کر لینا ۔۔۔"

"او رائٹ سر ۔۔۔ اگر وہ واقعی پاکیشیائی نکلا تو پھر ۔۔۔" گارڈنر نے پوچھا

"پھر اس سے اس کے ساتھیوں کا ایڈریس معلوم کرنا۔ ڈائمنڈ اور فورٹر کے متعلق بھی پوچھ گچھ کر لینا ۔۔۔" باس نے ہدایت کی۔ "پھر مجھے مطلع کر دینا اوور اینڈ آل ۔۔۔"

اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی۔ گارڈنر نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور صفدر کی طرف سے غور سے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس سے چونکتے ہوئے ڈیکم سے کہا۔

"ڈیکم ۔۔۔ یہ تو واقعی میک اپ میں ہے۔ انچارج کا اندازہ درست معلوم ہوتا ہے"

"میں بھی یہی محسوس کر رہا ہوں ۔۔۔" ڈیکم صفدر کو گھورتا ہوا بولا ۔۔۔ "تولیہ گیلا کر کے لے آؤ ۔۔۔"

"ذرا خیال رکھنا ۔۔۔" گارڈنر دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

ڈیکم کچھ نہ بولا۔ گارڈنر باہر نکل گیا۔ ایک منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں گیلا تولیہ تھا۔ وہ صفدر کے سامنے آ

Aswad Raza
www.PakBooksPK.com

اور پہلے تولیہ سے اس کا چہرہ صاف کرنے کی کوشش کی مگر اس سے پہلے کہ تولیہ صفدر کے چہرے سے مس ہوتا صفدر نے پاؤں اٹھا کر اس کے پیٹ میں لات رسید کر دی۔ گارڈنر کے ہاتھ سے تولیہ چھوٹ گیا اور درد کی شدت سے ذبح ہوتے بھینسے کی مانند کراہتا ہوا عقب میں کھڑے ڈیکم سے جا ٹکرایا۔ نتیجے میں ریوالور ڈیکم کے ہاتھ سے نکل گیا اور وہ دونوں فرش پر ڈھیر ہو گئے۔

صفدر اس دوران ڈھیلی بندشوں میں سے اپنے ہاتھ نکال چکا تھا۔ اس نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے ان کی طرف جست کی اور فرش سے ریوالور اٹھا کر ان دونوں پر تان لیا۔

"بس ۔۔۔ کھڑے ہو کر ہاتھ بلند کر لو دوستو ۔۔۔" وہ تحکمانہ لہجے میں بولا۔

وہ دونوں ہاتھ بلند کئے کھڑے ہو کر اسے کینہ توز نگاہوں سے گھورنے لگے۔

"تم بچ کر نہیں جا سکو گے ۔۔۔" ڈیکم جبڑے بھینچتا ہوا غرایا اور صفدر نے کسی تردد کے بغیر اس پر فائر کر دیا۔ بے آواز ریوالور کی گولی ڈیکم کی پیشانی توڑتی ہوئی دماغ میں گھس گئی اور وہ تڑپتا ہوا فرش پر آ رہا۔ یہ دیکھ کر گارڈنر کی آنکھوں سے خوف جھانکنے لگا۔ ایک دو لمحوں بعد ڈیکم ساکت ۔۔۔

"تمہارا انچارج کہاں رہتا ہے ۔۔۔" صفدر نے گارڈنر کو گھورتے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوئے پوچھا

"پ پ ــ پتا نہیں ـــــ" وہ خوفزدہ لہجے میں بولا۔

"جھوٹ بولوگے تو جہنم رسید کر دوں ـــــ" صفدر غرایا

"اس کا پتا بتا ـ بری اپ ـــــ"

"یقین کرو مجھے کچھ معلوم نہیں ہے ـ اس سے صرف ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم ہوتا ہے ـــــ" اس نے جلدی سے کہا

"باہر تمہارے کتنے ساتھی موجود ہیں ـــــ" صفدر نے سوال کیا :

"ایک !" اس نے بتایا۔

"تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ـــــ" صفدر نے پوچھا

"یہ صرف انچارج کو معلوم ہے ـ ہم تو عام کارکن ہیں ـــــ" وہ بولا ـ "اور عام ممبروں کو زیادہ باتیں معلوم نہیں ہوتیں"

"پھر تو تمہارا زندہ رہنا بیکار ہی ہے ـــــ" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ـ "کیا تم مرنے کے لئے تیار ہو ـــــ"

"میں نے سب کچھ بتایا ہے ـ" وہ گھبرا کر بولا ـ "تم یقین کرو ـــــ"

"میں نے کب کہا ہے کہ تم نے غلط بتایا ہے ـ" صفدر بولا "بہرحال تجھے یہاں سے جانا بھی تو ہے ـــــ"

وہ گارڈز کی طرف بڑھا ـ قریب پہنچ کر اس نے کہا "منہ

دوسری جانب کر لو ـــــ"

گارڈ نے خوفزدہ انداز میں رخ بدلا ہی تھا کہ صفدر نے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ رسید کیا اور کراہتا ہوا فرش پر گرتا چلا گیا

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیا اور سلیمان دلیر خان کی رہائش گاہ پر موجود تھے۔ عمران کو گئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔ کمرے میں سلیمان اور دلیر خان کرسیوں پر بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے جبکہ جولیا بوریت محسوس کر رہی تھی

"یار ——— تمہاری تعلیم کتنی ہے ———؟" دفعتاً سلیمان نے دلیر خان سے پوچھا

"بی ایس سی ———!" اس نے بتایا ٭

"کیا ——— صرف بی ایس سی ———" سلیمان نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— مگر تم حیران کیوں ہو ———" دلیر خان نے چونکتے ہوئے پوچھا

"وہ حیران اس لیے ہوں کر روؤں جگر کو کر پیٹوں ———" سلیمان بولا۔ "ارے ہمارے ملک میں تو بی اے والے بسوں میں ٹکٹیں کاٹتے ہیں اور چپراسی بنتے ہیں۔ تم بی اے کر کے جاسوسی کر رہے ہو ———"

"تم کتنی پڑھے ہوئے ہو ———؟" دلیر خان نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"پڑھا تو نہیں البتہ میری تعلیم بہت ہائی پاور ہے" سلیمان نے فخر سے گردن کڑا کر کہا۔

"پھر بھی ——— پتہ تو چلے ———" دلیر خان بولا۔

"ایف ایس سی ۔ بی ایس جی اور ایم ایس پی کرنے کے بعد میں نے ایل ایل بی اور پی ایچ ڈی کیا تھا ———"

"اوہ ——— واقعی ———؟" وہ حیرت سے بولا۔

"میں مذاق تو نہیں کر رہا ہوں ۔ تم بے شک آکسفورڈ پرائمری سکول سے معلوم کر لینا کہ میں نے وہاں پورے پانچ برس میں نے وہاں پانچ برس میں کورس مکمل کیا تھا اور زرعی یونیورسٹی سے انجینئرنگ کا کورس کرنے کے بعد میڈیکل یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کی ڈگری لی تھی مگر افسوس کہ وہ ڈگری چوہے کھا گئے تھے اور مجھے دوبارہ کورس مکمل کر کے امتحان دینا پڑا!

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا پاس ہونے کے بعد میں نے اس خوشی میں پانچ سو چھوہارے
بانٹے تھے ۔۔"

"اوہ ۔۔ حیرت ہے کہ اتنی تعلیم حاصل کرنے کے باوجود تم
نے عمران صاحب کی باورچی گیری کی ہے ۔۔"

"نہیں ۔۔ میں نے صرف چمچہ گیری کی تھی جس کے نتیجے میں
صاحب نے مجھے جاسوس بنا ڈالا ۔ اپنے ملک میں تو میں اپنے
نام کی بجائے ایجنٹ زیرو بٹا زیرو کے نام سے پہچانا جاتا ہوں ۔۔" سلیمان
نے کہا ۔ "عمران صاحب میرے شاگرد ہیں ۔ میں نے ہی انہیں
جاسوسی کرنا سکھایا تھا مگر خود بھول گیا تھا ۔۔"

"تم بہت دلچسپ آدمی ہو سلیمان ۔۔" دلیر خان ہنستا
ہوا بولا ۔ "اچھا ۔۔ میں ذرا کچن میں جا رہا ہوں ۔۔"

"ضرور جاؤ ۔۔ البتہ یہ خیال رکھنا کہ مرغ کھاتا ہوں ۔
سنا ہے یہاں کے مرغ بہت لذیذ اور پائیدار ہوتے ہیں ۔۔"

"پائیدار سے تمہاری کیا مراد ہے ۔۔" وہ اٹھتا ہوا بولا ۔

"تم مرغ پکا کر لاؤ ۔ پھر تمہیں بتاؤں گا اس کا مطلب
مرچیں کم ڈالنا ۔۔"

اسی لمحے فون کی گھنٹی بجنے لگی ۔ دلیر خان نے بڑھ کر میز پر
رکھے فون کا رسیور اٹھا لیا ۔

"ہیلو ۔۔ دلیر خان اسپیکنگ ۔۔" اس نے مقامی زبان
میں کہا

"عمران بول رہا ہوں ۔ مس جولیا کو رسیور دو ۔۔" دوسری
طرف سے آواز آئی ۔

اور دلیر خان نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا ۔ "آپ کی کال
ہے ۔ عمران صاحب ہیں ۔۔"

"ہیلو ۔۔ جولیا نے رسیور لے کر ماؤتھ پیس میں کہا ۔

"میں نے پرمود کو اطلاع دے دی ہے کہ تمہاری تمثیل
سے ملاقات میرے رہائشی ہوٹل میں ہو گی ۔۔" عمران نے کہا ۔

"کب ۔۔ بتا" جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا

"بارہ بجے ۔ اس وقت گیارہ بجے ہیں ۔ تم نیا میک اپ
کر کے پونے بارہ بجے روانہ ہو جانا ۔۔" عمران ہدایات دینے لگا

"تم کیا کرتے پھر رہے ہو ۔۔؟" جولیا نے پوچھا

"آلوؤں کی تجارت ۔۔ تم کرو گی ۔۔؟" عمران نے احمقانہ
لہجے میں پوچھا ۔

"بکو مت ۔۔" جولیا نے غصے سے کہا ۔ "کبھی سنجیدہ جواب
دے دیا کرو ۔۔"

"جس دن میں سنجیدہ ہو گیا پتا ہے اس دن کیا ہو جائے گی ۔۔"
عمران نے کہا

"کیا ہو جائے گا ۔۔" جولیا فوراً آئی ۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تمہاری میری شادی" عمران نے شوخ لہجے میں کہا۔

اور جولیا بے اختیار جھینپ سی گئی۔ اس نے جلدی سے سلیما
کی طرف دیکھا جیسے خطرہ ہو کر اس نے عمران کی بات نہ سن لی ہو مگر و
کسی تاثر کے بغیر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دلیر خان خاموشی سے
بائیں جانب کھڑا تھا

"شرم کرو" جولیا نے عمران سے کہا۔

"اگر وہ نہیں کرتے تو میں کرلیتا ہوں شرم" سلیمان جلد
سے بول پڑا

"دیکھا میری جگہ لینے کے لیے ہر کوئی تیار ہوتا ہے" عمرا
کی آواز آئی۔ "لیکن اطمینان رکھو۔ شادی کے وقت کوئی میری
جگہ نہیں لے سکے گا۔ کسی نے کوشش کی تو تمہاری ڈولی کے سا
اپنا جنازہ بھی لے جائے گا"

"کیس کے سلسلے میں کچھ کامیابی ہوئی ہے۔" جولیا نے بات
بدلنے کے لیے پوچھا۔

"ہاں مگر ڈاکٹر انکار کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ شادی کے
ٹھیک نو ماہ بعد......!"

عمران کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی جولیا نے غصے میں
کر فون کا ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔ سلیمان اس کی حالت پر
مسکرا رہا تھا۔

"مس جولیا صاحب نے میرے لیے کیا حکم دیا ہے"
اُس نے پوچھا۔

"کچھ نہیں بس اوٹ پٹانگ ہانک رہا تھا" جولیا
منہ بنا کر بولی۔

اور اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔ وہاں بیٹھ کر
اس نے اپنی شکل تبدیل کرنے پر پچیس منٹ صرف کیے اور میک
اپ مکمل کرنے کے بعد دوبارہ صوفے پر آبیٹھی۔ دلیر خان کمرے
سے باہر گیا ہوا تھا۔

"آپ کہیں جارہی ہیں؟" سلیمان نے پوچھا۔

"ہاں" جولیا نے مختصراً کہا۔ "ایک ضروری کام سے
جانا ہے"

"میں بھی ساتھ چلوں" سلیمان نے کہا

"نہیں تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ میں جلد ہی واپس آ
جاؤں گی" جولیا نے مسکرا کر کہا۔

اتنے میں دلیر خان کمرے میں داخل ہوا۔ جولیا اٹھتی ہوئی بولی "
میں ایک ضروری کام سے تیموری ہوٹل تک جارہی ہوں کار کی
چابی دو مجھے"

دلیر خان نے جیب سے چابی نکالی اور جولیا کے حوالے کر دی
اور جولیا کمرے سے باہر آئی۔ کمپاؤنڈ میں وہ کار موجود تھی جو ایکسٹو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے اس کے استعمال کے لیئے رات ہی تہران ہوٹل بھجوا دی تھی
وہ کار میں بیٹھی اور انجن اسٹارٹ کر کے کار گیٹ کی طرف بڑھا
دی ۔ گیٹ پر موجود دلبر خان کے ایک ملازم نے گیٹ کھولا اور
باہر آگئی کشادہ سڑک پر آکر اس نے رفتار میں اضافہ کر دیا

دس بارہ منٹ کے سفر بعد وہ تیموری ہوٹل جا پہنچی ۔ اس
نے کار کمپاؤنڈ میں روک کر انجن بند کیا اور اتر آئی ۔ اس نے
احتیاطاً گہری نگاہوں سے گرد و پیش کا جائزہ لیا اور ہال کی طرف
بڑھ گئی ۔ ہال میں کافی سارے گاہک موجود تھے ۔ جولیا ان پر
طائرانہ نگاہ ڈالتی ہوئی زینوں کی طرف بڑھی اور زینے طے کر کے
فرسٹ فلور پر پہنچ گئی ۔ عمران کے کمرے کا نمبر اسے یاد تھا ۔ اس
نے یہ بھی فون پر بتا دیا تھا کہ وہ خود موجود نہ بھی ہوا تو کمرہ غیر
مقفل کر جائے گا ۔ جولیا نے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے گھڑی
پر وقت دیکھا ۔ بارہ بجنے میں ابھی تین منٹ باقی تھے ۔ وہ
دروازے پر پہنچی تو ہینڈل گھمانے پر دروازہ کھل گیا ۔ وہ کمرے
میں داخل ہوئی ۔ کمرے میں اس وقت کوئی نہ تھا ۔ وہ ایک صوفے
پر بیٹھ کر تمشیلہ کا انتظار کرنے لگی ۔

وقت آہستہ آہستہ گزرنے لگا ۔ جلدی بارہ بج گئے مگر تمشیلہ
نہ آئی ۔ جولیا نے مزید انتظار کیا ۔ ایک منٹ دو منٹ ۔ تین
منٹ حتیٰ کہ پانچ منٹ گزر گئے اور تمشیلہ نے آنا تھا نہ آئی ۔ جولیا

بے چین ہو کر کمرے میں ٹہلنے لگی ۔ وقت گزرتا رہا مزید پانچ منٹ
گزر گئے تو وہ مایوس ہو کر واپس جانے کے لیئے دروازے کی
طرف بڑھی ہی تھی کہ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلتا چلا گیا ۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خطرہ محسوس ہوتے ہی پرمود کے بدن میں سنسناہٹ سی پھیلتی گئی۔ اس نے بیک ویو مرر میں عقب کا جائزہ لیکن پیچھے آنے والی دو تین گاڑیاں عام انداز میں آ رہی تھیں۔ پرمود کو اندازہ نہ ہو سکا کہ خطرہ پیچھے سے ہے یا سامنے سے اس کے آگے ایک فورڈ وین دوڑ رہی تھی اور وین سے آگے ایک کار جا رہی تھی۔ پرمود کی چھٹی حس کافی تیز تھی اور وہ مسلسل خطرے کا احساس دلا رہی تھی۔ اگرچہ پرمود ہوشیار ہو گیا تھا لیکن خطرے کا اندازہ نہ کر پا رہا تھا۔

سامنے سے کئی گاڑیاں آتی دکھائی دے رہی تھیں۔ پھر اچانک ہی قریب آتی گاڑیوں میں سے ایک بیوک کار کی کھڑکی سے نکلی اسٹین گن کی نالی دکھائی دی اور پرمود بے ساختہ چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کار روکتا۔ فضا میں گولیوں کی مخصوص سنسنا

ہٹ تڑاہٹ گونجی اور پرمود نے بے ساختہ بریک لگاتے ہوئے خود کو اسٹیرنگ پر جھکا دیا بیسیوں گولیاں کار کے اندر اور باہر پیوست ہو گئیں اور ونڈ اسکرین تباہ ہو گیا۔ اگر پرمود اسٹیرنگ پر جھکا ہوا نہ ہوتا تو شیشے کی کرچیاں اس کا چہرہ بگاڑ کر رکھ دیتیں اور اس کی پشت کی جانب سیٹ میں لگنے والی گولی اس کی گردن چھید ڈالتی۔ البتہ ایک گولی اس کے شانے کو زخمی کرتی ہوئی نکل گئی تھی۔

کار رک گئی۔ پرمود نے پلٹ کر بیوک کی طرف دیکھا۔ وہ کافی فاصلے پر پہنچ چکی تھی پرمود نے غصے سے جبڑے بھینچے اور وہیں سے کار یوٹرن کر کے رفتار بڑھاتا چلا گیا جبکہ وہاں دونوں جانب کی ٹریفک رکنے لگی تھی۔ پرمود تیز رفتاری سے اس کار کے پیچھے جا رہا تھا جس سے اس پر فائرنگ کی گئی تھی۔ بیوک کی رفتار بھی خاصی تیز تھی۔ پھر جونہی پرمود کی کار اس کے قریب پہنچنے لگی۔ اس کی رفتار میں یکدم اضافہ ہو گیا اور درمیانی فاصلہ بڑھنے لگا۔

پرمود نے بھی رفتار میں اضافہ کر دیا۔ وہ ہر قیمت پر حملہ آور کار کو پکڑنا چاہتا تھا مگر ایک چوک پر پہنچ کر وہ کار دائیں جانب مڑ گئی۔ پرمود نے بھی وہاں پہنچ کر کار اس سمت موڑ دی۔ چند لمحوں بعد اچانک ہی بیوک ایک گلی میں گھس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گئی ۔ پرمود گلی سے تقریباً پچاس گز کے فاصلے پر تھا ۔ وہ بھی قریب آکر گلی میں گھس گیا ۔ بیوک کار گلی سے باہر نکل کر بائیں جانب مڑ رہی تھی ۔ پرمود گلی سے نکلا تو بیوک دائیں ہاتھ کی ایک گلی میں گھس گئی ۔

پرمود سمجھ گیا کہ وہ ڈاج دے کر پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں ۔ اس نے اس گلی میں داخل ہونے کی بجائے اگلی گلی کی طرف کار دوڑائی اور گلی کے دہانے پر پہنچ کر کار روک دی ۔ بیوک کار اس گلی سے واپس پرمود کی جانب آرہی تھی پرمود نے جیب سے ریوالور نکالا اور کار آگے بڑھا دی ۔ دہانے سے چند قدم آگے جاکر اس نے کار روکی اور اتر کر تیزی سے واپس آگیا ۔ گلی کی نکڑ پر پہنچا ہی تھا کہ گلی سے کار برآمد ہوئی اور پرمود نے تیزی سے اس کے ڈرائیور پر فائر کر ڈالا ۔

گولی ڈرائیور کے بازو میں گھس گئی اور کار رکتی چلی گئی ۔ اسی لمحے کار کا پچھلا دروازہ کھول کر دو گن بردار اتر آئے پرمود نے کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر ایک پر فائر کر دیا ۔ گولی اس کے سینے میں لگی اور وہ منہ کے بل نیچے گر گیا ۔ دوسرے نے پرمود پر جہنم کا دہانہ کھول دیا ۔

پرمود غافل نہیں تھا ۔ اس نے یکدم خود کو زمین پہ گرا دیا اور گولیاں اس کے اوپر سے گزر گئی ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی

اس نے فائر کیا اور اس آدمی کے ہاتھ سے گن نکل گئی ۔ پرمود کی گولی اس کے ہاتھ پر پڑی تھی ۔

"بس ۔۔۔ اب ہاتھ اٹھا دو ۔۔۔" پرمود نے سخت لہجے میں اس آدمی کو حکم دیا

اور اس نے بوکھلا کر ہاتھ بلند کر لیے وہ تینوں مقامی معلوم ہوتے تھے لیکن پرمود کو یقین تھا کہ میک اپ کی تہہ اترنے پر وہ سفید فام ہی ثابت ہوں گے ۔ اس نے زمین پر گرے شخص پر نظر ڈالی ۔ وہ منہ کے بل پڑا تھا اور اس کے سینے کے زخم سے خون کا اخراج جاری تھا پرمود نے پیچھے ہٹ کر کار کے ڈرائیور کی طرف دیکھا اور فوراً ہی زمین پر بیٹھ گیا ۔ بے ریوالور کی سنسناتی گولی اس کے اوپر سے گزر گئی جو ڈرائیور نے اسے غافل سمجھ کر چلائی تھی ۔ وہ کار سے اتر آیا تھا اور ایک ہاتھ سے اس نے اپنا زخمی بازو تھام رکھا تھا ۔

پرمود نے تیزی سے ریوالور کا رخ اس کی طرف کر کے فائر کر ڈالا ۔ گولی اس کے ریوالور سے ٹکرائی اور اسکے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا ۔ اس نے بوکھلا کر اپنے ریوالور کی طرف دیکھا جو دو قدم دور جا گرا تھا ۔ اسی لمحے دوسرے آدمی نے پرمود پر چھلانگ لگا دی پرمود غفلت میں مار کھا گیا ۔ اس کے ہاتھ سے بھی ریوالور گر گیا ۔ وہ زمین پر لڑھک گیا ۔ اس آدمی نے پرمود کے سینے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پر سوار ہونے کی کوشش کی مگر پرمود نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا۔ اس نے مدمقابل کے سینے پر پاؤں رکھ کر یکدم ایک جھٹکا دیا اور وہ آدمی پرمود کے سر پر سے ہوتا ہوا راہ کی جانب کھڑی کار سے جا ٹکرایا بلاشبہ یہ پرمود کی جسمانی طاقت کا شاندار مظاہرہ تھا کہ اس نے ایک ہٹے کٹے جسم کو صرف ایک پاؤں کی مدد سے پیچھے کی جانب فٹ بال کی مانند اچھال دیا تھا۔

وہ آدمی کار سے ٹکراتا ہوا زمین پر گرا اور کراہنے لگا۔

اس کے ساتھی ڈرائیور نے حیرت سے پرمود کی طرف دیکھا۔ پھر اپنے زخمی بازو کی پرواکئے بغیر آگے بڑھ کر اس نے پرمود کے پہلو میں ٹھوکر رسید کر دی۔ پرمود نے تیزی سے کروٹ لی اور اس کا وار خالی گیا اس نے دوبارہ پینترا بدل کر ٹھوکر رسید کرنے کی کوشش کی مگر پرمود نے یکدم دونوں ہاتھوں میں اس کا پاؤں دبوچ کر ایک زوردار جھٹکے سے پیچھے اچھال دیا وہ آدمی کراہتا ہوا پشت کے بل جا گرا۔ پرمود پھرتی سے کھڑا ہو گیا۔

ڈرائیور کو گرتا دیکھ کر اس کا ساتھی اٹھا اور اس نے ایک ریوالور کی طرف جست لگا دی پرمود اپنی جگہ سے کسی فٹ بال کی مانند اچھلا اور اڑتا ہوا اسی پر جا گرا۔ وہ آدمی لڑکھڑا کر

منہ کے بل زمین پر آ رہا۔ پرمود نے سنبھل کر اس کے پہلو میں گھونسا رسید کیا اور وہ آدمی کراہتا ہوا کروٹ بدل گیا۔

پرمود اٹھا اور اس نے آدمی کے پہلو میں ٹھوکر رسید کر دی وہ آدمی چیخ پڑا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر پرمود نے دوسری ٹھوکر رسید کر دی۔ یہ ٹھوکر اس کی کنپٹی پر پڑی تھی۔ نتیجے میں اس کی چیخ بلند ہوئی اور پھر اس کا جسم ساکت ہوتا چلا گیا۔ یقیناً اس پر بے ہوشی طاری ہو رہی تھی۔

اس سے فارغ ہو کر پرمود ڈرائیور کی طرف متوجہ ہوا مگر ڈرائیور اپنی جگہ سے غائب تھا پرمود نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ سڑک پر کئی گاڑیاں رکی ہوئی تھیں اور لوگ اس کی طرف دیکھ رہے تھے مگر پرمود نے پرواہ نہ کی اس میک اپ میں اسے کوئی نہیں پہچان سکتا تھا۔

پرمود کو ڈرائیور نظر نہ آیا تو وہ سمجھ گیا وہ فرار ہو چکا تھا اس نے بے ہوش آدمی کو اٹھا کر بیوک کی عقبی نشست پر ڈالا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا انجن اسٹارٹ کر کے اس نے کار ریورس گیئر میں گلی میں داخل کی اور اس طرح تیزی سے دوڑاتا ہوا گلی کی دوسری جانب کی سڑک پر نکل گیا۔ اپنی کار اس نے ونڈ اسکرین ٹوٹا ہونے کے سبب وہیں چھوڑ دی تھی ہنگامے والی سڑک پر چونکہ تماشہ دیکھنے والوں کا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رش ہو چکا تھا اور اس جانب سے کا راستہ بلاک ہو چکا تھا - اس
لئے پرمود گلی کے راستے اس سڑک پر نکل آیا تھا -
اس نے راستے میں نظر آنے والے پبلک کال بوتھ کو د
کر بریک لگائی اور کار روک کر نیچے اُتر آیا - ٹیلی فون بوتھ میں داخل
کر اس نے قریب ترین پولیس اسٹیشن کے نمبر ملائے اور
ریسیور کان سے لگا لیا -
"ہیلو انسپکٹر جمشید اسپیکنگ" سلسلہ سامنے پر آواز
"پرمود بول رہا ہوں جمشید" پرمود نے مسکرا کر کہا - ج
اس کا بہت ادب کیا کرتا تھا
"اوہ - یس میجر صاحب - حکم فرمائیے کیسے یاد فرمایا" جمشید مؤد
آواز سنائی دی
"شاہراہ قاسم پر ہنگامہ ہوا ہے - اس میں ایک آدمی ہلاک ہو گیا ہے تم ف
یہاں پہنچ جاؤ"
"بہت بہتر - کیا آپ وہاں موجود ہیں" جمشید نے پو
"نہیں میں جا رہا ہوں وہاں میری کار موجود ہے اس کا خیال رکھنا"
پرمود نے کہا
"اوہ - کیا ہنگامے میں آپ بھی شامل تھے" ج
نے حیرت سے پوچھا
"نہیں - لیکن ان کی آپس میں فائرنگ سے میری کار

ونڈ اسکرین تباہ ہو گیا تھا - بہر حال تم رپورٹ میں میرا یا میری
کار کا ذکر نہ کرنا - سمجھ گئے نا"
"یس سر - آپ کی بات نہ بھولوں گا" جمشید کی آواز آئی
اور پرمود ریسیور ہک لٹکا کر بوتھ سے نکل آیا - وہ کار میں
آ بیٹھا اور کار اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف دوڑانے لگا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران دروازہ کھلنے کی آواز سن کر جولیا نے تیز
سے دروازے کی طرف دیکھا اور چونک کر کھڑی ہو گئی
دروازے میں ایک ادھیڑ عمر شخص کھڑا تھا۔ اس کے چہ
پر چھوٹی سی داڑھی اور گھنی مونچھیں تھیں۔ آنکھوں پر نظر کا
دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ایک مقامی آدمی تھا۔

"ہیلو ــــ" اس نے جولیا کو مخاطب کیا۔ "کیا میں اندر آسکتا ہو"

"تم کون ہو ــــ" جولیا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھ

"میں مس تمثیلہ کا ملازم ہوں اور میرا نام مہدی ہے ــــ" اس نے بتایا۔ "لیکن وہ مجھے چچا کہتی ہے ــــ"

"اوہ ــــ آئی سی ــــ" جولیا سر ہلا کر بولی ــــ "وہ کہاں ہے ــــ"

"اپنے فلیٹ پر ــــ" مہدی اندر آتا ہوا بولا ــــ "میجر پر نے اسے اطلاع دی تھی کہ اس نے بارہ بجے یہاں آپ سے ملاقات کرنی ہے۔ وہ تیار ہو رہی تھی کہ اچانک اس

میں شدید درد شروع ہو گیا۔ آپ کا فون نمبر بھی اس کے پاس نہیں ہے کہ آپ کو اطلاع دے دیتی۔ چنانچہ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ کو لے آؤں۔ آپ نے اس کا فلیٹ دیکھا ہوا ہے ــــ"

"نہیں ــــ" جولیا نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو میرے ساتھ تشریف لے آئیں ــــ" مہدی نے مسکرا کر کہا۔ "میرے پاس گاڑی نہیں ہے۔ ٹیکسی لے لیں گے ــــ"

"نہیں ــــ میرے پاس گاڑی ہے ــــ" جولیا اپنا پرس اٹھاتی ہوئی بولی ــــ "آؤ ــــ"

وہ مہدی کے ساتھ باہر آئی اور دروازہ بند کر کے زینوں کی طرف چل دی۔ مہدی اس کے پیچھے تھا۔ اگرچہ اس طرح ایک اجنبی کے ساتھ جانا مناسب نہ تھا مگر بوڑھے نے خود کو تمثیلہ کا ملازم بتایا تھا۔ اور اس نے میجر پرمود کے اس فون کا حوالہ بھی دیا تھا جس میں اس نے تمثیلہ کو ملاقات کا وقت اور مقام بتایا تھا۔ لہذا کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ رہی تھی۔ اس نے سوچا چلو اس بہانے تمثیلہ کا فلیٹ بھی دیکھ لے گی۔

ہال میں پہنچ کر وہ رکے بغیر باہر نکل آئے۔ جولیا کمپاؤنڈ میں کھڑی اپنی کار کے پاس پہنچی اور ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتی ہوئی اندر بیٹھ گئی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"بیٹھو —" اس نے مہدی سے کہا۔

اور وہ پچھلا دروازہ کھول کر عقبی نشست پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے انجن اسٹارٹ کیا اور کار گیٹ کی طرف بڑھا دی۔ با آکر اس نے مہدی سے پوچھا — "کس طرف چلنا ہے —"

"بائیں جانب —" مہدی بولا — "اگلے چوک سے دا جانب مڑنا ہے —"

جولیا نے بائیں جانب کار کا رخ کیا اور رفتار بڑھا لگی۔ ایک چوک پر پہنچ کر اس نے دائیں جانب کی سڑک کار موڑ دی۔

"تمثیلہ فلیٹ پر تنہا ہی ہے یا میجر صاحب بھی موجود ہیں" جولیا نے پوچھا

"تنہا ہے۔ میجر صاحب کبھی کبھی آتے ہیں —" مہدی نے جواب

"آگے کہیں مڑنا ہے —" جولیا نے اگلے چوک کے پاس پہنچ کر پو

"جی ہاں — بائیں جانب چلنا ہے —" مہدی نے کہا

اور جولیا نے اس جانب کار موڑ دی۔ اس سڑک پر برائے نام تھا۔ کچھ دیر بعد مہدی نے کہا۔ "دائیں ہاتھ پر منزلہ عمارت نظر آرہی ہے اس میں فلیٹ ہے —"

جولیا نے دیکھا۔ کچھ فاصلے پر ایک چھ منزلہ عمارت تھی اس نے عمارت کے پاس پہنچ کر کار روکی اور انجن بند کر

ر آئی۔ مہدی بھی اتر آیا۔

"میرے ساتھ آیئے —" وہ جولیا کے آگے ہوتا ہوا ستہ لہجے میں بولا

اور عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھا۔ جولیا اس کے چل دی۔ گراؤنڈ فلور پر شاپنگ سنٹر تھا۔ وہ ایک نے میں واقع لفٹ کی طرف بڑھے۔ قریب آکر مہدی نے ر بورڈ کا ایک بٹن دبایا اور لفٹ اوپر سے نیچے آنے چند لمحوں بعد لفٹ نیچے آکر رکی۔ اور اس کا خودکار دروازہ گیا۔ وہ لفٹ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند ہوتے مہدی نے ففتھ فلور کا بٹن دبا دیا۔ لفٹ سرعت سے بلندی جانب اٹھنے لگی۔

چند لمحوں بعد لفٹ پانچویں منزل پر رکی اور دروازہ پر وہ دونوں باہر آگئے۔ اس راہداری میں آمنے سامنے فلیٹ تھے۔ مہدی بائیں جانب کے دوسرے فلیٹ کی طرف ا۔ دروازے پر پہنچ کر اس نے ہینڈل گھما کر دروازہ لا اور جولیا کو اندر چلنے کا اشارہ کیا۔ جولیا اندر آئی۔ یہ ڈرائنگ روم تھا۔ اس سے آگے ایک اور کمرہ تھا۔ ڈرائنگ روم میں تمثیلہ موجود نہیں تھی۔ شاید وہ بیڈ روم میں ام کر رہی تھی۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"بیٹھو" اس نے مہدی سے کہا۔

اور وہ پچھلا دروازہ کھول کر عقبی نشست

نے انجن اسٹارٹ کیا اور کار گیٹ کی طرف

آکر اس نے مہدی سے پوچھا "کس طرف

"بائیں جانب" مہدی بولا "

جانب مڑنا ہے"

جولیا نے بائیں جانب کار کا رخ موڑ دیا اور

گی۔ ایک چوک پر پہنچ کر اس نے

کار موڑ دی۔

"تمثیلہ فلیٹ پر تنہا ہی ہے

جولیا نے پوچھا

نظر آ رہا تھا اور

سینے کی طرف تھا۔ جولیا تیزی سے کھڑی ہو گئی۔

دونوں سفید فام مسکراتے ہوئے قریب آکر

ان میں سے ایک سر سے گنجا مگر قوی الجثہ تھا۔ دوسرے قد

فٹ سے زائد معلوم ہوتا تھا۔

"تم کون ہو اور تمثیلہ کہاں ہے" جولیا نے سخت لہجے

میں سوال کیا۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ جولیا" دراز قد اسے گھورتا ہوا بولا۔

یہاں صرف ہم ہیں"

تو ذلیل آدمی دھوکے سے مجھے لایا ہے"

جائز ہوتا ہے" دراز قد

ں لانے کا مقصد

دراز قد بولا "تم بتاؤ۔

مرے ہوئے ہیں"

ندھے اچکا کر بولی۔

ہے" اس نے جولیا کو گھورتے

" اس نے بتایا۔

صبح دس بجے ہی چھوڑ دیا تھا۔ اس کے

بتاؤ" وہ غرایا۔

بتاؤں گی" جولیا نے سختی سے کہا۔

عمران کے متعلق بتاؤ۔ وہ کہاں ہے"

ز قد نے پوچھا

مجھے معلوم نہیں ہے۔ ہوتا بھی تو نہ بتاتی"

شارک۔ یہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گی"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گنجے نے دراز قد سے کہا ”اسے زور دینا پڑے گا۔“

”ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ یہ تشدد کی زبان سمجھتی ہے۔“ دراز قد نے کہا جس کا نام شارک تھا۔

پھر اس نے مہدی سے کہا ”تمہارا تعاقب تو نہیں کیا گیا۔“

”نہیں۔“ مہدی بولا ”اگر کوئی تعاقب کرتا تو میں اس ... نپٹے بغیر ادھر نہ آتا۔“

”گڈ۔“ شارک بولا ”ایر۔ تم جولیا کے ہاتھ باندھ...“ گنجے نے جس کا نام ایر تھا۔ اپنا ریوالور جیب میں ڈالا اور ... کی طرف بڑھ گیا۔ شارک نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ... لمبے پھل والا شکاری چاقو نکال کر کھولا۔ چاقو کا تیز دھار پھل د... کر جولیا کے جسم میں سنسناہٹ سی پھیلتی چلی گئی۔

عمران کمرے میں داخل ہوا تو سلیمان نے اسے دیکھ کر ... ٹھنڈا سانس لیا۔ عمران کے پیچھے دلیر خاں بھی کمرے میں آگیا۔

”کیا بات ہے سٹیم انجن کے بچے۔ کیوں ٹھنڈے سانس لے ... رہے ہو۔“ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے سلیمان سے پو...

”سوچتا ہوں کیا بنے گا آپ کا۔“ سلیمان افسردہ لہجے میں بو...

”کیوں۔ کیا بننا چاہیے۔“ عمران نے اسے گھورا۔

”ایک عدد بچہ۔ جو بڑا ہو کر آپ کا نام روشن کرے۔“

”نہیں۔ مجھے نام روشن کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔“ ...ران نے منہ بنا کر کہا۔

”مگر مجھے تو ہے۔“ سلیمان جلدی سے بولا ”میں بے اولاد ہو ...کر نہیں مرنا چاہتا۔ میرے پیچھے میرا کوئی نام لینے والا تو ہو۔ آپ ...کچھ سنبھالنے والا تو کوئی ہو۔“

”تمہارا نام لینے والے کئی دوکاندار ہیں جن سے تم نے ادھار ...لیا ہوا ہے۔ یقیناً وہ رات دن تمہارا نام لے رہے ہوں گے اور ...تمہارے انتظار میں قوالیاں گا رہے ہوں گے کہ۔ میرے پیسوں کی ...ائی کب آئے گی تو۔“

”صاحب۔ مذاق چھوڑ دیے۔ میں سنجیدہ ہوں۔“ وہ بولا ”... سنا ہے یہاں رشتوں کی کمی نہیں ہے۔“

”یہ درست ہے۔“ عمران بولا ”یہاں بے شمار رشتے ...موجود ہیں۔“

”پر تو خدا کے لیے مجھے بھی ایک رشتہ دلوا دیجئے۔“ ...سلیمان لجاجت سے بولا ”میں آپ کے بچوں کو دعائیں ...دوں گا۔ انھیں کھلونے لے دوں گا۔“

”چھوڑو یار کیا کرو گے رشتہ لے کر۔“ عمران نے منہ بنایا

”شادی کروں گا صاحب۔ شادی یعنی خانہ آبادی۔“ ...سلیمان نے کہا ”میں آپ کی منت کرتا ہوں۔ آپ کے ہاتھ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جوڑتا ہوں۔ آپ کے گلے پڑتا ہوں — ارے نہیں —
پاؤں پکڑتا ہوں —"

" ابے گھامڑ — یہاں کے رشتے تمہیں پسند نہیں آئیں گے —"
عمران نے غصے سے کہا۔

" کیوں صاحب — کیا ان کے سینگ ہیں —" سلیمان چونکتا ہوا بولا

" نہیں — بلکہ تمام رشتے مردانہ ہیں۔ لڑکوں اور مردوں کے
ہیں —" عمران نے مسکرا کر کہا۔

" دھت تیرے کی —" سلیمان نے اپنے سر پر ہاتھ مارا —
اور دلیر خاں ہنسنے لگا۔

" پھر — کرا دوں کسی لڑکے یا آدمی سے تمہاری شادی —"
عمران نے پوچھا

" یہ شادی نہیں خانہ بربادی ہو گی صاحب —" سلیمان ناگواری
سے بولا —" کیا آپ اپنا خانہ خراب کرانا چاہتے ہیں —"

" نہیں — میں تمہارے سوا کسی کو فلیٹ میں نہیں رکھ سکتا —"
عمران نے حتمی لہجے میں کہا

" ایسا ظلم نہ کیجئے گا صاحب میں اپنی بیگم کو لے کر کہاں بھٹکتا
پھروں گا اور سڑکوں پر گاتا پھروں گا کہ میں تیرے اجنبی
شہر میں —"

" بس — میرے پاس تمہارے گانے سننے کا وقت نہیں ہے —"
عمران نے تیزی سے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

" گانے کا وقت نہیں — تو قوالی کا وقت ضرور ہو گا۔ وہی سنا
دیتا ہوں۔ مجھے نظر کرم کی بھیک ملے —"

" دلیر خان —" عمران اس کی بات کاٹتا ہوا غرایا —"
اسے اٹھا کر باہر پھینک آؤ۔ وہاں آنے جانے والے اسے
کافی بھیک دیں گے —"

" صاحب — مس جولیا کے بارے میں کیا خیال ہے —"
سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا

" کیا مطلب ہے تمہارا —" عمران نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا

" وہ تنہا مس تنظیلہ سے ملنے گئی ہیں مگر آپ کو ان کی ذرا
بھی پروا نہیں ہے اور یہاں بیٹھے گپیں ہانک رہے ہیں —"
سلیمان نے ملامت آمیز انداز میں کہا —" کیا یہی شرط وفاداری
اور خانہ داری اور اصول تابعداری ہے —"

" بس — بس — مجھے اور شرمندہ مت کر دیار —" عمران
ہاتھ اٹھا کر شرمسار لہجے میں بولا —" ایسا نہ ہو کہ میں خود
کشی کرنے پر مجبور ہو جاؤں —"

" ویسے غیرت مند تو یہی کیا کرتے ہیں۔ آگے آپ کی مرضی —"
سلیمان سر ہلا کر بولا۔

" سلیمان — میری غیرت کو مت للکارو —" وہ غرایا۔

Aswad Raza www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ورنہ پچھتاؤ گے ۔۔۔۔ ،، عمران غرایا۔''

،، اچھا۔ تو پھر منگوائیے کھانا۔ بارہ بج رہے ہیں۔'' سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

،، یہ کھانے کا وقت ہے ۔۔۔۔ ،، عمران نے آنکھیں نکالیں۔

،، صاحب جب میں پکاتا ہوں تو آپ شام کا کھانا بھی بارہ بجے کھایا کرتے ۔۔۔۔ ،، سلیمان نے ناگوار لہجے میں کہا۔

،، مونگ کی دال اور مرغِ مسلم میں یہی تو فرق ہوتا ہے پیارے'' عمران اسے آنکھ مارتے ہوا بولا۔

،، اچھا مرضی ہے آپ کی ۔۔ ،، سلیمان بولا۔'' آخر ایک دن وطن واپس تو جانا ہی ہے ۔۔۔ ،، اس نے دھمکی سی دی۔

عمران نے دلیرخان کو چائے لانے کے لیے کہا اور وہ باہر چلا گیا۔ ٹھیک اسی لمحے اس کی واچ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا۔ اس نے چونکتے ہوئے گھڑی پر نظر ڈالی اور ونڈ ماڈ باہر کھینچ دیا۔

،، ہیلو عمران صاحب ۔۔۔ ہاشمی کالنگ ۔۔ اوور ۔'' دوسری جانب سے دلیرخان کے ایک ماتحت کی آواز سنائی دی۔

،، یس ہاشمی ۔۔۔۔ عمران اٹینڈنگ ۔ اوور ۔۔۔ ،، عمران نے جلدی سے کہا۔

،، رپورٹ سر ۔۔۔۔ ،، ہاشمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور عمران خاموشی سے اس کی رپورٹ سننے لگا۔ مگر رپورٹ سنتے ہی وہ بے ساختہ اچھل پڑا۔

،، اوہ۔ یہ کس وقت کی بات ہے؟'' اس نے مضطربانہ لہجے میں کہا۔

،، ایک منٹ ہی ہوا ہے۔ میں اس گاڑی کے پیچھے جا رہا ہوں'' ہاشمی نے بتایا۔

،، ہوں ۔۔ ،، عمران نے ایک لمحہ کے لیے سوچا۔'' ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں۔ تم مجھے گائیڈ کرتے رہنا ۔۔۔ ''

،، رائٹ سر ۔۔ میں ٹرانسمیٹر آن رکھوں ۔'' ؟

،، ہاں ۔۔ ،، عمران نے کہا۔

اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تیزی سے اٹھتا ہوا بولا۔

،،سلیمان۔ میں جا رہا ہوں۔ کھانے پر میرا انتظار مت کرنا۔''

یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

صفدر اس وقت نئے میک اپ میں پرنس اتاشی کی رہائش گاہ سے چند قدم کے فاصلے پر ایک سایہ دار درخت کے نیچے موجود تھا۔ عمارت سے باہر آنے کے بعد اس نے ایکسٹو کو رپورٹ دی تھی۔ اور اسی کی ہدایت پر میک اپ کے ذریعے شکل تبدیل کر کے عمارت کی نگرانی کر رہا تھا۔ میک اپ اس نے اپنی کار میں ہی

Aswad Raza www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بیٹھ کر تبدیل کیا تھا اور ڈبل استر کا کوٹ الٹ کر پہن لیا تھا جس کے دونوں جانب مختلف رنگ کا استر تھا۔ مقصد یہ تھا کہ کوئی اسے نہ پہچان سکے۔

تقریباً پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ کوٹھی کا گیٹ کھلا اور اس میں سے ایک کار برآمد ہوئی۔ اس کار میں دو سفید فام بیٹھے تھے جن میں سے ایک وہی تھا جسے صفدر بے ہوش کر کے آیا تھا۔ کار اس کا ساتھی چلا رہا تھا۔ صفدر درخت کی آڑ میں ہوگیا۔ کار اس کے سامنے سے گزر گئی تو وہ تیزی سے گلی کی طرف بڑھا جہاں اس نے اپنی کار کھڑی کی ہوئی تھی۔ کار میں بیٹھ کر اس نے انجن اسٹارٹ کیا اور کار گلی سے باہر لے آیا سڑک پر آ کر اس نے کار کا رخ اس جانب کیا جدھر سفید فاموں کی کار گئی تھی اور رفتار میں اضافہ کرتا چلا گیا۔ اتنی دیر میں وہ کار جو نئے ماڈل کی کرولا تھی وہاں سے کافی فاصلے پر پہنچ چکی تھی۔

صفدر جلد ہی اس کے قریب جا پہنچا۔ اب کرولا اور اس کے درمیان صرف دو گاڑیاں حائل تھیں۔ صفدر نے اتنا فاصلہ مناسب سمجھا اور رفتار کم کر دی اس کے اندازے کے مطابق گارڈز کے ساتھی نے گارڈز کو ہوش دلایا تھا جو عمارت کے گیٹ پر موجود تھا اور گارڈز نے اپنے انچارج کو کال کر کے اس کے فرار کی اطلاع دی تھی۔ چنانچہ اب انچارج کی ہدایت پر ہی دونوں وہاں سے اپنے دوسرے ٹھکانے پر جا رہے تھے۔ ایک چوک پر کرولا بائیں جانب مڑ گئی۔ صفدر نے بھی اسی طرف کار موڑ دی اور واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے

ایکسٹو کو کال کرنے لگا۔ جلد ہی رابطہ قائم ہوگیا۔ اس نے تازہ رپورٹ دی اور ایکسٹو کی ہدایات سن کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ کرولا مختلف سڑکوں پر دوڑنے کے بعد ایک کالونی ٹائپ آبادی میں داخل ہوگئی۔ صفدر نے رفتار کم کر دی۔ کالونی کی سڑکیں تقریباً سنسان پڑی تھیں۔ چند لمحوں بعد ٹیوٹا کرولا ایک کوٹھی کے گیٹ پر رکتی دکھائی دی اور صفدر نے اپنی کار قریب ہی ایک گلی میں موڑ دی۔ گلی میں آ کر اس نے کار روکی اور انجن بند کر کے اتر آیا۔ وہ گلی سے باہر آیا تو کرولا کوٹھی میں داخل ہو رہی تھی چند لمحوں بعد صفدر اس کوٹھی کی طرف بڑھنے لگا۔ جو وہاں سے تقریباً پچاس قدم کے فاصلے پر تھی۔ کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس نے گیٹ پر نظر ڈالی۔ گیٹ بند تھا اور کونے میں عمارت کا نمبر دیوار پر لکھا تھا۔ چند قدم آگے جا کر وہ پلٹا اور واپس چل دیا۔

گلی میں آ کر وہ اپنی کار میں بیٹھا اور واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے ایکسٹو کو کال کرنے لگا۔ سلسلہ ملنے پر اس نے رپورٹ دی۔

"اس عمارت میں داخلہ ممکن ہے۔" ایکسٹو نے پوچھا

"یس سر۔ گیٹ زیادہ بلند نہیں ہے۔" صفدر نے کہا

"اچھا۔ فی الحال تم نگرانی کرو۔ کچھ دیر بعد میں کال کروں گا۔"

ایکسٹو نے کہا۔ "اوور اینڈ آل۔"

صفدر نے طویل سانس لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر وہ کار

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے اتر کر گلی کی نکڑ پر آ کھڑا ہوا اور ایک سگریٹ سلگا کر مطلوبہ کوٹھی کے گیٹ کی جانب دیکھنے لگا۔ وقت تیزی سے گزرتا رہا۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد ایک کار اس عمارت کے گیٹ پر رکتی دکھائی دی۔ اس میں صرف ایک امریکی سوار تھا۔ چند لمحوں بعد گیٹ کھلا اور کار اندر چلی گئی۔ صفدر کو یقین تھا کہ کار والا امریکی سفارت خانے کا پریس اتاشی ہے۔ اس نے سوچا کہ ایکسٹو کو اطلاع دی جائے۔ لیکن اسی لمحے ایک اور کار اس عمارت کی دوسری جانب رُکتی دکھائی دی اور وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

اس کار سے ایک مقامی آدمی برآمد ہوا اور ٹہلتا ہوا کوٹھی کے گیٹ کی طرف آنے لگا۔ گیٹ کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس نے گیٹ کی طرف دیکھا اور دو قدم آگے آ کر واپس پلٹ گیا۔ اس کی یہ حرکت صفدر کے لیے الجھن آمیز تھی یوں لگتا تھا جیسے وہ صرف عمارت کا نمبر دیکھنے آیا تھا۔ وہ اپنی کار کے پاس پہنچا اور کار میں بیٹھ گیا۔ صفدر اس کی روانگی کا انتظار کرنے لگا۔ لیکن کئی لمحے گزر گئے اور کار حرکت میں نہ آئی۔

صفدر کو یقین ہونے لگا کہ وہ آدمی بھی اس کی طرح عمارت کی نگرانی میں مصروف تھا۔ چنانچہ وہ پلٹ کر گلی میں کھڑی اپنی کار میں آ بیٹھا اور واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے ایکسٹو کو کال کرنے لگا۔

Aswad Raza www.4BooksPK.com

"ہیلو چیف ۔۔۔ صفدر کالنگ ۔۔۔ اوور ۔۔۔"

"ہیلو صفدر ۔۔۔ ایکسٹو اٹینڈنگ ۔۔۔ اوور ۔۔۔"

صفدر نے تازہ صورت حال بیان کی اور کار والے کا بھی ذکر کیا۔ اس پر ایکسٹو نے کہا۔

"میں عمران کو بھیج دوں گا۔ وہ کچھ دیر بعد آئے گا۔ اس کے آنے پر تم اس کی ہدایات پر عمل کرو گے"

"رائٹ سر ۔۔۔ کیا وہ نئے میک اپ میں ہوں گے ۔۔۔" صفدر نے پوچھا

"ہاں ۔۔۔ اُس نے میک اپ تبدیل کر لیا ہے۔ وہ خود ہی تمہیں متوجہ کرے گا۔ اوور اینڈ آل ۔۔۔" ایکسٹو نے کہا اور اس کی آواز بند ہو گئی۔ صفدر نے بھی ٹرانسمیٹر آف کیا۔ پھر وہ کار سے اتر کر ایک بار پھر گلی کے باہر نکڑ پر آ کھڑا ہوا۔ مطلوبہ کوٹھی کی دوسری جانب مقامی شخص کی کار موجود تھی لیکن اب اس کے پیچھے بھی ایک کار کھڑی دکھائی دے رہی تھی اور دونوں کاریں خالی معلوم ہوتی تھیں پہلا کار والا بھی نظر نہ آ رہا تھا اور دوسری کار میں بھی کوئی موجود نہ تھا۔ صفدر نے پہلی کار والے کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا مگر وہ نظر نہ آیا۔ نجانے وہ کہاں چلا گیا تھا۔

صفدر کے ذہن میں آیا کہ کیوں نہ اس کی کار کا جائزہ لے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہو سکتا ہے کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے۔ چنانچہ وہ ٹہلنے کے انداز میں اس کار کی طرف بڑھنے لگا۔ کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس نے گیٹ کی طرف دیکھا جو بدستور بند تھا۔ وہ گیٹ سے چند قدم ہی آگے گیا تھا کہ یکدم فضاء گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے لرزنے لگی۔ صفدر نے تیزی سے پلٹ کر کوٹھی کی طرف دیکھا۔ فائرنگ کی آواز اسی عمارت سے بلند ہوئی تھی۔

وہ سوچنے لگا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اندر گھس کر فائرنگ کا سبب معلوم کرے یا پہلے ایکسٹو کو اطلاع دے کر ہدایات طلب کرے۔ اسی لمحے دوبارہ فائرنگ ہونے لگی جو ایک دو لمحوں بعد بند ہو گئی۔ صفدر نے فیصلہ کن انداز میں سر جھٹکا اور تیزی سے کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ملٹری سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے باہر آ کر تمثیلہ نے اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی اور کار کی رفتار میں اضافہ کر دیا۔ پونے بارہ بجے تھے اور تیموری ہوٹل میں اس نے بارہ بجے جولیا سے ملاقات کرنا تھی۔ جبکہ وہاں سے ہوٹل کا فاصلہ ہلکی رفتار سے دس منٹ کا تھا۔ اس حساب سے وہ مقررہ وقتِ ملاقات سے چار پانچ منٹ پہلے وہاں پہنچ سکتی تھی۔ چند لمحوں بعد اس نے راستے میں ایک پبلک ٹیلیفون دیکھا تو کار روک دی۔ اس نے سوچا

…مود سے بات کرنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے پروگرام میں کوئی تبدیلی …ر دی گئی ہو۔

وہ کار سے اتر کر ٹیلیفون بوتھ میں داخل ہوئی اور ہک سے …یور اتار کر پرمود کے فلیٹ کے نمبر ملانے لگی۔ کئی لمحے گزر گئے …دوسری جانب صرف گھنٹی بجتی رہی۔ تمثیلہ سمجھ گئی کہ پرمود فلیٹ …موجود نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے ریسیور ہک سے لٹکایا اور …ہر نکل آئی۔ وہ دوبارہ کار میں بیٹھی اور انجن اسٹارٹ کر کے …آگے بڑھا دی۔ ٹھیک اسی لمحے کار کے ڈیش بورڈ کے خانے …سے سیٹی کی آواز خارج ہونے لگی۔ جو دراصل ٹرانسمیٹر سگنل تھا۔ …نے چونکتے ہوئے ڈیش بورڈ کا خانہ کھولا اور اس میں …ے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کر دیا۔

"ہیلو تمثیلہ ـــــ پرمود کالنگ ـــــ اوور ـــــ" ٹرانسمیٹر …ے پرمود کی آواز خارج ہونے لگی۔

"یس ڈارلنگ ـــــ تمثیلہ ریسیونگ ـــــ اوور ـــــ" اس نے …سے جواب دیا۔

"کیا تم جولیا سے ملنے جا رہی ہو ـــــ" پرمود نے پوچھا

"ہاں ـــ اُدھر ہی جا رہی ہوں ـــ کیوں ـــــ" تمثیلہ نے چونکتے …نے پوچھا۔

"بس ـــ ایسے ہی ـــ" پرمود کی آواز آئی ـــــ "میں نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سوچا تمھیں یاد دلا دوں۔ کہیں، تم دفتری کاموں میں بھول جاؤ
وہ بیچاری انتظار کرتی رہ جائے۔
”وہ اس بیچاری کا بہت خیال ہے تمھیں۔ کبھی ہم عزیزوں کا بھی کچھ
خیال کر لیا کرو۔“ وہ مسکرائی۔
”وہ تمھارا خیال تو میرے دل و دماغ پر حاوی رہتا ہے ——
پرمود نے ہنس کر کہا —— ”بقول شاعر۔ تم تو رہتے ہو میرے د
کی ہر دھڑکن میں۔ تم میرے پاس کب نہیں ہوتے ——
”وہ شکریہ ڈارلنگ —— تمھاری چاہت ہی میری روح
غذا ہے —— ”تمثیلہ بولی —— ”میں جولیا سے مل کر تمھارے
آؤں گی۔ تم وہیں ملو گے نا ——“
”وہ معلوم نہیں —— اس وقت تو میں ایک ضروری کام سے جا
ہوں۔ واپسی پر تمھیں کال کر کے مطلع کر دوں گا۔
”وہ لیکن کام —— مجھے نہیں بتاؤ گے ——“ تمثیلہ نے چونک کر پو
”وہ پھر بتاؤں گا۔ میری منزل آ چکی ہے۔ اوور اینڈ آل ——
پرمود نے جلدی سے کہا۔
اور اس کی آواز بند ہو گئی۔ تمثیلہ نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر
آگے ایک چوک آ رہا تھا جس سے دائیں جانب والی سڑک پر تم
ہوٹل تھا۔ وہ چوک کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اچانک کوئی چیز
کی گردن سے آ لگی۔

Aswad Raza
www.BooksPK.com

”وہ مڑنا نہیں —— سیدھی چلتی رہو ——“ عقب سے ایک تحکمانہ
آواز ابھری۔
اور تمثیلہ بے ساختہ اچھل پڑی۔ اس نے بریک پیڈل دباتے
ہوئے سامنے لگے آئینے میں دیکھا۔ عقبی نشست پر ایک مقامی آدمی
بیٹھا تھا جس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا اور ریوالور کی نال
تمثیلہ کی گردن کو چھو رہی تھی۔ اسی لمحے اس آدمی نے ایک رومال ریوالور
پر ڈال دیا جس سے ریوالور چھپ گیا۔
”کوئی حرکت مت —— سیدھی چلتی رہو ورنہ کھوپڑی میں سوراخ کر دوں
گا“ وہ غرایا۔ ”ریوالور بے آواز ہے ——“
”تم کون ہو اور میری کار میں کس وقت گھسے تھے ——“ تمثیلہ
نے کار آگے بڑھاتے ہوئے غصیلے لہجے میں پوچھا۔
”جب تم فون کرنے فون بوتھ میں گئی تھیں —— “ وہ بولا
”مقصد ——“ تمثیلہ غرائی۔ چوک عبور کر کے اس نے رفتار کم
کی۔
”مقصد تو وہی ہے جس کے لیے ہمارے اور ساتھی کل تمھارے
میں گئے تھے۔ لیکن تمھیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔
جولیا سے تمھاری ملاقات ضرور ہو گی ——“
”جولیا —— تمثیلہ جولیا کے حوالے پر چونکی —— کیا مطلب ہے تمھارا۔“
”جولیا سے ملنے جا رہی تھیں تموری ہوٹل میں ——“ وہ مسکراتا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوا بولا۔" لیکن ہم نے ملاقات کا وقت اور نظام تبدیل کر دیا ہے۔ اب تم اسے ہوٹل کی بجائے ہمارے لاک اپ میں ملو گی

"اوہ — کیا تم نے اسے اغوا کر لیا ہے" تمثیلہ نے تیزی سے پوچھا

"تمہیں اس سے کیا مطلب — تم نے تو صرف ملاقات کرنی ہے اور ملاقات ہو جائے گی —"

"حکومت — میں کار روک رہی ہوں" تمثیلہ نے غصے سے کہا

"مرنا چاہتی ہو تو ضرور روکو" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا

اور اس نے پروا کئے بغیر بریک لگا دی۔

"سنا نہیں تم نے" وہ غرایا۔

"جب تک تم اپنا حدود اربعہ نہیں بتاؤ گے میں آگے نہیں جاؤں گی" تمثیلہ نے اٹل لہجے میں کہا۔

"آگے پہنچ کر تمہیں سب کچھ بتا دیا جائے گا" وہ غصیلے لہجے میں

"چلو — ضد مت کرو —"

تمثیلہ نے آئینے میں اس کی طرف دیکھا۔ اس آدمی کا لب و لہجہ غیر ملکی تھا مگر شکل مقامی۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ وہ میک اپ میں تھا۔ تمثیلہ نے کلچ دبا کر گیئر بدلا اور پھر ایک جھٹکے سے پاؤں ہٹا لیا۔ کار ایک زبردست جھٹکے سے آگے بڑھی اور میں بیٹھا شخص بے اختیار اچھل کر اس کی سیٹ کی پشت سے ٹکرایا ریوالور تمثیلہ کی گردن سے ہٹ گیا تھا۔ اس نے یکدم بریک لگائے

ہوئے دونوں ہاتھوں میں اس آدمی کی گردن جکڑی اور گھما کر بائیں جانب پٹخ دیا۔

اس آدمی کے ہاتھ سے ریوالور گر چکا تھا۔ وہ سیٹ سے فرش پر گرا اور تمثیلہ نے انجن بند کرتے ہوئے اپنے پرس سے ریوالور نکال لیا۔ عقب میں ایک اور کار آ رکی تھی۔ تمثیلہ نے اس پر توجہ دیئے بغیر اس آدمی پر ریوالور تان لیا۔

"بس — اب کوئی حرکت مت کرنا ورنہ جہنم پہنچا دوں گی —" وہ غرائی

اور تیزی سے دروازہ کھول کر اتر آئی۔ پھر اس نے پچھلا دروازہ کھولا۔ وہ آدمی اُٹھ رہا تھا۔ تمثیلہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ریوالور اٹھا لیا۔

"اب باہر نکل کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی —" تمثیلہ نے حکم دیا۔

"کیا بات ہے میڈم — خیریت تو ہے —" ایک آواز آئی۔

تمثیلہ نے اس کی طرف دیکھا۔ چند قدم پر نیلے رنگ کی مزدا کھڑی تھی اور اس سے اترنے والے دو مقامی افراد ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ شاید انہی میں سے ایک نے تمثیلہ کو مخاطب کیا تھا۔

"یہ غنڈہ مجھے اغوا کرنا چاہتا تھا۔" تمثیلہ نے اپنے شکار کو گھورتے ہوئے کہا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ آدمی ہاتھ اٹھائے کار سے اترا اور تمثیلہ ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔ دوسری کار والے قریب آ گئے تھے۔

"واہ غضب خدا کا۔۔۔ دن دیہاڑے چلتی سڑک پر اغوا۔۔۔" دوسری کار والوں میں سے سرخ ٹائی والا حیرت سے بولا۔۔۔ "ہم اس خبیث کو پولیس کے حوالے کر دیں گے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ میں خود اسے تھانے لے جاؤں گی۔ چلو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھو۔" تمثیلہ نے دوسرا جملہ اپنے شکار سے کہا۔ لیکن ٹھیک اسی لمحے سرخ ٹائی والے نے یکدم اپنی جیب سے ریوالور نکالا اور تمثیلہ کے سر پر ریوالور کا دستہ رسید کر دیا تمثیلہ کی توجہ دوسرے آدمی کی طرف تھی۔ اس لیے وہ سرخ ٹائی والے کے ارادے سے بے خبر رہی۔ ریوالور کا دستہ اس کے سر پر پڑا تو اس کے حلق سے بے ساختہ تیز کراہ خارج ہوئی اور اس کی آنکھوں کے سامنے تارے سے ناچنے لگے وہ لڑکھڑاتی ہوئی سڑک پر گری اور اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

تیز دھار شکاری چاقو دیکھ کر جولیا کے جسم میں خوف کی سنسناہٹ سی پھیلتی چلی گئی۔ شارک نے اس کی طرف دیکھا مگر جولیا کے چہرے پر میک اپ کے سبب کوئی تاثر نوٹ نہ کر سکا۔

"ہاردن۔۔۔ جانتے ہو اس چاقو سے کب کام لیا جائے گا۔۔۔" شارک نے مہدی نامی شخص سے کہا۔

"تم بتا دو۔۔۔" مہدی مسکرا کر بولا جس کا اصل نام ہاردن تھا۔ "میں اس سے مس جولیا کے جسم پر خوبصورت پھول بناؤں گا۔۔۔" وہ درندگی آمیز لہجے میں بولا۔۔۔ "جب عمران اس کی لاش دیکھے گا تو بہت پسند کرے گا۔۔۔"

"بکواس مت کرو خبیث۔۔۔" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔۔۔ "تم مجھے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔۔۔"

"کیوں۔۔۔ کیا تمہارے جسم میں برقی رو دوڑ رہی ہے۔۔۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولا

"یہ تو تمہیں وقت بتائے گا۔۔۔" جولیا غرائی۔۔۔ "تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ مجھے چھوڑ دو۔۔۔"

"بھول جاؤ۔۔۔" وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔ "تمہیں چھوڑنے کے لیے یہاں نہیں لایا گیا۔ اگر تم آزادی اور زندگی چاہتی ہو تو عمران اور اپنے دوسرے ساتھیوں کے ایڈریس بتا دو۔۔۔"

"ہرگز نہیں۔۔۔" جولیا نے سختی سے کہا۔

"سوچ لو۔۔۔ اگر تم نے ایڈریس نہ بتائے تو یہ چاقو تمہارے جسم کے تمام نازک اعضاء اڑا دے گا۔۔۔"

اتنے میں ایمریڈ روم سے نکل آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسی تھی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تم جو چاہے کرو ۔۔ میری زبان نہیں کھلے گی ۔۔۔۔" جولیا لاپرواہی سے بولی۔

"آل رائٹ ۔۔" شارک غصے سے بولا ۔۔ "ایمر ۔۔ جلدی کرو ۔۔۔ میں انچارج کو اطلاع کرتا ہوں ۔۔۔"

وہ پلٹ کر میز کے پاس گیا اور میز پر رکھے فون کا ریسیور اٹھا کر نمبر ملانے لگا۔ ایمر رسی لے کر جولیا کی پشت پر آیا۔ اس نے جولیا کے ہاتھ پیچھے کئے اور رسی سے باندھ دیے۔ جولیا نے کوئی مزاحمت نہ کی۔ سامنے ہارون ریوالور تانے کھڑا تھا اور اس کی نگاہیں بھی جولیا پر مرکوز تھیں۔

"شارک بول رہا ہوں باس ۔۔" شارک نے سلسلہ ملنے پر کہا ۔۔ "جی ہاں۔ وہ کامیاب لوٹا ہے۔ جولیا اس وقت میرے سامنے بے بس بیٹھی ہے۔ اس نے زبان کھولنے سے انکار کر دیا ہے چنانچہ میں اب تشدد کر کے اس کا منہ کھلواؤں گا ۔۔ رائٹ سر ۔۔ وہ سوالوں کے جواب دینے پر آمادہ ہو گی تو فوسٹر اور ڈائمنڈ کے بارے میں بھی پوچھ لوں گا۔ فی الحال تو اسے آمادہ کرنے کا مسئلہ ہے"

جولیا خاموشی سے اپنے بارے میں اس کی باتیں سن رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ عمران اس کے اغوا سے لاعلم ہو گا۔ کیا اسے اس کے اغوا ہونے کا پتہ چل گیا ہو گا۔ پھر ان لوگوں کے دعوئ کے مطابق تمثیلہ بھی ان کی قید میں تھی۔ کیا پرمود اس کے اغوا سے

لاعلم ہو گا۔

شارک نے فون بند کیا اور جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے ہاتھ بندھنے پر ہارون نے اپنا ریوالور جیب میں رکھ لیا تھا جبکہ ایمر بھی غیر مسلح نظر آ رہا تھا۔ شارک پہلے ہی اپنا ریوالور جیب میں ڈال چکا تھا۔ اس نے میز پر رکھا اپنا شکاری چاقو اٹھایا اور جولیا کی طرف بڑھا۔

"جولیا ۔۔" وہ جولیا سے ایک قدم کے فاصلے پر رکتا ہوا سخت لہجے میں بولا ۔۔ "ہمارے باس کو تمہاری زندگی اور عزت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس کا حکم ہے کہ تمہارے ساتھیوں کے رہائشی ایڈریس معلوم کرنے کے لیے تمہاری ہڈیوں کا گودا بھی نکالنا پڑے تو دریغ نہ کروں تمہارے جسم کا ریشہ ریشہ بھی الگ کرنا پڑے تو کر دوں ۔۔ لیکن ۔۔۔"

"لیکن کیا ۔۔" جولیا اسے گھورتی ہوئی بولی

"لیکن مجھے تمہاری جوانی اور حسن پر ترس آتا ہے ۔۔" وہ مسکرایا۔ "تم بھی خود پر ترس کھاؤ اور میرے سوالوں کے درست جواب دے کر جان بچاؤ ۔۔۔"

"خونی کتے ۔۔ مجھے تمہاری ہمدردی اور ترس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔۔" جولیا دانت پیستی ہوئی بولی ۔۔ "میرا مشورہ ہے کہ اپنی جان بچانے کے لیے مجھے چھوڑ دو ۔۔۔ ورنہ یقین کرو تم کتے کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

موت مارے جاؤ گے ـــــ"

"بکواس مت کرو حرافہ کتیا ـــــ" شارک یکدم غضبناک ہوگیا ـــــ "میں تم سے نرمی برت رہا ہوں اور تم ہو کہ خود کو شیرنی سمجھ رہی ہو۔ میں ایک ہی وار میں تمھاری گردن اڑا سکتا ہوں ـــــ"

"تو اڑا دو سوّر کے بچے ـــــ تمھیں روکا کس نے ہے ـــــ" جولیا جواباً غرائی۔

"نہیں ـــــ میں تمھیں اتنی آسان موت نہیں ماروں گا ـــــ" وہ درندگی آمیز لہجے میں بولا ـــــ "جو مزہ سسک سسک کر اور تڑپ تڑپ کر مرنے میں ہے وہ یکبارگی مرنے میں نہیں ملے گا تمھیں ـــــ"

"یہ تو وقت بتائے گا کہ کون تڑپ تڑپ کر مرتا ہے ـــــ" جولیا بولی۔

"آل رائٹ ـــــ" وہ اسے گھورتا ہوا بولا ـــــ "تیار ہو جاؤ ـــــ"

"شارک ـــــ تم وقت ضائع کر رہے ہو ـــــ" امیر غصے میں بولا ـــــ "اس نے تشدد کے بغیر زبان کھول دی تو یہ ایک معجزہ ہوگا ـــــ"

"تم ٹھیک کہتے ہو ـــــ اب دیکھتے رہو کہ میں کیسے اس کے جسم کا قیمہ کرتا ہوں ـــــ"

اس نے چاقو بائیں سے دائیں ہاتھ میں منتقل کیا اور قدم بڑھا کر جولیا کے بالکل قریب آگیا۔ جولیا کے میک اپ زدہ چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔ نہ ہی آنکھوں میں خوف کی پرچھائیاں تھیں۔

شارک کے دونوں ساتھی شارک کے ہاتھ میں پکڑے چاقو کی طرف دیکھ رہے تھے۔ شارک نے چاقو کی نوک جولیا کی گردن سے ذرا نیچے سینے پر رکھی اور اس سے پہلے کہ وہ اس کے سینے پر دباؤ ڈالنے کے لیے چاقو کو حرکت دیتا، جولیا نے یکدم دونوں پاؤں سمیٹ کر اس کی رانوں کے سنگم پر رسید کر دیے۔

شارک کے حلق سے کربناک سی چیخ خارج ہوئی۔ چاقو اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گرا اور وہ خود دونوں ہاتھ سنگم پر رکھے لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ عقب میں کرسی پڑی تھی۔ وہ کرسی سے جا ٹکرایا اور فرش پر گر گیا۔ ہارون تیزی سے آگے بڑھا اور اسے سنبھالنے لگا۔ رانوں کے سنگم میں پڑنے والی ضرب اس کے لیے کافی خوفناک ثابت ہوئی تھی۔

"یہ تم نے کیا کیا ذلیل عورت ـــــ" امیر غصیلے لہجے میں جولیا سے بولا۔

"میں نے کہا تھا کہ یہ مجھے ہاتھ نہیں لگا سکے گا ـــــ" جولیا غرائی۔

امیر نے آگے بڑھ کر فرش سے چاقو اٹھایا اور جولیا سے بولا۔

"مگر تم مجھے نہ روک سکو گی ـــــ میں پہلے تمھارے پاؤں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کاٹوں گا ۔۔۔ پھر تم کسی پر حملہ نہ کر سکو گی ۔۔۔“

یہ کہہ کر وہ جارحانہ انداز میں جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا نے کوئی حرکت نہ کی۔ وہ اپنے دفاع کا طریقہ جانتی تھی۔ ایمر جولیا کے قریب پہنچا ہی تھا کہ شارک غرایا۔

”نہیں ایمر ۔۔۔ پیچھے ہٹ جاؤ ۔۔۔ میں خود اس کا حلیہ بگاڑ دوں گا۔ چاقو مجھے دو ۔۔۔“

ایمر نے اس کی طرف دیکھا اور پیچھے ہٹ گیا شارک آگے بڑھا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ درندگی تھی اور وہ اس وقت کوئی غضبناک بھیڑیا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے ایمر کے ہاتھ سے چاقو لیا اور جولیا کی طرف لپکا۔ اگلے ہی لمحے اس نے درندوں کی مانند غراتے ہوئے چاقو بلند کیا اور جولیا پر پل پڑا۔

ٹرانسمیٹر پر سگنل موصول ہوتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو ڈی فور مین“ ۔۔۔ نواز شس کالنگ“ ۔۔۔ اوور“ ۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے اس کے ماتحت کی آواز خارج ہونے لگی۔

”یس نوازش“ ۔۔۔ پرمود ریسیونگ“ ۔۔۔ اوور ۔۔۔ اس نے جواباً کہا۔

”رپورٹ سر“ ۔۔۔ نوازش نے کہا۔

اور امریکی پریس اتاشی کے بارے میں رپورٹ بیان کرنے لگا:

”یونین چوک سے ذرا آگے جا کر وہ رک گیا وہاں ایک دوسری کار موجود تھی۔ اس نے اپنی کار وہیں چھوڑی اور دوسری کار میں بیٹھ کر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آ گے چل دیا۔

پرمود نوازش کی بات سنتا ہوا سوچ رہا تھا کہ پرلیس آتاشی نے ایسا کیوں کیا ہے۔ تعاقب کا پتا چل گیا تھا یا اس عمارت تک سفارتخانے کی کار میں جانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

"آل رائٹ — تم وہیں ٹھہرو۔ میں آرہا ہوں۔" اس نے نوازش کے خاموش ہونے پر کہا۔ "اس دوران صورتحال میں کوئی تبدیلی ہو تو مجھے مطلع کر دینا۔ اوور اینڈ آل —"

اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور کار کی رفتار میں اضافہ کرنے لگا۔ وہ پہلے امریکی سفارتخانے جا رہا تھا اور اسی دوران اس نے ٹرانسمیٹر پر تمثیلہ کو یاد دلایا تھا کہ اس نے بارہ بجے جولیا سے ملاقات کرنی ہے۔ مگر اب نوازش کی رپورٹ پر اس نے سفارتخانے جانے کا ارادہ بدل ڈالا اور ایک چوک سے کار دوسری سڑک پر ڈال دی۔ پرلیس آتاشی اپنی رہائش گاہ کی بجائے ایک دوسری جگہ جا پہنچا تھا جس کا پتا نوازش نے بتایا تھا۔ عمران کی معلومات کے مطابق پرلیس اتاشی کے روپ میں مجرم گروہ کا آدمی تھا اور پرمود اس کے ذریعے اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

چند منٹ بعد وہ اس کوٹھی کے قریب پہنچ گیا جس کا پتا نوازش نے بتایا تھا۔ نوازش کی کار کوٹھی سے چند قدم پیچھے کھڑی نظر آرہی تھی۔ پرمود نے نوازش کی کار کے پیچھے اپنی کار روکی اور انجن بند کر کے

اتر آیا۔ وہ آگے بڑھا۔ نوازش اپنی کار میں بیٹھا تھا پرمود نے قریب سے گزرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور وہ کار سے اتر کر پرمود کے پیچھے چل دیا۔ مطلوبہ کوٹھی کا گیٹ بند تھا پرمود نے گیٹ پر پہنچ کر گھنٹی کا بٹن دبایا اور نوازش کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال لیا۔ جس میں سائلینسر لگا ریوالور موجود تھا۔

چند لمحوں بعد گیٹ کھلا اور ایک سفید فام نے باہر جھانکا۔ پرمود میک اپ میں تھا اس لئے یہ خدشہ نہ تھا کہ وہ اسے پہچان لے گا۔

"جی" — "فرمائیے" — سفید فام نے ان دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اور پرمود نے تیزی سے ریوالور نکال کر اس کے سینے سے لگا دیا۔ اس پر اس آدمی کی آنکھیں حیرت و خوف سے پھیل گئیں۔

"خاموشی سے ہاتھ بلند کر کے پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ ٹریگر دبا دوں گا" پرمود آہستہ سے غرایا۔

اور اس آدمی نے بوکھلا کر ہاتھ بلند کر لئے پرمود اسے پیچھے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا نوازش بھی ریوالور نکالتا ہوا اندر آیا اور گیٹ بند کر کے سفید فام پر ریوالور تان لیا کمپاؤنڈ میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کوئی نہ تھا عمارت وہاں سے بیس پچیس قدم کے فاصلے پر تھی۔ برآمدے کے سامنے پریس اتاشی کی گاڑی کے علاوہ ایک اور کار بھی موجود تھی۔

"اندر کتنے آدمی ہیں" ——— پرمود نے سفید فام سے پوچھا

"چھ"۔— سات" —— وہ خوف سے ہکلایا" مگر تم کون ہو۔"

"پولیس" ——— پرمود نے مسکرا کر کہا۔

اور ساتھ ہی ریوالور کا دستہ اس کے سر پر رسید کر دیا۔ سفید فام کے حلق سے تیز کراہ خارج ہوئی اور وہ لہرا کر زمین پر گرتا چلا گیا۔ اگلے ہی لمحے وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

پرمود نے نوازش کو اشارہ کیا اور برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ نوازش بھی اس کے پیچھے تھا وہ ابھی برآمدے سے آٹھ دس قدم پر تھے کہ اچانک عمارت سے ایک گن بردار برآمدے میں نمودار ہوا وہ پرمود اور نوازش کو دیکھ کر چونکا اور تیزی سے گن سنبھال کر ان پر فائر کر دیا۔ تڑاتڑ گولیاں ان کی طرف لپکیں مگر پرمود اور نوازش نے یکدم خود کو زمین پر گرا دیا گولیاں ان کے اوپر سے گزر گئیں۔

پرمود نے تیزی سے سر اٹھایا اور اس آدمی پر فائر کر دیا بے آواز ریوالور کی گولی اس آدمی کے سر پر لگی اور وہ کٹے ہوئے شہتیر کی مانند برآمدے کے فرش پر گر گیا پرمود اور نوازش جلدی سے کھڑے ہو گئے وہ تیزی سے آگے بڑھے اور برآمدے میں داخل ہو گئے۔ آگے راہداری تھی اور دوڑتے قدموں کی آہٹیں قریب آتی جا رہی تھیں پرمود نے آگے بڑھ کر راہداری میں جھانکا۔ تین افراد ریوالور اور اسٹین گنیں سنبھالے دوڑے چلے آ رہے تھے۔

پرمود نے تیزی سے اگلے آدمی پر فائر کر ڈالا وہ سینے میں سوراخ لیے چیختا ہوا گر گیا دوسرے گن بردار نے پرمود پر فائر کھول دیا لیکن پرمود تیزی سے دیوار کی آڑ میں ہو گیا اور گولیاں دیوار کا پلستر اڑا کر رہ گئیں۔ پرمود نے فوراً ہی ہاتھ بڑھا کر ریوالور سے ان پر فائر کر ڈالا۔ گولی ایک آدمی کے کندھے میں لگی اور اس کے ہاتھ سے گن چھوٹ گئی اس نے چیخ کر اپنے کندھے پر ہاتھ رکھ لیا۔

دوسرے نے فائر کرنے کی کوشش کی مگر اس سے پہلے ہی نوازش کی گولی اس تک پہنچ گئی جو اس کے ٹرائیگر والے ہاتھ پر پڑی اور اس کے ہاتھوں سے اسٹین گن چھوٹ گئی اس نے کراہتے ہوئے اپنا زخمی ہاتھ تھام لیا۔ پرمود اور نوازش راہداری میں گھس گئے۔ نوازش نے آگے بڑھ کر زخمی سفید فام کے پہلو سے ریوالور کی نال لگا دی جب کہ زخمی کندھے والے کو پرمود نے کور کر لیا۔

"چلو ——— آگے بڑھو" ——— پرمود نے تحکمانہ لہجے میں ان سے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسی لمحے ایک کمرے کے دروازے سے دو ریوالور بردار برآمد ہوئے اور انہوں نے پرمود اور نوازش پر فائر کر ڈالے بے آواز گولیاں ان کی طرف لپکیں۔ وہ غافل نہیں تھے۔ انہوں نے پھرتی سے دائیں بائیں ہٹ کر خود کو بچایا اور ان پر جوابی فائر کر دیے ان میں سے ایک کے سینے میں گولی لگی اور وہ چیختا ہوا فرش پر گر کر تڑپنے لگا دوسرے کا بازو زخمی ہوا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔

اسی لمحے زخمی ہاتھ والے نے نوازش پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر نوازش نے فوراً ریوالور کا رخ اس کی جانب کر دیا۔

"خبردار"—— کوئی حرکت کی تو جہنم پہنچا دوں گا"—— نوازش غرایا۔

اور اس آدمی نے بوکھلا کر دوبارہ ہاتھ بلند کر لئے پرمود نے زخمی کندھے والے کی کمر کی طرف ریوالور کا رخ کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"تم بھی ہاتھ بلند کر لو"—— اسی میں تمہاری بہتری ہے"

زخمی بازو والے نے اسے گھورا اور ایک ہاتھ بلند کر لیا پرمود کے حکم پر وہ تینوں آگے بڑھے اور اس کمرے میں داخل ہو گئے جس کا دروازہ کھلا تھا کمرے میں اور کوئی نہ تھا

چند کرسیاں اور ایک میز رکھی تھی۔ بائیں جانب کی دیوار میں ایک اور دروازہ تھا جو بند نظر آرہا تھا پرمود کے حکم پر وہ تینوں ایک قطار میں کھڑے ہو گئے۔

"تمہارا چھٹا ساتھی کہاں ہے جو پریس اتاشی کے میک اپ میں تھا"—— پرمود نے پوچھا۔

"وہ فرار ہو گیا ہے"—— "مگر تم کون ہو"—— زخمی بازو والے نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"بکومت"—— ہم اندھے نہیں تھے—— پرمود غرایا۔

"وہ عقبی جانب سے گیا ہے"—— زخمی سفید فام بولا۔

"تم ان کا خیال رکھنا۔ میں دیکھتا ہوں اسے—— پرمود نے نوازش کو ہدایت کی۔

پھر وہ درمیانی دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا اس کمرے میں بھی کوئی نہ تھا۔ اور کمرے کا خارجی دروازہ کھلا نظر آرہا تھا پرمود دروازے کی طرف بڑھا۔ قریب جا کر اس نے راہداری میں جھانکا اور چونک پڑا۔ راہداری میں ایک آدمی موجود تھا وہ دوسرے کمرے کے دروازے پر جھکا کی ہول سے اندر جھانک رہا تھا پرمود کے ہونٹوں پر درندگی آمیز مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیا کے اطمینان میں کوئی فرق نہ آیا اس کا سبب اس کے ہاتھ تھے جن پہ بندھی رسی اس نے کفوں میں پوشیدہ تیز دھار بلیڈوں سے کاٹ ڈالی تھی۔ چنانچہ جونہی شارک نے چاقو سے اس پہ وار کیا اس نے یک دم دونوں ہاتھ عقب سے نکال کر بلند کئے اور اس سے پہلے کہ چاقو اس کے جسم پہ گھاؤ ڈالتا، اس نے چاقو والی کلائی دونوں ہاتھوں میں جکڑ لی دوسرے ہی لمحے اس نے یکدم اچھلتے ہوئے سر کی ٹکر شارک کے پیٹ میں رسید کر دی۔

نتیجہ حسب توقع نکلا شارک کے ہاتھ سے چاقو فرش پہ گر گیا۔ اور وہ درد کی شدت سے ڈکراتا ہوا پشت کے بل فرش پہ جا گرا۔ شارک کے دونوں ساتھیوں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ حیرت انہیں جولیا کے آزاد ہونے پہ تھی جولیا اُٹھ چکی تھی اس نے ان دونوں کی حیرت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ماردن پہ جست لگا دی ماردن نے بوکھلا کر اس پہ فائر کرنا چاہا مگر جولیا اس سے جا ٹکرائی تھی وہ لڑکھڑاتا ہوا میز کے ساتھ جا ٹکرایا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا۔

جولیا نے تیزی سے سنبھل کر اس کے پیٹ میں لات رسید کی اور وہ پیٹ پکڑے بلبلاتا ہوا فرش پر بیٹھتا چلا گیا۔ تیسرے آدمی رمیر نے جلدی سے اپنا ریوالور نکالا اور جولیا پہ فائر کرنا ہی چاہتا تھا کہ اس کے شانے میں سوراخ ہو گیا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا اس کے حلق سے بے ساختہ چیخ نکل گئی اور اس نے شانے پہ ہاتھ رکھ لیا اس نے گردن گھما کر دروازے کی طرف دیکھا تو وہاں ایک ریوالور بردار کھڑا انہیں گھور رہا تھا۔ جولیا نے بھی اسے دیکھا اور فوراً ہی اس کے ذہن میں سوال ابھرا کہ وہ کون ہے۔

شارک بھی اپنی تکلیف بھول گیا اور ریوالور بردار کو حیرت سے گھورتا ہوا اٹھ گیا۔

"تم کون ہو" ——— اس نے پوچھا

"معصوم فرشتہ" ——— ریوالور بردار آگے بڑھتا ہوا احمقانہ لہجے میں بولا۔

اور جولیا بے ساختہ اچھل پڑی کیوں کہ وہ آواز بلاشبہ عمران کی تھی۔

"معصوم فرشتہ" ——— رمیر اور شارک نے حیرت سے دہرایا۔ "کیا یہ تمہارا نام ہے۔"

"نہیں" ——— "یہ میرا کام ہے" ——— ریوالور بردار سر ہلا

AswadRaza www.ebooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر بولا جو عمران ہی تھا۔۔۔۔۔ نام تو میرا شیطان دی گریٹ ہے"۔۔۔۔۔

"ہوں۔۔۔ کیا تم جولیا کے ساتھی ہو"۔۔۔۔۔ شارک جبڑے بھینچتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"یہ اسی سے پوچھو"۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ مجھے ساتھی ہی نہیں جیون ساتھی بھی تسلیم کرلے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا"۔۔۔۔۔ ورنہ میں کہاں، وہ کہاں، زمین کہاں، آسمان کہاں لاش کہاں، قبرستان کہاں، انسان کہاں، شیطان کہاں، دل کہاں جان کہاں، حقہ کہاں، پان کہاں، تھوک کہاں، اگالدان کہاں، پھول کہاں، گلدان کہاں،

ریمر اور ہارون حیرت سے عمران کی گردان سن رہے تھے شارک ہونٹ بھینچے اسے گھور رہا تھا اور غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہوتی جا رہی تھیں جولیا کو بھی عمران پر تاؤ آ رہا تھا کہ وہ وقت ضائع کر رہا تھا مگر عمران تو کسی کی پروا نہیں کرتا تھی وہ مسلسل اور رکے بغیر بولے جا رہا تھا

"ما مجھ کہاں، تانگہ بان کہاں، کباب کہاں، نان کہاں، سبزہ کہاں، لان کہاں نوٹ کہاں، بھان کہاں، شکاری کہاں، مچان کہاں، گھوڑا کہاں، کوچوان کہاں، جولیا کہاں"

"بکواس بند کرو سور کے بچے"۔۔۔۔۔ شارک اس کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے دھاڑا۔

اور عمران نے بوکھلا کر منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ ریمر اور ہارون اس کی بوکھلاہٹ پر پھر حیران رہ گئے اس دوران جولیا ایک ریوالور اٹھا کر ریمر اور ہارون پر تان چکی تھی۔

"یقیناً تم جولیا کے ساتھی عمران ہو"۔۔۔۔۔ شارک عمران کو گھورتا ہوا بولا"۔۔۔۔۔ اچھا ہوا۔ تم خود ہی ہمارے پنجے میں آ پھنسے ہو۔ اب ہمیں جولیا سے تمہارا پتہ نہیں پوچھنا پڑے گا"۔۔۔۔۔ شرافت سے ریوالور پھینک دو

"میں صرف دل پھینک سکتا ہوں مسٹر الو"۔۔۔۔۔ عمران مسکراتا ہوا بولا"۔۔۔۔۔ اور اگر تم خوبصورت حسینہ ہوتے تو اب تک پچاس بار دل پھینک چکا ہوتا۔

عمران کو جولیا کے اس عمارت میں پہنچنے کی اطلاع دلیر خان کے ایک ساتھی ہاشمی نے دی تھی جو عمران کے حکم پر جولیا کی نگرانی کے لئے تیموری ہوٹل میں موجود تھا چنانچہ عمران کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ جولیا کو اغوا کیا گیا ہے اور تشیلر کے ہوٹل میں نہ پہنچنے کی وجہ بھی اس کا اغوا ہو سکتی تھی اس لئے وہ ہاشمی سے اطلاع ملتے ہی چل پڑا تھا۔ عمارت میں داخلہ کے لئے اس نے عقبی گلی سے کمپاؤنڈ کی دیوار پھاندی تھی اور گیٹ پر موجود مسلح شخص کی نگاہوں سے بچ کر عمارت میں داخل ہوا تھا جب کہ اس نے ہاشمی کو اپنی کار کے پاس ہی رہنے دیا تھا تاکہ کوئی آدمی فرار ہونے کی کوشش کرے تو وہ اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کا تعاقب کر سکے۔

"تمہیں اس جگہ کا پتا کیسے معلوم ہوا تھا"——— شارک نے پوچھا۔

"فرشتوں کو سب کچھ معلوم ہوتا ہے مسٹر شیطان"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فرشتے تو آسمان پہ ہوتے ہیں تم یہاں جھک مارنے آئے ہو"——— وہ جھلائے ہوئے انداز میں بولا۔

"نہیں ——— میں تمہارے اعمال کا حساب کتاب کرنے آیا ہوں پیارے"——— عمران بولا "——— اب تم تینوں ہاتھ بلند کر لو ——— ورنہ حساب کیے بغیر جہنم میں پہنچا دوں گا"

ان تینوں نے ہاتھ بلند کر لیے عمران آگے بڑھا اور شارک کی پشت پر پہنچ گیا اس نے عقب سے شارک کے لباس کی تلاشی لی اور کوٹ کی داہنی جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکال لیا ٹھیک اسی لمحے اس نے یکدم پلٹ کر عمران پر حملہ کر دیا۔

اس کا گھونسہ عمران کے جبڑے پر پڑا اور عمران اچھل کر پیچھے پڑی کرسی پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ سے دونوں ریوالور گر گئے مگر اس نے خود کو گرنے سے بچا لیا۔

جولیا نے جلدی سے عمران کی طرف دیکھا اور ریوالور کا رخ بدل کر شارک پر فائر کرنا چاہا چاہتی تھی کہ ریمر نے اس

پر جست لگائی اور جولیا کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا مارون نے جلدی سے ہاتھ گرائے اور لپک کر ایک ریوالور اٹھا لیا اس نے تیزی سے عمران پر فائر کیا اور کمرہ کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔

لیکن وہ چیخ عمران کی بجائے شارک کی تھی جس نے عین اسی وقت عمران پر جست لگائی تھی اور گولی اس کی پشت میں پیوست ہو گئی تھی وہ تڑپتا ہوا فرش پر گر گیا ریمر نے پلٹ کر تڑپنے والے شارک کی طرف دیکھا اور ایک لمحہ کے لئے ساکت ہو کر رہ گیا اسی لمحے جولیا نے اچھل کر اس کے پیٹ میں ٹھوکر رسید کر دی ریمر درد کی شدت سے ڈکراتا ہوا آگے کی جانب جھکا ہی تھا کہ جولیا نے اس کے جبڑے پر گھونسہ رسید کر دیا۔

وہ کراہتا ہوا سیدھا ہو گیا۔ جولیا نے فوراً ہی اس کے سینے میں سر کی ٹکر رسید کی اور وہ اچھل کر پشت کے بل فرش پہ جا گرا مارون اپنی گولی کے انجام پر بوکھلایا ہوا شارک کی طرف دیکھ رہا تھا چنانچہ عمران نے ایک طویل جست کی اور اڑتا ہوا اس پر جا گرا۔ مارون کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا اور وہ لڑکھڑاتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا جولیا نے ریوالور اٹھایا۔ اور ریمر پہ تان لیا عمران نے مارون کی ناک پر مکا رسید کیا اور اس نے بلبلاتے ہوئے اپنی ناک پہ ہاتھ رکھ لیا جس سے خون جاری ہو گیا تھا۔

اسی لمحے باہر سے تیز قدموں کی آہٹیں ابھرنے لگیں۔ عمران

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے تیزی سے فرش سے ریوالور اٹھالیا اور دروازے کی آڑ میں کھڑا ہوگیا۔ یقیناً گیٹ پر موجود شخص نے شارک کی چیخ سن لی تھی اور وہ ادھر آرہا تھا عمران کے اشارے پر جولیا بھی دروازے کی آڑ میں ہوگئی مگر ریوالور بدستور ربیر کی طرف رہا جو فرش پر پڑا کراہ رہا تھا قدموں کی آہٹیں جلد ہی قریب آگئیں پھر ایک گن بردار اندر داخل ہوا لیکن اندر کی سچویشن دیکھ کر بے ساختہ اچھل پڑا۔ اسی لمحے عمران نے آڑ سے نکل کر اس کے پہلو سے ریوالور لگا دیا

”بس“ ــــ کوئی حرکت مت کرنا گن پھینک کر ہاتھ بلند کرلو“ ــــ عمران غرایا

اس نے لوکھلا کر عمران کی طرف دیکھا اور گن پھینک کر ہاتھ بلند کرلئے عمران نے فوراً ہی اس کے سر پر ریوالور کا دستہ رسید کر دیا وہ کراہتا ہوا گرا اور بے ہوش ہو گیا پھر عمران نے باری باری ربیر اور باردن کے سروں پر ضربیں لگا کر انہیں ہوش و حواس سے بیگانہ کردیا۔ اور واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے ہاشمی کو کال کرنے لگا۔

پرمود کوئی آواز پیدا کیے بغیر اس آدمی کی طرف بڑھا جو دروازے کے قفل کے سوراخ سے برابر والے کمرے میں جھانک رہا تھا قریب پہنچ کر پرمود نے اسکی کنپٹی پر ریوالور کی نال رکھی اور وہ آدمی اچھل کر سیدھا ہوگیا۔

”خبردار“ ــــ کوئی حرکت مت کرنا“ ــــ ورنہ بھیجے میں گولی اتار دوں گا“ ــــ پرمود غرایا ــــ ”ہاتھ بلند کرلو“ ــــ

اس آدمی نے جو مقامی معلوم ہوتا تھا دونوں ہاتھ بلند کیے اور پرمود نے اس کی کنپٹی سے ریوالور ہٹا لیا اسی لمحے اس آدمی نے یک دم ایڑیوں کے بل گھومتے ہوئے پرمود کے ریوالور پر ٹھوکر رسید کردی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پرمود کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا اس کے ساتھ ہی اس آدمی نے ہاتھ گراتے ہوئے پرمود کے ریوالور والے ہاتھ پر گھونسا رسید کر دیا۔ پرمود کراہتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا اس آدمی نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ریوالور نکالا ہی تھا کہ پرمود نے سنبھل کر اس پر جست کی اور اس آدمی کا ریوالور گر گیا۔ وہ دروازے سے ٹکرایا اور دروازہ کھل گیا۔

اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی پرمود نے اس کے منہ پر گھونسا رسید کر دیا۔ وہ آدمی کراہا اور پیچھے کی جانب لڑکھڑایا مگر پھر اس نے خود کو گرنے سے بچایا۔ کمرے میں موجود سفید فام حیرت سے پرمود اور اس کے مدمقابل کو دیکھ رہے تھے نوازش نے بھی ایک لمحہ کے لئے ان کی جانب دیکھا تھا مگر پھر سفید فاموں پر نگاہیں جما دیں پرمود نے اس آدمی کے پیٹ میں لات رسید کی لیکن وہ آدمی ایک دم ایک طرف ہٹ گیا اور پرمود کا وار خالی گیا وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا اور پشت کے بل فرش پر گر گیا۔

اس کے مدمقابل نے تیزی سے اس پر جست کی اور اس کے سینے پر سوار ہو گیا اگلے ہی لمحے اس نے پرمود کی گردن پر ہاتھ جما دیئے پرمود نے محسوس کیا کہ اس آدمی کی گرفت کافی سخت ہے اس نے یکدم اس آدمی کی بغل میں انگلی سے گدگدی کر دی نتیجے میں وہ آدمی کسمسایا اور ایک لمحہ کے لیے اس کی گرفت نرم پڑ گئی پرمود نے فوراً ہی اس کی کلائیاں پکڑ کر جھٹکا دیا اور اس

آدمی کے ہاتھ اس کی گردن سے جدا ہو گئے اس کے ساتھ ہی پرمود نے تیزی سے کروٹ لی اور وہ شخص اس کے پہلو میں لڑھک گیا۔

پرمود نے تیزی سے اٹھتے ہوئے اس آدمی کے جبڑے پر گھونسا رسید کیا اور کھڑا ہو گیا مگر دوسرے ہی لمحے اس آدمی نے اس کا پاؤں پکڑ کر جھٹکے سے کھینچ لیا پرمود لڑکھڑاتا ہوا ایک بار پھر گر پڑا اس آدمی نے جلدی سے اٹھ کر اس پر چھلانگ لگا دی۔ پرمود نے تیزی سے کروٹ لی اور وہ آدمی اس کے پہلو میں آگرا پرمود نے اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار کر دیا کراٹے کی یہ ضرب مدمقابل کی گردن توڑ دیتی لیکن وہ فوراً ہی کروٹ بدل گیا اور پرمود کا ہاتھ فرش پر پڑا۔ درد کی شدت سے اس کی کراہ خارج ہو گئی۔

اس کا مدمقابل تیزی سے کھڑا ہو گیا۔ پرمود بھی پھرتی سے اٹھا اور دونوں ایک دوسرے کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورنے لگے۔

"تمہاری جدوجہد فضول ہے مسٹر ——— پرمود غرایا تمہارے ساتھی بے بس ہیں وہ تمہیں میرے ہاتھوں فنا ہونے سے نہیں بچا سکیں گے" ——— سمجھے

"میرا کوئی ساتھی نہیں ہے اور میں تنہا ہی تمہاری گردن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"توڑنے کے لئے کافی ہوں" ـــــ مدمقابل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اس کی آواز سن کر پرمود کے ذہن کو جھٹکا سا لگا۔ آواز جانی پہچانی محسوس ہوتی تھی اس نے غور سے مدمقابل کے چہرے اور آنکھوں کا جائزہ لیا اور بے ساختہ اچھل پڑا وہ اسے پہچان چکا تھا۔

"واقعی تم میری گردن توڑ سکتے ہو" ـــــ وہ مسکرا کر بولا "مگر عمران صاحب تو [illegible] گے مسٹر صفدر"

اس کی بات سن کر وہ آدمی حیرت سے اچھل پڑا اس نے غور سے پرمود کی طرف دیکھا۔

"اوہ ـــــ میجر صاحب" ـــــ اس نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔

اور تیزی سے پرمود سے لپٹ گیا۔ پرمود بھی گرم جوشی سے ملا۔ عمران کے ساتھیوں میں سے وہ صفدر اور کیپٹن بابر سے ہی متاثر تھا۔ صفدر سے آخری ملاقات بیروت میں ہوئی تھی[1] اس کے بعد وہ اب مل رہے تھے۔

نوازش جو تینوں سفید فاموں کو کور کئے ہوئے تھا نے ایک لمحہ کے لئے ان کی طرف دیکھا اور دونوں کو گلے ملتا دیکھ کر

[1] ملاحظہ فرمائیں۔ ایکشن ان بیروت۔ جولیا کی واپسی

مسکرا دیا۔ لیکن اسے یہ مسکراہٹ مہنگی پڑی اس کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زخمی بازو والے سفید فام نے اس پر جست کی اور نوازش کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔ وہ لڑکھڑا گیا اسی لمحے بقیہ دو نے بھی حرکت کی اور انہوں نے پرمود اور صفدر پر حملہ کر دیا۔

صفدر نے خود پر حملہ کرنے والے کا گھونسا جبڑے پر برداشت کرتے ہوئے پیچھے ہٹ کر اس کی ناک پر ٹکر رسید کر دی۔ اس آدمی کی ناک پتلی ہو گئی اور وہ درد کی شدت سے بلبلاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ صفدر نے فوراً اچھل کر اس کے سینے پر فلائنگ کک رسید کر دی وہ آدمی چیختا ہوا پشت کے بل فرش پر جا گرا اور دوبارہ نہ اٹھ سکا۔

پرمود نے دوسرے آدمی کو ہاتھوں پر سنبھالا اور اس کے جبڑے پر گھونسا رسید کیا وہ لڑکھڑا گیا پرمود نے اسے سنبھلنے نہ دیا اور بڑھ کر اس کے زخمی کندھے پر ٹکر رسید کر دیا [illegible] درد کی شدت سے چیختا ہوا فرش پر بیٹھتا چلا گیا پرمود نے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر گھونسا رسید کر دیا وہ لہرایا اور فرش پر لڑھک گیا اگلے ہی لمحے وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

تیسرے نے نوازش کے جبڑے پر گھونسا رسید کیا مگر نوازش نے [illegible] اس کا ہاتھ خالی گیا [illegible]

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس کے منہ پر گھونسا رسید کیا اور اس آدمی کا ایک آدھ دانت ٹوٹ کر حلق میں جا گرا جسے اس نے تھوک دیا پھر اس نے سنبھل کر نوازش پر جست کی نوازش نے اسے دونوں ہاتھو پر روکا اور الٹ کر سر سے بلند کرتے ہوئے فرش پر پٹخ دیا نتیجے میں اس آدمی کا سر تربوز کی مانند پھٹ گیا اور بھیجہ فرش پر بکھر گیا۔ اگلے ہی لمحے اس کا جسم ہمیشہ کے لئے بے حس و حرکت ہوتا چلا گیا۔

سیاہ نقاب والا قوی الجثہ شخص ریوالونگ چیئر پر بیٹھا پرسوچ انداز میں میز کی سطح کو گھور رہا تھا۔ میز پر ٹیلیفون کے علاوہ ایک جیبی ٹرانسمیٹر بھی رکھا تھا۔ میز کے دائیں بائیں دو صوفے اور سامنے کی جانب تین کرسیاں ساتھ ساتھ پڑی تھیں۔ کمرے میں نقاب پوش تنہا ہی تھا۔ کمرے میں کوئی کھڑکی یا روشندان نہ تھا اور واحد دروازہ بند تھا۔

دفعتاً فون کی گھنٹی بجی اور وہ چونک کر سوچوں کی گہرائیوں سے نکل آیا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا۔

"ہیلو ـــــــ انچارج اسپیکنگ" ـــــــ اس نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ماؤتھ پیس میں کہا۔

"باس" ــــ میں اسکارٹ بول رہا ہوں" ــــ دوسری طرف سے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

"اوہ" ــــ خیریت تو ہے اسکارٹ" ــــ انچارج نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل نہیں ہے باس" ــــ اسکارٹ کی آواز سنائی دی" ــــ پوائنٹ ٹو پر موجود ہمارے آدمی ہلاک ہو گئے ہیں اور کچھ گرفتار کر لئے گئے ہیں

"کیسے" ــــ کس نے گرفتار کئے" ــــ انچارج نے حیرت سے اچھلتے ہوئے پوچھا۔

جواب میں اسکارٹ نے کہا۔ جولیا کی مدد کے لئے عمران وہاں جا پہنچا تھا" ــــ اسکارٹ بولا" ــــ میں وہاں پہنچا تو وہاں شارک کی لاش پڑی تھی جب کہ ایک لاش کمپاؤنڈ میں موجود تھی۔ شارک آخری سانس لے رہا تھا بڑی مشکل سے اس نے عمران کا نام لیا اور پھر دم توڑ دیا۔ عمارت میں جولیا بھی موجود نہیں تھی چنانچہ میں سمجھ گیا کہ عمران وہاں آیا تھا اور جولیا کو آزاد کرانے کے ساتھ ساتھ ہمارے ایک دو آدمی بھی پکڑ کر لے گیا

وہ چند لمحوں تک تفصیل سے بتاتا رہا اور انچارج خاموشی

سے سنتا رہا اسکارٹ خاموش ہو گیا تو وہ بولا۔

"ٹھیک ہے" ــــ تم پوائنٹ ون پر پہنچو اور آئندہ حکم تک وہیں قیام کرو۔

"رائٹ سر" ــــ اور کوئی حکم" ــــ اسکارٹ نے پوچھا۔

"نہیں" ــــ البتہ وہاں سب لوگوں کو چوکنا رہنے کی ہدایت کر دینا" ــــ انچارج نے کہا۔

اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا وہ چند لمحوں تک سوچتا رہا پھر اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازے پر آہستہ سے دستک ہوئی اور اس نے ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔

"کم ان" ــــ وہ سخت لہجے میں بولا۔

دروازہ کھلا اور ایک امریکن اندر داخل ہوا اسے دیکھ کر انچارج بے ساختہ اچھل پڑا۔ امریکی نے اسے سلام کیا۔

"ڈیوڈ" ــــ تم" ــــ یہاں" ــــ انچارج متحیرانہ لہجے میں بولا۔

"بڑی مشکل سے جان بچا کر آ رہا ہوں باس" ــــ آنے والے نے پریشان لہجے میں کہا۔

"کیوں" ــــ کیا ہوا" ــــ انچارج نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

Aswad Raza www.PakBooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ملٹری سیکرٹ سروس نے وہاں ریڈ کر دیا تھا" ——— ڈیوڈ بولا

میجر پرمود اور اس کے ساتھی عمارت میں گھس آئے تھے۔ میں

جانتا تھا کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے چنانچہ میں اسٹور

میں چھپ گیا۔ فائرنگ رکنے کے بعد میں اسٹور سے نکلا اور ا

کمرے کے پاس چلا گیا جس میں پرمود ہمارے تین آدمیوں

کو گرفتار کر چکا تھا۔ اور وہیں مجھے معلوم ہوا کہ وہ پرمود اور اس

کے ساتھی تھے وہ ہمارے آدمیوں کو بے ہوش کر چکے تھے

اس لئے میرا ان کی مدد کرنا فضول تھا۔ ویسے میں نہتا تھا او

اسلحے کے بغیر پرمود پہ قابو پانا ممکن نہ تھا چنانچہ میں خاموشی سے

وہاں سے نکل آیا اور ایک ٹیکسی میں یہاں پہنچا ہوں۔

"یہ تم نے اچھا کیا کہ وہاں سے بھاگ آئے" ——— انچارج

نے کہا ——— ورنہ تم پرمود کے لئے کافی کارآمد ثابت ہوتے

"میں سمجھا نہیں باس" ——— ڈیوڈ چونک کر بولا۔

"سیدھی سی بات ہے کہ تم باقی ممبروں کی نسبت گروہ کے

بارے میں بہت زیادہ جانتے ہو۔ پھر تم پریس اتاشی کا کردار بھی

ادا کرتے رہے ہو اس لئے وہ دوسروں کی نسبت تم پر زیادہ توجہ

دیتا اور معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔

"لیکن اسے ناکامی ہوتی باس" ——— ڈیوڈ نے جلدی

سے کہا ——— میں اسے ایک لفظ بھی نہ بتاتا۔

"وہ تم پر تشدد کی انتہا کر دیتا" ——— انچارج نے کہا

اور تم مجبور ہو جاتے" ———

"سوری باس" ——— آپ کا اندازہ درست نہیں ہے میں

مجبور ہونے سے پہلے ہی زہریلا کیپسول کھا کر خودکشی کر لیتا۔

"گڈ" ——— انچارج نے تحسین آمیز لہجے میں کہا" ——— واقعی

تم درست کہہ رہے ہو۔ بہرحال اب میں عمران اور پرمود سمیت

ان کے ساتھیوں کو چن چن کر ختم کر دوں گا۔

"باس" ——— کیا عمران کا ایڈریس مل گیا" ——— ڈیوڈ نے

کہا" ———

"نہیں" ——— لیکن اس نے لوائنٹ ٹو پر ہمارے چند آدمیوں

کو ہلاک اور گرفتار کیا ہے میں اس سے اپنے ماتحتوں کی موت کا

بھیانک انتقام لوں گا لیکن پہلے میں ہیڈکوارٹر سے بات

کر لوں" ———

دفعتاً میز پر رکھے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی ہلکی سی آواز خارج

ہونے لگی انچارج چونکا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر

آن کر دیا

"ہیلو باس" ——— فورڈ کالنگ" ——— اوور" ———

ٹرانسمیٹر سے اس کے ایک ماتحت کی آواز خارج ہونے لگی۔

"یس فورڈ ——— انچارج ریسیونگ" ——— اوور" ———

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس نے چونکتے ہوئے جواباً کہا۔ ——
"باس —— ابھی ابھی عمران اور پرمود کی فون پر بات ہوئی
ہے" —— فورڈ نے بتایا
"اچھا" —— کیا بات چیت ہوئی ہے ان میں" —— انچار
نے جلدی سے پوچھا" ——
اور دوسری جانب سے فورڈ اور عمران پرمود کی گفتگو بیان
کرنے لگا۔ انچارج نے ڈیوڈ کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور د
اس کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔
فورڈ سے تفصیل سن کر انچارج مضطرب ہو گیا اس نے بے
سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔
"وہ ہمارے ہیڈ کوارٹر تک کبھی نہ پہنچ سکیں گے ——
ان سب کا ایسا بندوبست کروں گا کہ قبر میں بھی یاد رکھیں گے
"وہ کس طرح باس" —— فورڈ نے حیرت سے پ
"نان سنس" —— انچارج نے ناگواری سے کہا
کیا تمہیں بتانا ضروری ہے" —— تم اپنے کام سے کام ر
اوور اینڈ آل" ——
اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر ڈیوڈ سے بولا" ——
میرے بیڈروم کی الماری سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھا لاؤ" ——
ڈیوڈ نے سر ہلایا اور کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتا چ

Aswad Raza www.OnlineUrduBooks.PK.com

عمران جولیا اور سلیمان ایکسٹو کے مقامی ماتحت کی رہائش گاہ پر دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد چائے پی رہے تھے۔ اس سے پہلے عمران نے ان تینوں افراد سے پوچھ گچھ کی تھی جنہوں نے جولیا کو اغوا کیا تھا اور عمران نے بروقت وہاں پہنچ کر جولیا کو ان کے چنگل سے نجات دلائی تھی۔ مارون، رمیز اور ان کے تیسرے ساتھی پر بے پناہ تشدد کرنے کے بعد ان سے چند ایک معلومات حاصل ہوئی تھیں اور ان کی روشنی میں عمران نے اپنے بقیہ ماتحتوں کو طلب کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

چند منٹ پہلے اس نے بحیثیت ایکسٹو صفدر کی کال اٹینڈ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی تھی۔ اس لئے اسے عمارت کے خفیہ تہہ خانے میں جانا پڑا تھا۔ تاکہ جولیا اور دلیر خان ایکسٹو کی آواز نہ سن سکیں۔ صفدر نے پریس اتاشی کے اس عمارت سے فرار ہونے اور پرمود سے ملاقات کا ذکر کیا تھا اور عمران نے اسے ہدایت کی تھی کہ وہ فی الحال اپنے رہائشی ہوٹل جا کر آرام کرے۔

چائے پینے کے بعد اس نے سلیمان سے چونچ لڑانے کا ارادہ کیا مگر پھر اسے پرمود اور تھنٹیلر کا خیال آگیا اور اس نے ارادہ ملتوی کر دیا۔ یہ اور بات ہے کہ سلیمان کا بھی چونچ لڑائے بغیر کھانا ہضم نہ ہوتا تھا اور وہ خود ہی عمران کو چھیڑ بیٹھا۔ اس وقت دلیر خان اس کے قریب دوسری کرسی پر بیٹھا تھا

"صاحب" ——— کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہاں بیٹھے بیٹھے میری صلاحیتوں کو زنگ لگتا جا رہا ہے

"بیٹھے بیٹھے زنگ لگتا ہے تو کھڑے رہا کرو" ——— تمہیں روکا کس نے ہے" ——— عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"لاحول ولا" ——— میرا مطلب ہے بیکاری میری صلاحیتوں کو گھن کی طرح چاٹے جا رہی ہے" ——— سلیمان جلدی سے بولا۔

"گھن کی مانند نہ چاٹے تو کیا کتے بلی کی مانند چاٹے" ——— عمران نے غصے سے پوچھا۔ دلیر خان مسکرا رہا تھا۔

"اُفوہ" ——— آپ میری بات کا مطلب کیوں نہیں سمجھتے" ——— سلیمان ماتھے پر ہاتھ مار کر بولا

"اچھا" ——— سمجھ گیا" ——— تم چاہتے ہو تم سے کام لیا جائے" ——— عمران نرمی سے بولا

"جی ہاں" ——— بلکہ ایجنٹ زیرو بٹا زیرو کی بے پناہ صلاحیتوں سے فائدہ اٹھائیں" ——— سلیمان مسکرایا۔

"ایک وقت میں چار آدمیوں سے لڑ سکتے ہو" ——— عمران نے انٹرویو کے انداز میں پوچھا۔

"کیوں نہیں۔ ایک وقت میں چھ مرغ ادھیڑ کر ہضم کر سکتا ہوں تو چار سے لڑنا کون سا مشکل کام ہے" ——— وہ فخر سے بولا

"میں مرغ کی نہیں آدمیوں کی بات کر رہا ہوں احمق" ——— عمران نے اسے گھورا" ——— مجرم کا تعاقب کیسے کیا جاتا ہے

"جیسے راہ چلتی تنہا لڑکی کا" ——— سلیمان بولا

اس پر دلیر خان بے اختیار ہنس پڑا۔ جولیا بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

"واقعی تم با صلاحیت فنکار ہو" ——— عمران نے تعریف ... ——— ناچنا آتا ہے

"بالکل آتا ہے آپ مس جولیا کے پاس ٹپ ٹاپ نائٹ کلب ... سرے عام ناچ سکتے ہیں تو میں یہاں کمرے میں کیوں نہیں ناچ

Aswad Raza

ناچ سکتا"۔۔۔

"اچھا"۔۔۔ مجرم کو پکڑنے کے لئے کیا کرو گے"۔۔۔ عم
نے پوچھا۔۔۔

"لگا ناگاؤں گا کہ میری بانہوں میں آ تجھے دل میں بسا لوں گا
ہتھکڑیاں لگا لوں گا"۔۔۔ وہ گنگنانے لگا

"بس کرو"۔۔۔ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا"۔۔۔ ایسا نہ ہو ک
جو مجرم لاک اپ میں تمہاری آواز سن کر وہ بھی نہ بھاگ جائیں
ہاں"۔۔۔ یہ بتاؤ کہ مجرم کو ہلاک کرنے کے لئے اسے کیا مارو گے

"پہلے اسے آنکھ ماروں گا"۔۔۔ وہ نہ مرا تو پھر لات مارو
گا اگر وہ ڈھیٹ آدمی اس طرح بھی نہ مرا تو پھر اسے پیش
کش کروں گا کہ"۔۔۔ آؤ گلے لگ کے مر جائیں کیا رکھا ہے
میں"۔۔۔ وہ پھر گنگنایا

"اور اگر وہ پھر بھی نہ مرا تو"۔۔۔ عمران نے پوچھا
"پھر اسے دوسری پیش کش کروں گا کہ چل دریا میں ڈوب جا
سلیمان نے گنگنا کر کہا"۔۔۔ اگر وہ ظالم پھر بھی نہ مانا تو اسے ا
قسم ڈالوں گا کہ مر بھی جاؤ صنم"۔۔۔ تم کو میری قسم"۔۔۔ ایس
لمحے بیت گئے تو"۔۔۔"

"شٹ اپ"۔۔۔ عمران یکدم غرایا"۔۔۔ تم جاسو
ہو یا فلمی ہیرو"۔۔۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"آدھا ہیرو آدھا جاسوس"۔۔۔ سلیمان بولا"۔۔۔ بہر حال
اب وقت ضائع نہ کریں اور کام بتائیں

"فی الحال ایک چھوٹا کام کرو"۔۔۔ پونے انیس کا پہاڑہ یاد
کرو۔۔۔ میں پرمود سے بات کر کے سنتا ہوں"۔۔۔ عمران
نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔
اور فون کا رسیور اٹھا کر پرمود کے فلیٹ کے نمبر ملانے
لگا"۔۔۔ سلیمان نے منہ بنا لیا تھا

"ہیلو"۔۔۔ پرمود اسپیکنگ"۔۔۔ سلسلہ ملنے
پر آواز آئی۔

"پونے انیس ایک پونے انیس۔ پونے انیس دو ساڑھے
سینتیس"۔۔۔ سلیمان بلند آواز سے پہاڑہ پڑھنے لگا

"دل میں یاد کرو کمبخت"۔۔۔ میں بات کر رہا ہوں"۔۔۔
عمران غرایا"۔۔۔

"بات کہاں کر رہے ہیں"۔۔۔ بس رسیور کان سے لگائے
سن رہے ہیں"۔۔۔ سلیمان نے ناگوار لہجے میں کہا"۔۔۔

"عمران صاحب"۔۔۔ کیا چکر ہے پیارے"۔۔۔ پرمود
کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"قسمت کا چکر ہے پیارے"۔۔۔ یہ دونوں مصیبتیں
میری تقدیر میں لکھی ہیں"۔۔۔ عمران ٹھنڈا سانس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ے کر بولا"۔۔۔۔

"دوسری کون"۔۔۔۔ پرمود نے پوچھا

عمران نے جولیا کی طرف دیکھا تو وہ اسے غصے سے دیکھ رہی تھی"۔۔۔۔ عمران گھبرا کر پرمود سے بولا"۔۔۔۔

"دوسری جولیا نہیں ہے یار"۔۔۔۔ بس ایک ہی مصیبت سمجھو"۔۔۔۔

"کیا اس نے سینڈل اتار لیا ہے"۔۔۔۔ پرمود نے ہنس کر پوچھا"۔۔۔۔

"وہ سینڈل اتارے یا کچھ اور"۔۔۔۔ تم کون ہو پوچھنے والے"۔۔۔۔ عمران غصے سے بولا"۔۔۔۔

"بہت بہتر"۔۔۔۔ اس وقت کیسے یاد فرمایا تھا"۔۔۔۔ پرمود کی سنجیدہ آواز آئی۔

"اس وقت کا کیا مطلب"۔۔۔۔ میری مرضی جب چاہے یاد کروں"۔۔۔۔ عمران بولا"۔۔۔۔ تم نے وہ شعر نہیں سنا کہ یاد کروں تجھے شام اندھیرے"۔۔۔۔ وہ گنگنایا"۔۔۔۔

"اندھیرے نہیں قبل سویرے"۔۔۔۔ پرمود نے مصرع کی تصحیح کی۔

"نہیں"۔۔۔۔ اندھیرے ہی کہوں گا"۔۔۔۔ عمران نے غصے سے کہا"۔۔۔۔ شام کے ساتھ سویرے کا کوئی جوڑ نہیں ہے

لیکن شام کے ساتھ اندھیرا ضروری ہے۔ شام کا اندھیرا پھیلنے لگے تو اسے اندھیرا ہی کہتے ہیں سویرا یا لٹیرا نہیں"۔۔۔۔ سمجھے

"سمجھ گیا جناب"۔۔۔۔ اب فون کرنے کا مطلب بھی سمجھا دیں تو نوازش ہوگی"۔۔۔۔ پرمود نے ہنس کر کہا۔

"اب تم خود غلط بول کر ہماری زبان کی ٹانگ توڑ رہے ہو"۔۔۔۔ عمران بولا"۔۔۔۔ برخوردار"۔۔۔۔ نوازش ہوگی نہیں ہوگا کہا کرو صفدر نے بتایا تھا کہ تمہارے ساتھ نوازش تھا اب تم خود ہی سوچو کہ وہ ہوگی ہے یا ہوگا۔

"میں آپ سے باتوں میں نہیں جیت سکتا"۔۔۔۔ پرمود نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو یار"۔۔۔۔ سنجیدہ ہو جاؤ"۔۔۔۔ کیوں مذاق میں وقت ضائع کر رہے ہو ہمارا"۔۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا

"جی"۔۔۔۔ پرمود نے متحیرانہ لہجے میں کہا"۔۔۔۔ سنجیدہ آپ کو ہونا چاہیے یا مجھے۔

"خیر میں تو ہمیشہ ہمیشہ سنجیدہ رہتا ہوں"۔۔۔۔ پیدائش کے وقت سے لے کر جولیا سے"۔۔۔۔ ارے نہیں"۔۔۔۔ سیکرٹ سروس سے محبت ہونے تک سنجیدہ رہا کرتا تھا"۔۔۔۔ اب بھی سنجیدہ ہوں یوں کہ وہ ہم دونوں کو گھور رہی ہے"۔۔۔۔

"صرف آپ کو"۔۔۔۔ مجھے نہیں"۔۔۔۔ میں تو یہاں ہوں

Aswad Raza
www.booksPK.com

 Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پرمود بولا "——
"اسے اس کی نظر قیامت کی نظر ہے اور وہ بخوبی دیکھ رہی ہے
کہ تم تمثیلہ کے سر سے جوئیں نکال رہے ہو۔
اس کی بات پر جولیا مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔
"لاحول ولا"—— آپ بھی کمال کرتے ہیں کیا اب میرے لئے
یہی کام رہ گیا ہے"—— پرمود نے غصّے سے کہا
"اچھا"—— نہیں نکال رہے تو پھر شرافت سے بتا دو کہ گرفتار
جانے والوں سے کیا کچھ معلوم ہوا ہے"—— وہ سنجیدہ ہو گیا۔
"کچھ زیادہ نہیں"—— پرمود بولا
پھر ان افراد سے حاصل کردہ معلومات بیان کرنے لگا جنہیں
اس نے صفدر کے ہمراہ گرفتار کیا تھا
"آپ نے اب تک کیا تیر مارا ہے"—— پرمود نے
آخر میں پوچھا۔
"بہت کچھ"—— عمران بولا —— اور تمہیں یہ جان
کر حیرت ہوگی کہ ہنگری فاکس اسرائیلی حکومت کی قائم کردہ ایک
خطرناک دہشت پسند تنظیم ہے
"اوہ۔ واقعی"—— پرمود نے حیرت سے کہا
"ہاں"—— یہودی ہمارے بڑے دشمن ملک کی مدد کر رہے
ہیں"—— عمران بولا —— ہنگری فاکس کا ہیڈ کوارٹر

اسرائیلی دارالحکومت تل ابیب میں واقع ہے
"اس کا مطلب ہے کہ آپ کے وزراء اسرائیل لے جائے گئے
ہیں"—— پرمود کی پرسوچ آواز سنائی دی"—— گویا یہودیوں
نے ایک بار پھر اپنی تباہی و بربادی کو دعوت دی ہے
"یقیناً"—— عمران نے سر ہلا دیا"—— لیکن وہاں جانے
سے پہلے ہمیں تمام معلومات حاصل ہونی چاہئیں۔
"جی ہاں"—— اس بار یہودی بے حد چوکنا ہوں گے اور ہمارے
منتظر ہوں گے۔
"ہو سکتا ہے"—— عمران نے کندھے اچکائے"—— مگر
پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ ہمارے وزراء ان کے ہیڈ کوارٹر
میں ہی ہیں یا کسی دوسرے مقام پر——
"اوہ"—— پرمود چونکا"—— گویا اس بات کا بھی امکان
ہے کہ وہ اسرائیل سے باہر کہیں ہوں۔
"ہاں"—— کیوں نہیں"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا—— ہم
کسی امکان کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔
"پھر"—— کیا پروگرام ہے"—— تل ابیب جانے کی تیاری
کروں"—— پرمود نے پوچھا
"پہلے بقیہ ساتھی یہاں پہنچ جائیں تو پروگرام بناؤں گا"——
وہ آج کسی وقت یہاں پہنچیں گے"—— اور رابنسن آل"——

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران نے آخر میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے سلیمان کو گھورنے لگا جو بڑبڑانے کے انداز میں پونے انیس کا پہاڑہ یاد کر رہا تھا

o

شام کا اندھیرا پھیلنے پر اس نے الماری سے وہ مشین نکالی جو سہ پہر کے وقت اس نے اپنے ایک ماتحت سے منگوائی تھی اس مشین پر متعدد پُش بٹن اور میٹرز بنے ہوئے تھے جن کے ڈائلوں پر سوئیاں حرکت کرتی تھیں۔ یہ میٹرز مختلف فنکشنز کے لیے تھے بیٹری سے چلنے والی اس مشین کا سائز بارہ انچ کے ٹیلی ویژن جتنا ہی تھا مگر یہ چوکور تھی اور اس پر اسکرین کی بجائے میٹرز لگے تھے جو وقت، فاصلہ، سمت، بلندی اور گہرائی ظاہر کرتے تھے مشین میں ایک ایریل راڈ نصب تھا۔

پرمود نے الماری سے باریک تار کا گچھا نکالا اور اسے کھول کر اس کا ایک سرا ایریل راڈ کے سرے پر لپیٹ دیا پھر تار کو پھیلایا اور اس کا دوسرا سرا اسے جا کر ایک کونے میں پڑے ٹی وی کے انٹینا تار سے جوڑ دیا وہ واپس میز کے پاس پہنچا مشین کے ساتھ ہی ٹیلی فون رکھا تھا اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور اپنے ایک دوست کا نمبر ملایا جو ملک سے باہر گیا ہوا تھا اور اس کا فلیٹ مقفل پڑا تھا۔

نمبر ڈائل کر کے اس نے رسیور پر گھنٹی کی آواز سنی اور رسیور میز پر رکھ دیا پھر اس نے مشین کو آن کرنے والا بٹن پُش کیا فوراً ہی مشین پر نصب ننھا سا سرخ شیشہ روشن ہو گیا۔ گویا مشین نے کام شروع کر دیا تھا پرمود نے قریب پڑی نوٹ بک کھولی اور قلم کھول کر نوٹ بک پر رکھ دیا۔ تقریباً دس سکینڈ بعد اس نے باری باری تمام میٹرز کے بٹن پُش کیے اور میٹرز روشن ہو گئے ان کی سوئیاں بھی لرزنے لگی تھیں۔

پھر پرمود نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا

"ہیلو ——— نجمی ——— پرمود بول رہا ہوں

اس نے ماؤتھ پیس میں یہ کہتے ہوئے مشین کے میٹرز پر نظر ڈالی اس کے بولتے ہی میٹرز کی سوئیاں حرکت میں آگئی تھی۔ پرمود نے رسیور رکھا اور جلدی سے قلم اٹھا کر نوٹ بک پر میٹرز کی ریڈنگ کرنے لگا اس کے خاموش ہونے پر میٹرز کی سوئیاں بھی آہستہ آہستہ واپس زیرو پر آگئیں۔

چند لمحوں بعد پرمود نے دوبارہ رسیور اٹھا کر وہی الفاظ دہرائے اور رسیور میز پر رکھ کر میٹرز کی ریڈنگ نوٹ کی پھر دونوں ریڈنگز کا موازنہ کیا تو ان میں کوئی فرق نہ تھا۔ مطمئن ہو کر اس نے مشین کے بٹن آف کیے اور دونوں ریڈنگز کا غور سے مطالعہ کرنے لگا۔ ریڈنگز دیکھ کر اسے حیرت سی ہوئی ریڈنگز کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مطابق اس کی آواز وہاں سے ساٹھ گز کے فاصلے پر کیچ کی گئی تھی جہاں کی سمت شمال مشرق پچھتر ڈگری اور بلندی نوے فٹ تھی۔

پرمود کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ اس کے فلیٹ سے ساٹھ گز کے فاصلے پر وہ عمارت ہے جہاں سے اس کا فون ٹیپ کیا جا رہا تھا اور ٹیپ کرنے کا سسٹم عمارت میں نوے فٹ کی بلندی پر تھا۔ پرمود نے اٹھ کر دیوار میں نصب کھڑکی کھولی اور سامنے کی عمارتوں کا جائزہ لینے لگا مطلوبہ فاصلے پر ایک آٹھ منزلہ عمارت نظر آ رہی تھی وہ اس کے فلیٹ کے بالکل سامنے نہیں بلکہ سامنے والی بلڈنگ کے پہلو میں واقع تھی۔

وہ چند لمحوں تک سوچتا رہا پھر کھڑکی بند کی اور میز کے پاس آ گیا اس نے ریسیور کریڈل پر ڈالا اور مشین کے ایریل سے منسلک تار علیحدہ کر کے مشین الماری میں رکھ دی چند لمحوں بعد وہ فلیٹ سے نکلا اور فلیٹ مقفل کر کے زینوں کی طرف بڑھ گیا نیچے پہنچ کر اس نے گرد و پیش کا جائزہ لیا اور اپنی کار میں بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گیا کچھ فاصلے تک اس نے اپنے تعاقب کا اندازہ لگانے کی کوشش کی پھر مطمئن ہو کر اس نے بائیں جانب کی ایک گلی میں کار موڑ دی۔ گلی کا اختتام دوسری سڑک پر ہوا وہ گلی سے نکل

کر بائیں جانب مڑ گیا اور کچھ فاصلے پر واقع ٹیلی فون بوتھ کے پاس کار روک دی۔

انجن بند کر کے وہ کار سے اترا اور بوتھ میں گھس کر کسی کو فون کرنے لگا۔

"ہیلو ——— خیام اسپیکنگ" ——— دوسری طرف سے آواز آئی۔

"پرمود بول رہا ہوں" ——— پرمود نے کہا

"اوہ ——— یس سر ——— حکم فرمائیں" ——— خیام نے اس بار مودبانہ لہجے میں کہا۔

پرمود نے اسے چند ایک ہدایات دیں پھر سلسلہ منقطع کر کے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہیلو ——— قربان اسپیکنگ" ——— سلسلہ ملنے پر دوسری طرف سے آواز آئی۔

"پرمود بول رہا ہوں سلیمان" ——— اس نے مسکرا کر کہا تم نے اپنا نام کیوں تبدیل کر لیا" ———

"میجر صاحب ——— لوگ ایمان بدل لیتے ہیں میں نے تو صرف نام بدلا ہے" ——— سلیمان نے احمقانہ لہجے میں کہا

"آخر کوئی سبب تو ہوگا ہی" ——— عمران صاحب نے تمہارا نام نہیں بدلا" ———

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"وہ نام کیسے تبدیل کریں گے" ——— وہ صرف نگاہیں بدلنے میں ماہر ہیں" ——— سلیمان نے ناگواری سے کہا شاید انہی کے لئے لتر کانپوری نے کہا تھا کہ نگاہیں ملا کر بدل جانے والے۔ ہم سے بدل گیا وہ نگاہیں تو کیا ہوا" ——— سلیمان نے ایک ہی شعر میں دو مختلف مصرع گنگنا دیئے۔

"شاید تم درست کہہ رہے ہو" ——— پرمود ہنستا ہوا بولا

"شاید نہیں حقیقتاً کہیے میجر صاحب" ——— میں ثابت کر سکتا ہوں کہ وہ ہرجائی اور بے وفا ہیں" ——— بے وفا نہ ہوتے تو ملکہ ترنم شکایت نہ کرتی کہ ارے او بے مروت۔ ارے او بے وفا میں نے تجھ سے پیار کیوں کیا او بے وفا۔

"اچھا اچھا" ——— عمران صاحب کو ریسیور دو" ——— پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا" ——— مجھے ذرا جلدی ہے" ———

"صاحب کو آپ سے زیادہ جلدی تھی" ——— سلیمان کی آواز سنائی دی" ———

"کیا مطلب" ——— پرمود چونکا" ———

"واقعی" ——— اگر انہیں جلدی نہ ہوتی تو آپ کے فون آنے سے پہلے تب نہ نکل جاتے۔

"اچھا" ——— پرمود چونکا" ——— کہاں گئے ہیں" ——— مس جولیا موجود ہیں" ———

نہیں" ——— وہ بھی ان کے ساتھ ہے مجھے بتا کر نہیں گئے" ——— ہو سکتا ہے کسی سینما ہال میں "ہنی مون" یا "محبوبہ" کا آخری سین دیکھ رہے ہوں

"اچھا" ——— وہ آئیں تو انہیں کہنا کہ مجھے کال کر لیں پرمود نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا

"بہت بہتر" ——— اگر آپ کو جلدی ہے تو ان کی جگہ میں کال کر لیتا ہوں" ——— سلیمان نے کہا

"نہیں" ——— اتنا ہی کافی ہے آج کے لئے" ——— پرمود نے مسکرا کر کہا" ———

اور ریسیور ہک سے لٹکا کر باہر نکل آیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار واپس اس کے فلیٹ کی طرف دوڑ رہی تھی۔ اپنے فلیٹ پہنچ کر اس نے کار روکی اور انجن بند کر کے اتر آیا۔ عمارت کے زینے طے کر کے وہ اپنے فلیٹ کے دروازے پر پہنچا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کمرے میں آ کر اس نے میز پر رکھے فون کا ریسیور اٹھایا اور نوازش کے نمبر رنگ کرنے لگا

"ہیلو" ——— نوازش اسپیکنگ" ——— سلسلہ ملتے ...ر آواز آئی" ———

"پرمود بول رہا ہوں" ——— پرمود نے کہا ——— کیا تم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فارغ ہو

"یس سر ـــــ حکم" ـــــ نوازش نے کہا

"تم نے میرے ساتھ اصفان جانا ہے۔ تین دن کا ٹور ہے۔ چند جوڑے ساتھ لے لینا" ـــــ

"بہت بہتر" ـــــ کس وقت روانہ ہونا ہے" ـــــ نوازش نے پوچھا ـــــ

"اب سے ٹھیک ایک گھنٹہ بعد میں تمہیں تمہارے گھر سے لوں گا" ـــــ او کے" ـــــ پرمود نے کہا

"رائٹ سر" ـــــ میں آپ کو تیار ملوں گا" ـــــ نوازش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا" ـــــ

"اور ہاں اس پروگرام کو خفیہ رکھنا" ـــــ پرمود نے آخر میں کہا" ـــــ

اور ریسیور کریڈل پر ڈال کر اس طرح مسکرا دیا جیسے شکاری شکار کو جال میں پھنستا دیکھ کر مسکراتا ہے ایک منٹ بعد وہ اٹھا میک اپ بکس الماری سے نکال کر جیب میں ڈالا اور فلیٹ سے نکل آیا۔ دروازہ بند کر کے وہ زینوں کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد اس کی کار نوازش کے فلیٹ کی طرف دوڑ رہی تھی

عمران جولیا کے ہمراہ تیموری ہوٹل پہنچا تو صفدر ہال میں بیٹھا چائے پی رہا تھا ہال میں داخل ہوتے ہی عمران نے اسے دیکھ لیا تھا جب کہ صفدر انہیں نہیں پہچان سکتا تھا کیوں کہ وہ دونوں نئے میک اپ میں تھے۔ اس حلیئے میں وہ برطانوی نظر آ رہے تھے عمران نے کچھ دیر پہلے لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر بلیک زیرو کو کال کر کے ہدایت کی تھی کہ وہ آج رات کی فلائٹ سے تنویر، چوہان اور کیپٹن بابر کے ساتھ بلگارنیہ پہنچ جائے۔

اب ان کے آنے تک وہ فارغ تھا اور محض صفدر سے ملنے آیا تھا مگر چلتے وقت اس نے جولیا کو نہیں بتایا تھا۔ وہ سمجھی تھی کہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ کسی ہم پر جا رہے ہیں چونکہ صفدر نے بھی صبح ہی سے میک اپ کر رکھا تھا اس لئے وہ صفدر کو نہ پہچان سکی عمران اسے ساتھ لئے صفدر کی میز کی طرف بڑھا۔

"ہیلو فرینڈ" ـــــ قریب پہنچ کر عمران برطانوی لہجے میں بولا" ـــــ کیا ہم چند منٹ کے لئے تم سے باتیں کر سکتے ہیں" ـــــ صفدر نے چونک کر انہیں گھورا۔ پھر مقامی لب لہجے میں بولا۔

"تشریف رکھیں" ـــــ یہ کرسیاں ہوٹل کی ہیں میری ذاتی نہیں ـــــ

"بیٹھو" ـــــ عمران جولیا سے کہتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا یہ بہت شریف آدمی معلوم ہوتا ہے

جولیا اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی وہ الجھن میں تھی کہ عمران کے وہاں بیٹھنے کا کیا مقصد تھا

"میرا خیال ہے تعارف ہو جائے" ـــــ صفدر جولیا کی طرف دیکھتا ہوا عمران سے بولا۔

"کیوں نہیں" ـــــ عمران مسکرایا ـــــ مگر میرا خیال ہے کہ آپ ہمارے لئے بھی چائے منگوالیں

صفدر نے ایک ویٹر کو بلایا اور چائے لانے کو کہا۔ جلد ہی چائے آ گئی۔ اس دوران خاموشی رہی ویٹر کے جانے کے بعد صفدر نے

ان کے لئے پیالیوں میں چائے بنائی اور انہیں پیش کی

"تھینک یو مسٹر ـــــ مسٹر ـــــ عمران کہتا کہتا اٹک گیا صفدر کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھ رہا تھا

"مجھے شیروانی کہتے ہیں ـــــ صفدر اس کی طرف متوجہ ہو کر بولا ـــــ

"مجھے اسکارف کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ـــــ عمران جواباً بولا ـــــ اور یہ ہیں میری گرل فرینڈ کم وائف ـــــ اسے آپ مسٹر شرٹ کہہ سکتے ہیں

"اسکارف ـــــ شرٹ ـــــ صفدر نے حیرت سے دہرایا ـــــ یہ کیسے نام ہیں ـــــ

"جیسے آپ کے یہاں نام شیروانی، اچکن، پتلون، قمیض ہیں عمران بولا

"ہوں" ـــــ بہرحال اچھے نام ہیں ـــــ صفدر یکدم مسکرایا مگر آپ نے نام کے ساتھ ساتھ احمقانہ انداز تبدیل نہیں کیا ـــــ یہی آپ کی خامی ہے ـــــ اس بار صفدر اپنے اصلی لب و لہجے میں بولا تھا۔

جولیا اس کی آواز پہچان گئی ـــــ اوہ ـــــ صفدر ـــــ تم

"جی ہاں ـــــ میں نے آپ دونوں کو پہچان لیا ہے ـــــ بس ذرا دیر لگی ہے ـــــ صفدر ہنس کر بولا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"گویا کہ بقول کنفیوشس ——— بہت دیر کی مہماں آتے آتے"
عمران نے اس بار اپنی اصلی آواز میں کہا۔

"جی ہاں ——— مگر یہماں نہیں مہربان آتے آتے کہیئے ———"
صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابے ——— ابے او برخوردار ——— یہاں مہربان نہیں مہربانی
بیٹھی ہے ——— عمران نے ملامت آمیز لہجے میں کہا ——— اس
لئے یہماں ہی درست ہے۔ اب تم کھانا کھ...
ہمیں یہماں تسلیم نہ کرو تو اور بات ہے۔"

"گویا آپ نے صرف کھانے کے لیے ل...
ڈالا ——— صفدر مسکرا کر بولا

ہاں ——— کھانے کے بجائے پینے کا ارادہ ہوتا تو شعر ری
بجائے تمہیں ہی رگڑ ڈالتا ——— عمران بولا ——— بس اب
دیر مت کرو ——— کھانا منگوالو ———

"تم پاگل تو نہیں ہو ——— جولیا نے اسے گھورا
ابھی تو چھ بجے ہیں ——— پھر یہ کھانے کا وقت بھی نہیں ہے

"اوہ ——— اچھا ——— عمران نے آنکھیں پھاڑ کر ادھر
ادھر دیکھا ——— میں تو سمجھ رہا تھا کہ رات ہو گئی ہے

"شاید تم درست کہتے ہو یار ——— عمران نے طویل سانس
لیا ——— میں بھی کہوں کہ جولیا مجھے پوری کی بجائے آدھی
کیوں نظر آتی ہے

"بکومت ——— جولیا نے اسے ڈانٹا ——— کوئی
کام کی بات کرو یا خاموش رہو

"اچھا ——— میں کام کی بات تلاش کرنے جاتا ہوں اتنے
...لو ——— عمران نے اٹھتے ہوئے کہا
... نے اسے غصے سے گھورا مگر عمران وہاں
... کا رخ زینوں کی طرف تھا زینے طے کر
کے وہ بالائی منزل پر پہنچا یہاں اس کا کمرہ تھا وہ دروازہ
کھول کر کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بولٹ کر کے میز کے
پاس آ بیٹھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ملانے لگا

"ہیلو ——— دلیر خان اسپیکنگ ——— سلسلہ ملنے
پر آواز آئی

"ایکسٹو ——— عمران نے آواز بدل کر کہا

"یس چیف ——— حکم فرمائیں ——— دلیر خان نے
مودبانہ لہجے میں کہا

"تیموری ہوٹل کتنی دیر میں پہنچ سکتے ہو ——— اس

Downloads 14:06 - Opera
Aswad Raza

"گویا کہ بقول کنفیوشس ——— بہت دیر کی مہمان آتے آتے
عمران نے اس بار اپنی اصلی آواز میں کہا۔
"جی ہاں ——— مگر مہمان نہیں مہربان آتے آتے کہیے ———
صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ابے ——— ابے او برخوردار ——— یہاں مہربان نہیں مہربانی
بیٹھی ہے ——— عمران نے ملامت آمیز لہجے میں کہا ——— اس
لئے مہمان ہی درست ہے۔ اب تم کھانا کھلانے سے بچنے کے لئے
ہمیں مہمان تسلیم نہ کرو تو اور بات ہے۔"
"گویا آپ نے صرف کھانے کے لیے اچھے خاصے شعر کو بگاڑ
ڈالا ——— صفدر مسکرا کر بولا
ہاں ——— کھانے کے بجائے پینے کا ارادہ ہوتا تو شعر کی
بجائے تمہیں ہی بگاڑ ڈالتا ——— عمران بولا ——— بس اب
دیر مت کرو ——— کھانا منگوالو ———
"تم پاگل تو نہیں ہو ——— جولیا نے اسے گھورا
ابھی تو چائے پی ہے پھر یہ کھانے کا وقت بھی نہیں ہے
"اوہ ——— اچھا ——— عمران نے آنکھیں پھاڑ کر ادھر
ادھر دیکھا ——— "میں تو سمجھ رہا تھا کہ رات ہو گئی ہے
"نظر کا علاج کرائیے ——— صفدر نے شوخی سے
کہا ——— یہاں آ کر آپ کی بصارت کمزور پڑ گئی ہے

"شاید تم درست کہتے ہو یار ——— عمران نے طویل سانس
لیا ——— میں بھی کہوں کہ جولیا مجھے پوری کی بجائے آدھی
کیوں نظر آتی ہے
"بکومت ——— جولیا نے اسے ڈانٹا ——— کوئی
کام کی بات کرو یا خاموش رہو
"اچھا ——— میں کام کی بات تلاش کرنے جاتا ہوں اتنے
میں تم پیار کی بات کر لو ——— عمران نے اٹھتے ہوئے کہا
جولیا اور صفدر نے اسے غصے سے گھورا مگر عمران وہاں
سے چل دیا تھا اس کا رخ زینوں کی طرف تھا زینے طے کر
کے وہ بالائی منزل پر پہنچا جہاں اس کا کمرہ تھا وہ دروازہ
کھول کر کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بولٹ کر کے میز کے
پاس آ بیٹھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ملانے لگا
"ہیلو ——— دلیر خان اسپیکنگ ——— سلسلہ ملنے
پر آواز آئی
"ایکسٹو ——— عمران نے آواز بدل کر کہا
"یس چیف ——— حکم فرمائیں ——— دلیر خان نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا
"تیموری ہوٹل کتنی دیر میں پہنچ سکتے ہو ——— اس
نے پوچھا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk
Aswad Raza

"کم از کم آٹھ منٹ ضرور لگ جائیں گے ——— دلیر خان نے جواب دیا

"ٹھیک ہے ——— تم فوراً چل دو ——— یہاں زینوں کے پاس ایک میز پر مقامی شخص بیٹھا ہے ——— عمران بولا ——— تم نے اس کا تعاقب کرنا ہے ——— حلیہ نوٹ کر لو ———"

اس نے حلیہ بتانے کے بعد چند ایک ہدایات دیں اور ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔ چائے پینے کے دوران ہی اس نے اس مقامی شخص کو چیک کر لیا جو زینوں پر آنے جانے والوں کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا عمران کو شک ہوا تھا کہ وہ اس کے کمرے کی نگرانی کے سلسلے میں وہاں موجود تھا۔ چنانچہ اس شک کی تصدیق کے لیے وہ اس کے قریب سے گزر کر زینوں کی طرف گیا تھا اور قریب سے گزرتے ہوئے اسے مقامی شخص کی گھنی مونچھیں مصنوعی محسوس ہوئی تھیں جس کا مطلب تھا کہ وہ میک اپ میں تھا اور عمران کے اندازے کے مطابق میک اپ کی تہہ کے نیچے کسی یورپین یا امریکن کا چہرہ ہو سکتا تھا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ کمرے سے نکلا اور دروازہ لاک کر کے زینوں کی طرف بڑھ گیا زینے اتر کر وہ ہال میں پہنچا تو گھنی مونچھوں والا اسے غور سے دیکھ رہا تھا عمران نے اس کی طرف قدم بڑھا دیئے

"ہیلو ——— اس نے گھنی مونچھوں والے کے قریب آ کر بے تکلفانہ لہجے میں کہا ——— میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہے"

"ہو سکتا ہے ——— وہ آدمی مسکرا کر بولا ——— ایک شہر میں رہنے والے بارہا ایک دوسرے کے سامنے آتے رہتے ہیں۔"

"واقعی ——— آپ تو مجھے دانشور معلوم ہوتے ہیں ——— عمران نے تعریف کی ——— آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔"

اس نے مصافحہ کے لیے اس آدمی کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس آدمی نے بھی اخلاقاً ہاتھ بڑھا دیا۔ مصافحہ کرنے کے بعد عمران اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"میں یہاں اجنبی ہوں آپ مقامی بھی ہیں اور خوش اخلاق بھی مجھے امید ہے کہ آپ نے میرے بلا اجازت بیٹھنے کا برا نہیں منایا ہوگا ——— میں غلط تو نہیں کہہ رہا جناب ———"

"آپ کا خیال درست ہے ——— وہ مسکرایا

"آپ غالباً امریکن ہیں ———"

"غالباً نہیں حقیقتاً ——— عمران بولا ——— کیونکہ میرے پاس امریکن پاسپورٹ ہے لیکن ———"

"لیکن کیا ——— وہ ہنستا ہوا بولا

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اگر آپ مجھے کل تک کے لیے پناہ دینے کا وعدہ کریں تو اپنی حقیقت بتا دیتا ہوں کیوں کہ پولیس اور انٹیلی جنس مجھے تلاش کرتی پھر رہی ہے"

اس لمحے وہ آدمی چونکا اور اس کی آنکھوں میں الجھن کے آثار نظر آنے لگے مگر چہرہ سپاٹ ہی رہا۔

"آل رائٹ ——— میں آپ کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کروں گا ——— وہ ایک دو لمحوں بعد بولا۔

عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا پھر اس کی جانب جھکتا ہوا آہستہ سے بولا۔

"میں اسرائیلی ہوں اور میرا نام گوریان ہے ———"

"اوہ ——— وہ آدمی چونک پڑا ——— مگر شکل سے تو ———"

"ہاں ——— عمران اس کی بات کاٹتا ہوا بولا ——— میری والدہ امریکن تھیں اور باپ اسرائیلی ——— اس سبب میری شکل میری ماں پر گئی ہے ———"

"ہوں ——— اس نے سر ہلا دیا ——— مگر پولیس تمہیں کیوں تلاش کر رہی ہے ———"

"میں اسرائیلی ملٹری سیکرٹ سروس کا ممبر ہوں، یہاں میں خصوصی مشن پر آیا تھا، اس کے تحت میں نے یہاں سے چند نامی راز

حاصل کیے ہیں لیکن یہاں کی انٹیلی جنس کو پتا چل گیا اب وہ میری تلاش میں ہے"

"ہوں ——— اس نے نسک آمیز لگا ہوں سے عمران کو گھورا ——— تم نے میرے ملک کے راز چرائے ہیں، پھر بھی مجھ سے مدد کی توقع کر رہے ہو۔

"نہیں ——— یہ تمہارا ملک نہیں ہے ——— عمران دلفریب سے بولا۔

"کیا مطلب ——— وہ آدمی چونکا ———

"اس لیے کہ تم میک اپ سے مقامی بنے ہوئے ہو۔ تمہارا لب و لہجہ نہیں میرا ہم وطن ظاہر کر رہا ہے ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور وہ آدمی بے ساختہ اچھل پڑا۔ وہ چند لمحوں کے لیے خاموشی سے عمران کو گھورتا رہا۔ پھر طویل سانس لے کر بولا۔

"آل رائٹ ——— اگر تم میرے ہم وطن نہ ہوتے تو میں تمہیں فوراً گولی مار دیتا۔ بہرحال تم یہاں بیٹھو۔ میں چند منٹ میں آتا ہوں۔ یہاں سے کہیں مت جانا۔

عمران نے سر ہلایا اور وہ آدمی اٹھ کر ہال کے خارجی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گھنی داڑھی اور مونچھوں والا عرب دوسرے کمرے سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آیا اور صوفے پر بیٹھی عربی عورت کے قریب بیٹھ گیا اس کا چہرہ سپاٹ تھا مگر آنکھوں سے اضطراب جھلک رہا تھا

"کیا بات ہے پینتھر ——— عرب عورت نے امریکن لب و لہجے میں اسے مخاطب کیا ——— کیا کوئی خاص اطلاع ملی ہے"

"نہیں باربرا ——— وہ طویل سانس لیتا ہوا بولا۔ اطلاع تو کوئی نہیں ملی لیکن پرمود شہر سے باہر جا رہا ہے۔"

"اوہ ——— واقعی ——— باربرا نے چونک کر کہا

"ہاں ——— ابھی ابھی اس نے اپنے ماتحت نوازش کو

Aswad Raza

...ال کیا تھا ——— پینتھر نے کہا اور مختصراً پرمود اور نوازش کی بات چیت دہرا دی۔

"عجیب بات ہے ——— باربرا بولی ——— وہ ...ایک دم ہمارے گروہ کی تلاش ختم کر کے باہر جا رہا ہے۔

"ہاں ——— مگر ہو سکتا ہے اس کا یہ ٹور ہمارے ہی سلسلے میں ہو ——— پینتھر نے اپنا اندازہ بتایا۔

"کیا مطلب ——— کیا وہ ہمیں شہر سے باہر تلاش کرنے جا رہے ہیں

"ہمیں نہیں ——— ہمارے ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں ——— پینتھر بولا ——— دوسرے شہر کا بہانہ بھی ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے وہ ملک سے باہر جا رہا ہو یعنی تل ابیب ——— جیسا کہ سپر ہیرو عمران نے فون پر اُسے بتایا تھا کہ ہمارا ہیڈ کوارٹر تل ابیب میں ہو سکتا ہے۔

"یہ تو اس کا اندازہ تھا ——— باربرا بولی ——— میرے خیال میں تو انہیں تل ابیب کے سفر سے نہیں روکنا چاہیے وہاں وہ آسانی سے مارے جائیں گے۔

"بہرحال یہ تو انچارج ہی فیصلہ کرے گا کہ انہیں روکنا ہے یا نہیں ——— میں اسے اطلاع کرتا ہوں۔

"چیف نے رابن کو ہم پر انچارج مسلط کر کے اچھا نہیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہا ——— باربرا بولی ——— جب کہ ہم چیف کو پوری ذمہ داری سے اطلاعات فراہم کر رہے تھے۔

"چیف جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے ——— پینتھر نے مسکرا کر کہا ——— اس لئے تمہارا اعتراض فضول ہے۔

باربرا نے دوبارہ کچھ نہ کہا۔ پینتھر نے میز پر رکھا ٹرانسمیٹر آن کیا اور بولنے لگا۔

"ہیلو راین ——— پینتھر کالنگ ——— اوور"

"یس پینتھر ——— راین رسیونگ ——— اوور"

چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز خارج ہوئی۔

"نئی اطلاع ——— ٹیچر پرمود چند دن کے لئے اپنے ماتحت نوازش کے ساتھ دوسرے شہر جا رہا ہے ——— پینتھر نے بتایا ———

"اوہ ——— راین کی چونکتی ہوئی آواز سنائی ——— کس سلسلے میں ———

"یہ تو اس نے نوازش کو نہیں بتایا ——— پینتھر بولا البتہ اس نے نوازش کو یہ ہدایت ضرور کی ہے کہ وہ اس پروگرام کو خفیہ رکھے اور کسی کو خبر نہ ہونے دے۔

"ہو سکتا ہے ——— ہمارے ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں جانا چاہتا ہو اور یہ انداز دوسرے شہر کا ہو ——— راین کی پرسوچ آواز

سنائی دی ——— در ان حالات میں دوسرے شہر جانے کی کوئی تک نہیں بنتی۔

"یہ سوچنا تمہارا کام ہے پیارے آخر تم ہمارے انچارج بنائے گئے ہو ——— پینتھر نے مسکرا کر کہا۔

"اگر تمہیں اعتراض ہے تو میں تمہیں اپنی جگہ انچارج بنا دیتا ہوں ——— راین نے ہنس کر کہا۔

"سوری ——— میں یہیں ٹھیک ہوں ——— پینتھر بولا ——— بڑے سکون سے گزر رہی ہے ———

"کیا پرمود اپنے فلیٹ پر موجود ہے ——— راین نے پوچھا ———

Aswad Raza

"معلوم نہیں ——— ہو سکتا ہے موجود ہی ہو ——— کیوں کہ اس نے تیاری بھی کرنی ہے۔

"ٹھیک ہے ——— وہ کوئی اور کال کرے تو مجھے مطلع کرنا ——— میں اس کا بندوبست کرتا ہوں ———

"عمران یا اس کا کوئی ساتھی ملا ہے ——— پینتھر نے پوچھا ———

"نہیں ——— ہمارا ایک آدمی عمران کے انتظار میں وہاں موجود ہے جونہی عمران وہاں آئے گا وہ مجھے اطلاع کر دے گا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اچھا ——— تم پرمود کا بندوبست کرو اور ہم رات کے کھانے پر ——— پینتھر نے مسکرا کر کہا ——— اوور اینڈ آل
اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور باربرا کی طرف دیکھنے لگا۔

"ڈارلنگ ——— کیا پروگرام ہے ——— کھانا ہوٹل سے لاؤ گی یا یہیں پکاؤ گی۔"

"ہوٹل سے ہی لے آنا ——— باربرا بولی ——— پکانے میں کافی وقت لگ جائے گا۔"

دفعتاً ٹرانسمیٹر سے سگنل نشر ہونے لگا۔ وہ دونوں چونکے پھر پینتھر نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ دوسری طرف سے رابن کال کر رہا تھا۔

"یس رابن ——— پینتھر ریسیونگ ——— اوور"
پینتھر نے جواباً کہا۔

"باربرا کو پرمود کے فلیٹ بھیج دو ——— رابن نے کہا ———

"اوہ ——— کس لئے ——— پینتھر نے چونک کر پوچھا۔

"وہ معلوم کر سکے آئے کہ پرمود اپنے فلیٹ میں موجود ہے یا نہیں ——— رابن نے کہا ——— اگر وہ موجود نہ ہو تو ایک ٹائم بم ساتھ لے جائے اور اس پر نصف گھنٹہ کا وقت لگا کر

فلیٹ میں ڈال دے"

"رائٹ ——— اور کچھ ——— پینتھر نے پوچھا۔

"واپسی پر مجھے رپورٹ دینا ——— اوور اینڈ آل ——— رابن نے آخر میں کہا۔

اور اس کی آواز آنا بند ہو گئی پینتھر نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا اس کے پاس کوئی اور ماتحت نہیں تھا ——— باربرا نے منہ بنا کر کہا۔

"ہو سکتا ہے نہ ہو ——— کیوں کہ بیشتر ماتحت عمران اور پرمود کے ہاتھوں مارے گئے ہیں یا گرفتار کئے جا چکے ہیں پینتھر نے مسکرا کر کہا ——— یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے تمہارا انتخاب محض اس لئے کیا ہو کہ یہاں سے پرمود کا فلیٹ بہت قریب ہے اور پھر تم عربی میک اپ میں ہو کسی نے تمہیں وہاں دیکھ بھی لیا تو شک نہیں کر سکے گا۔

"بہر حال ——— لاؤ کہاں ہے ٹائم بم ——— باربرا نے ناگواری سے کہا۔

پینتھر اٹھا اور دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ واپسی پر اس کے ہاتھ میں ایک چوکور اور چپٹا سا ٹائم بم تھا جس کا سائز ماچس کی ڈبیا سے زیادہ نہ تھا اس نے وہ ٹائم بم باربرا کے حوالے

Aswad Raza
www.UrduBooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کیا جسے اس نے اپنے گریبان میں چھپالیا۔

"ریوالور بھی لے لو۔ ہو سکتا ہے ضرورت پڑ جائے ——" پینیقر نے کہا۔

باربرا نے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا کر دراز سے ریوالور نکالا جس پر سائیلنسر نصب تھا۔ اس نے ریوالور لباس کے اندر چھپایا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ فلیٹ سے نکل کر وہ راہداری میں آئی جہاں لفٹ موجود تھی وہ لفٹ کے ذریعے گراؤنڈ فلور پر پہنچی اور عمارت سے باہر آکر پرمود کے فلیٹ کی طرف بڑھنے لگی پچاس ساٹھ قدم چلنے کے بعد اس نے سڑک عبور کی اور پرمود کے فلیٹ والی عمارت میں داخل ہو گئی زینے طے کر کے وہ پرمود کے فلیٹ کے پاس پہنچی تو فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا راہداری میں کوئی نہ تھا وہ دبے پاؤں دروازے کے پاس آئی اور جھک کر کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ مگر اندر کوئی ذی روح نظر نہ آیا۔ اس نے آہستہ سے ہینڈل گھمایا تو پتا چلا کہ دروازہ لاک تھا اس نے گریبان سے ٹائم بم نکالا اس پر نصف گھنٹہ بعد کا وقت تھا اور بم دروازے کے نیچے سے اندر کو کھسکا کر پیچھے ہٹ گئی۔

اس نے راہداری کا جائزہ لیا اور مطمئن ہو کر واپس چل دی

اس کے چند منٹ بعد وہ اپنے فلیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔

"سناؤ —— کیا رہا —— پینیقر نے پوچھا ——

"وہ موجود نہیں تھا۔ میں نے ٹائم بم اندر ڈال دیا ہے" —— باربرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں رابن کو اطلاع دیتا ہوں" —— پینیقر نے کہا" —— پھر کھانا لینے جاؤں گا۔

اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے رابن کو کال کیا اور رابطہ قائم ہونے پر باربرا کی کارکردگی کی اطلاع دی پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور صوفے سے اٹھا ہی تھا کہ بیرونی دروازہ ایک جھٹکے سے کھلتا چلا گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جوتھی وہ آدمی ہال سے باہر گیا، عمران نے صفدر کو مخصوص اشارہ کر دیا جو اسی کی جانب دیکھ رہا تھا جبکہ جولیا کی عمران کی جانب پشت تھی صفدر اس کا اشارہ سمجھ گیا اور تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا عمران مطمئن ہو گیا اگرچہ اس کے اندازے کے مطابق دلیر خان ہوٹل پہنچ چکا تھا لیکن یہ بھی امکان تھا کہ وہ ابھی ہوٹل سے دور ہی ہو۔ اس صورت میں وہ آدمی اگر فرار ہونے کی نیت سے باہر گیا تھا تو عمران کی محنت ضائع ہو جاتی جب کہ وہ اس کے ذریعے اس کے باس یا انچارج تک پہنچنا چاہتا تھا اور یہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ آدمی ہال سے باہر کیوں گیا تھا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ آدمی ہال میں داخل ہوتا دکھائی

Aswad Raza

دیا۔ وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا عمران کے پاس پہنچا اور کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"تمہارے پاس پاسپورٹ ہے۔

"نہیں ـــــ پاسپورٹ ہوتا تو میں صبح کی فلائٹ سے نکل جاتا ـــــ" عمران نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پاسپورٹ اور دیگر شناختی کاغذات میں نے پکڑے جانے کے خدشے سے ضائع کر دیے ہیں تاکہ میری اصلیت ظاہر نہ ہو

"اچھا میرے ساتھ آؤ ـــــ تمہارے پاس گاڑی تو نہیں ہو گی ـــــ" وہ اٹھتا ہوا بولا۔

"نہیں ـــــ" عمران بھی اٹھتا ہوا بولا ـــــ چند دن کے لئے میں نے کار خریدنا پسند نہیں کیا۔

وہ آدمی عمران کے ساتھ کاؤنٹر پر آیا۔ بل ادا کیا اور ہال کے خارجی دروازے کی طرف بڑھ گیا صفدر واپس آ کر جولیا کے پاس بیٹھ گیا تھا عمران نے اس آدمی کے پیچھے چلتے ہوئے صفدر کو اشاروں میں بتایا کہ وہ جولیا کے ہمراہ وہیں اس کا انتظار کرے۔

ہال سے نکل کر وہ کمپاؤنڈ میں آئے تو دلیر خان ہوٹل کے گیٹ کے باہر کھڑا دکھائی دیا۔ عمران نے اسے مخصوص اشارہ کیا اور وہ گیٹ کے سامنے سے ہٹ گیا عمران کا ساتھی عمران

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے ہمراہ گیٹ سے باہر آیا اور بائیں جانب کھڑی کار کی طرف بڑھ گیا اس نے عمران کو کار میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران نے پچھلا دروازہ کھولا اور عقبی نشست پر بیٹھ گیا اس آدمی نے انجن اسٹارٹ کیا اور کار آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد عمران نے سرسری انداز میں گردن گھما کر پیچھے دیکھا تو عقب میں دلیر خان کی کار آ رہی تھی۔ مطمئن ہو کر وہ سامنے دیکھنے لگا اس کے ہمدرد نے ڈلیش بورڈ کا خانہ کھولا اور اس میں رکھا ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو باس ——— بریڈلے کالنگ ——— اوور" وہ کال کرنے لگا۔

"یس بریڈلے ——— انچارج رسیونگ ——— اوور" چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز خارج ہوئی۔

"باس ——— اس کے پاس پاسپورٹ نہیں ہے اس نے پکڑے جانے کے خوف سے تمام کاغذات ضائع کر دیئے ہیں"

"اچھا ———" انچارج کی آواز آئی ——— "اس صورت میں اس کے بیان پر یقین کرنا مشکل ہو گا۔"

"پھر ——— کیا حکم ہے ———" بریڈلے نے پوچھا۔

"بہرحال ——— تم اسے مقررہ مقام پر لے آؤ۔ میں اسے چیک کر لوں گا ———" انچارج نے کہا۔

"رائٹ سر ——— میں اسے لا رہا ہوں ———" بریڈلے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا

"تعاقب کا خیال رکھنا ——— اوور اینڈ آل ———" انچارج نے آخر میں کہا۔

اور بریڈلے نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا عمران لاپروائی سے باہر دیکھ رہا تھا بریڈلے نے بیک ویو مرر میں عقب کا جائزہ لیا پھر سامنے لگے آئینے میں عمران پر نظر ڈالی اور مسکراتا ہوا بولا۔

"ذرا تعاقب کا خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ تمہارے ساتھ میں بھی مارا جاؤں۔"

Aswad Raza

"بے فکر رہو ——— تم میرے محسن ہو ———" عمران بولا۔ "اگر کوئی ایسا خطرناک لمحہ آیا تو میں اپنی جان دے کر تمہیں بچا لوں گا فی الحال تو عقب میں کوئی ایسی گاڑی نہیں ہے جس پر تعاقب کا شبہ کیا جا سکے۔"

"تم نے میرے انچارج کی بات سنی ہے ———" اس نے پوچھا۔

"ہاں ——— لیکن میں تم سے اس سلسلے میں کچھ نہ کہوں گا" عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کیوں ———" بریڈلے نے حیرت سے پوچھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اس لئے ہم سب عظیم تر اسرائیل کے لئے کام کر رہے ہیں اور ہمارا ایک دوسرے کے کاموں میں راز دار بننا مناسب نہیں ہوتا ———"

"تم درست کہتے ہو دوست" ——— بریڈلے نے متاثر آمیز لہجے میں کہا ——— "میرے خیالات ظاہر کرتے ہیں کہ تم سچے محب وطن ہو اب نجانے انچارج تم سے کیا سلوک کرے"

"مجھے یقین ہے کہ وہ سچے اسرائیلیوں کی مانند میری مدد کرے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے تم نے اسے میرے متعلق کیا کہا تھا۔

"وہی جو تم نے مجھے بتایا تھا" ——— بریڈلے بولا۔ اس نے کہا تھا کہ تمہارا پاسپورٹ یا دوسرے شناختی کاغذات دیکھ کر تمہارے بیان کی تصدیق کروں اور تمہیں اس کے پاس لے آؤں۔

"اوہ ——— کیا اب ہم اس کے گھر جا رہے ہیں" ——— عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں ——— وہ کافی محتاط آدمی ہے فی الحال وہ امامیہ پارک میں تم سے ملاقات کرے گا" ——— بریڈلے نے بتایا۔

"اس کے بعد ———" عمران نے سوال کیا۔

"اس کے بعد کا پتا نہیں ہے" ——— بریڈلے نے چوک سے بائیں جانب مڑتے ہوئے کہا ——— "میرا کام تو تمہیں صرف اس تک پہنچانا ہے"

عمران کچھ نہ بولا اس کی سکیم کامیاب جا رہی تھی بس ایک خطرہ تھا کہ کہیں بریڈلے کو اپنے تعاقب کا پتا نہ چل جائے اس صورت میں وہ سیدھا امامیہ پارک جانے کی بجائے تعاقب کرنے والے سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتا اور اس طرح وقت ضائع ہوتا اور عمران جلد از جلد انچارج کی رہائش گاہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔

Aswad Raza www.Books.PK.com

مزید پانچ منٹ کے سفر کے بعد وہ امامیہ پارک پہنچ گئے پارک زیادہ بڑا نہ تھا اور وہاں اس وقت سناٹا چھایا ہوا تھا۔ کیونکہ ایک تو شام کا اندھیرا پھیل چکا تھا اور دوسرا پارک کے اردگرد بہت کم گھر آباد تھے زیادہ تر گزشتہ جنگ میں تباہ ہو چکے تھے جن کی عمارتیں تباہ نظر آ رہی تھیں پارک کے گیٹ پر مرکری بلب روشن تھا جب کہ پارک کے اندر ہلکی ہلکی روشنی تھی بریڈلے نے پارک کے گیٹ پر کار روکی اور انجن بند کر دیا وہ دونوں کار سے اترے۔

"کیا وہ اندر موجود ہے" ——— عمران نے آہستہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے سوال کیا۔

"میرا خیال ہے نہیں ـــــ" اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ـــــ اس کی گاڑی تو یہاں نظر نہیں آ رہی آؤ ـــــ"

عمران اس کے ساتھ گیٹ سے پارک میں داخل ہوا پارک میں پتھریلے بنچ خالی پڑے تھے وہ دونوں ایک بنچ پر بیٹھ گئے تقریباً دو منٹ بعد پارک میں چار افراد داخل ہوتے دکھائی دیئے ان میں سے ایک نے نقاب لگا رکھا تھا۔

"لو ـــــ وہ آ گیا ـــــ" بریڈلے آہستہ سے کہتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

عمران بھی کھڑا ہو گیا یقیناً نقاب پوش ہی انچارج تھا بقیہ تینوں شکلوں سے مقامی معلوم ہوتے تھے اور ان کے ہاتھوں میں سائیلنسر لگے ریوالور دکھائی دے رہے تھے وہ ان کے قریب آ رکے ـــــ"

"ہیلو مسٹر گوریان ـــــ" نقاب پوش نے عمران کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

جواباً عمران نے بھی ہیلو کہتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا

"آپ سے مل کر یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں اپنے وطن پہنچ گیا ہوں ـــــ"

"کیوں نہیں ـــــ" نقاب پوش نے کہا پھر وہ بریڈلے سے بولا ـــــ "تم جاؤ اور اپنی ڈیوٹی سنبھالو"

"اچھا مسٹر گوریان ـــــ" بریڈلے نے عمران سے کہا میں جا رہا ہوں امید ہے تمہیں یہاں سے ہر قسم کی مدد حاصل ہو گی ـــــ"

عمران نے جواب میں اس کا شکریہ ادا کیا اور بریڈلے چلتا ہوا گیٹ سے نکل گیا۔

"بریڈلے نے تمہیں میرے متعلق کیا بتایا ہے۔ مسٹر گوریان" نقاب پوش نے عمران سے پوچھا۔

"کچھ نہیں میں نے پوچھا نہ اس نے بتایا ـــــ" عمران نے مسکرا کر کہا "کیونکہ ہم سب عظیم تر اسرائیل کے لئے کام کر رہے ہیں اور ہماری بہتری اسی میں ہے کہ ایک دوسرے کے مشن سے بے خبر رہیں۔"

"تمہارا خیال درست ہے ـــــ" نقاب پوش بولا۔ "کیا تم بتاؤ گے کہ ملٹری سیکرٹ سروس میں تمہارا کوڈ نام کیا ہے نمبر کیا ہے۔"

"سوری مسٹر انچارج ـــــ" عمران نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں نے کہا نا کہ ایک دوسرے سے ناواقف رہنا ہی ہمارے مفاد میں ہو گا میں بھی خود کو آپ لوگوں پر ظاہر نہ کرتا اگر مجھے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گرفتاری کا خوف نہ ہوتا امید ہے آپ محسوس نہیں کریں گے۔

"تمہاری بات درست ہے مگر تمہاری شناخت کے بغیر تم پر بھروسہ کرنا بے وقوفی ہوگی" ——— نقاب پوش نے سخت لہجے میں کہا۔

"شناخت ضروری ہے تو مجھے ٹرانسمیٹر مہیا کر دیں میں آپ لوگوں کے سامنے اپنے ہیڈ کوارٹر سے بات کروں گا وہ آپ کی تسلی کرا دیں گے ——— کیوں ——— کیا خیال ہے"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نقاب پوش انچارج چند لمحوں تک سوچتا رہا پھر سر جھٹک کر بولا

"آل رائٹ مسٹر گوریان ——— میں یہ رسک لینے کو تیار ہوں ——— لیکن ایک بات ذہن میں رکھنا کہ تم مجھے مطمئن نہ کر سکے تو تمہارا خاتمہ کر دیا جائے گا ——— آؤ میرے ساتھ"

"بے شک ——— تمہیں اختیار ہوگا ———" عمران نے بے خوف لہجے میں کہا۔

انچارج نے واپس مڑتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور انہوں نے ریوالور جیبوں میں ڈال لئے عمران ان کے ساتھ باہر ... سے چند قدم آگے دو گاڑیاں موجود تھیں وہ ان کے قریب پہنچے اور رک گئے

"اسے اپنی گاڑی میں بٹھا کر لے آؤ" ——— انچارج نے اپنے آدمیوں سے کہا۔

اور اگلی کار کی طرف بڑھ گیا اس کے چاروں ساتھیوں میں سے ایک نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال تین پیچھے بیٹھ گئے۔ اور عمران فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا انچارج کی کار سٹارٹ ہو کر آگے بڑھ گئی جب وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئی تب ڈرائیور نے انجن اسٹارٹ کیا اور کار آگے بڑھا دی عمران کن انکھیوں سے بیک ویو مرر میں دیکھ رہا تھا جونہی وہ کار تیس چالیس قدم کے فاصلے پر پہنچی پارک کی قریبی گلی سے ایک کار برآمد ہوئی۔ اور ان کے پیچھے دوڑنے لگی عمران سمجھ گیا کہ اس میں دلیر خان ہوگا وہ مطمئن ہو کر سامنے دیکھنے لگا۔

تقریباً دس منٹ بعد کار ایک نو آباد کالونی میں داخل ہوئی ایک دو سڑکوں سے ہوتی ہوئی وہ بائیں ہاتھ کی ایک گلی میں داخل ہوئی اور دائیں جانب کی تیسری کوٹھی کے گیٹ پر رکتی چلی گئی۔

Aswad Raza
www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پرمود نوازش کے فلیٹ سے اس کی کار میں روانہ ہوا
نوازش کار چلا رہا تھا اور پرمود عقبی نشست پر بیٹھا تھا
دونوں میک اپ میں تھے پرمود نے نوازش کے فلیٹ پر میک
اپ تبدیل کیا تھا اور اسے اپنی اسکیم بھی بتا دی تھی۔
دفعتاً اس کی جیب میں رکھے ٹرانسمیٹر سے سگنل نشر
ہونے لگا اس نے چونکتے ہوئے جیب سے پاکٹ سائز
ٹرانسمیٹر نکالا اور آن کر دیا۔

"ہیلو ڈی فورٹین —— خیام کالنگ —— اوور ——
ٹرانسمیٹر سے آواز خارج ہوئی۔

"یس خیام —— پرمود ریسیونگ —— اوور ——

"رپورٹ سر —— " خیام نے کہا۔

اور رپورٹ دینے لگا وہ پرمود کی ہدایت پر گزشتہ بیس منٹ
سے اس کے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا۔

"میں یہ نہیں دیکھ سکا کہ اس نے فلیٹ میں کیا چیز ڈالی
ہے اب وہ واپس زینوں کی طرف بڑھ رہی ہے ——"

"ٹھیک ہے تم اس کا پیچھا کرو میں بھی پہنچنے والا
ہوں —— " پرمود نے اسے ہدایت کی —— اوور اینڈ آل"

اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھ لیا چند لمحوں
بعد وہ منزل پر پہنچ گئے نوازش نے پرمود کے اشارے
پر آٹھ منزلہ عمارت کے نیچے کار روکی اور انجن بند کر دیا۔ اسی
لمحے وہ عربی عورت عمارت میں داخل ہوتی دکھائی دی جس کا
خیام نے ذکر کیا تھا خیام اس سے پندرہ سولہ قدم پیچھے آ رہا
تھا۔ وہ دونوں کار سے اترے اسی لمحے خیام قریب آ گیا

"تم یہیں ٹھہرو —— " پرمود نے آہستہ سے کہا

وہ چونکا اور پرمود کو آواز سے پہچان کر رک گیا پرمود
نوازش کے ساتھ عمارت میں داخل ہوا اور سیدھا لفٹ
کی طرف بڑھ گیا عربی عورت وہاں نہیں تھی جب کہ
لفٹ اوپر جا چکی تھی فلور بورڈ پر نمبر تبدیل ہو رہے تھے۔
آٹھویں فلور پر لفٹ کی حرکت بند ہو گئی چند لمحوں بعد خود کار

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لفٹ نیچے آنے لگی جونہی وہ نیچے پہنچی اور اس کا دروازہ کھلا
دونوں لفٹ میں داخل ہو گئے پرمود نے آٹھویں منزل کے
بٹن پش کیا اور لفٹ بلندی کی جانب اٹھتی چلی گئی۔

چند لمحوں بعد لفٹ آخری منزل پر رُکی اور خود کار دروازہ کھل
گیا وہ دونوں باہر نکل آئے اس منزل پر موجود فلیٹوں میں
صرف ایک روشن تھا۔ جس کا دروازہ بند تھا پرمود
نے اشارے سے وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور دبے پاؤں فلیٹ کی
طرف بڑھنے لگا قریب پہنچ کر اس نے جھک کر کی ہول
آنکھ لگا دی۔

دوسری جانب کمرے میں ایک عربی صوفے پر بیٹھا دکھائی
دیا جو اپنے سامنے میز پر رکھے ٹرانسمیٹر پر کسی سے بات کر رہا تھا
اس کے چہرے پر گھنی داڑھی مونچھیں تھیں جب کہ اس کے قریب
ہی ایک عرب عورت خاموش بیٹھی تھی وہ عورت وہی تھی جس
کے متعلق خیام نے رپورٹ دی تھی اور پرمود نے اسے اس
میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔

"ٹھیک ہے ——— "عربی شخص انگلش میں کہہ رہا تھا
جونہی دھماکا ہو گا میں تمہیں اطلاع دے دوں گا لیکن مجھے اس
کا فائدہ معلوم نہیں ہوتا کیوں کہ پرمود تو وہاں ہے نہیں اور
یہ بھی ممکن ہے وہ ٹائم بم پھٹنے کے بعد وہاں آئے اس صورت میں

محض فلیٹ تباہ ہو گا وہ خود تو زندہ ہی رہے گا
"بہرحال ایک چانس تو ہے نا ——— ایک دوسری
آواز سنائی دی جو غالباً ٹرانسمیٹر سے خارج ہوئی تھی ———"
اگر وہ اس وار سے بچ گیا تو پھر اسے دوبارہ ہلاک کرنے
کی کوشش کی جائے گی ——— اوور اینڈ آل ———"

آواز بند ہو گئی پرمود نے عربی کو ٹرانسمیٹر آف کرتے دیکھا
تو سیدھا ہو گیا پھر اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ
رکھا دروازہ بولٹ نہیں تھا چنانچہ اس نے جیب سے ریوالور نکالا
اور یک دم دروازہ کھولتا ہوا اندر گھس گیا ان دونوں نے
بیک وقت اس کی طرف دیکھا اور حیرت سے اچھل پڑے

"تم دونوں خاموشی سے ہاتھ بلند کر لو ——— ورنہ بھیجہ
اڑا ڈالوں گا ———" پرمود نے غصے سے کہا۔

"اوہ ——— کون ہو تم اور اس غنڈہ گردی کا مقصد
کیا ہے ———" داڑھی والا غرایا۔

"بکو مت ——— ہاتھ اٹھاؤ ورنہ مارے جاؤ گے ـ"
پرمود نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

اس آدمی نے اسے گھورتے ہوئے ہاتھ بلند کر لیے عربی
عورت خاموش بیٹھی تھی اور اس نے ہاتھ بھی نہیں
اٹھائے تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اب تم اٹھ کر دیوار کے پاس کھڑے ہو جاؤ ——— ہ[ینڈز] اپ ———" پرمود نے حکم دیا

"کیا تمہارے ملک میں عربوں سے یہی سلوک کیا جاتا ہے" عورت نے اٹھتے ہوئے کہا ——— "میں کہا۔

"عربوں سے نہیں، یہودیوں سے یہ سلوک کیا جاتا ہے" پرمود مسکرا کر بولا ——— بلکہ اس سے بھی زیادہ برا سلوک تم سے کیا جائے گا۔

وہ دونوں اٹھے اور پرمود کو گھورتے ہوئے دیوار کی طرف بڑھے لیکن دیوار کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی اس عورت نے یک دم گریبان سے ریوالور نکالا اور پرمود پر فائر کر دیا پرمود کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا گولی اس کے ہاتھ کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی۔

"اب تم ہاتھ بلند کر لو مسٹر ———" عورت نے فاتحانہ لہجے میں کہا ——— ورنہ دوسری گولی تمہارے دل میں اتر جائے گی۔

داڑھی والے نے جلدی سے ہاتھ گرائے اور بڑھ کر پرمود کا ریوالور اٹھا لیا پرمود نے ہاتھ بلند کر لیے تھے ———

"بینیتھر ——— تم باہر دیکھو ——— ہو سکتا ہے اس کا کوئی ساتھی باہر موجود ہو ———" عورت نے مرد سے کہا

"نہیں ——— باہر میرا کوئی ساتھی نہیں ہے ——— بے فکر رہو ———" پرمود نے مسکرا کر کہا۔

داڑھی والا جس کا نام بینیتھر تھا دروازے کی طرف بڑھا، دروازہ کھول کر اس نے باہر جھانکا پھر دروازہ بند کیا اور واپس مڑتا ہوا بولا۔

"نہیں ——— باہر کوئی نہیں ہے ——— راہداری سنسان پڑی ہے"

وہ پرمود کے سامنے کی جانب عورت کے پاس جا کھڑا ہوا عورت کی نگاہیں پرمود پر مرکوز تھیں۔

"ہاں ——— اب بولو ——— تم کون ہو اور کس ارادے سے یہاں آئے ہو ———" بینیتھر نے پرمود سے سوال کیا

"یہ جاننا تمہارے لئے نقصان دہ ہے ———" پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا ——— بس یہ سمجھ لو کہ اگر تم دونوں نے خود کو میرے حوالے نہ کیا تو کتے کی موت مارے جاؤ گے۔

"شٹ اپ ———" بینیتھر غرایا ——— کتے کی موت تمہارا مقدر ہے اگر تم نے پانچ سیکنڈ کے اندر اندر اپنی اصلیت ظاہر نہ کی تو گولی مار کر ٹھنڈا کر دوں گا ———"

پرمود مسکرایا لیکن کچھ بولا نہیں اسی لمحے عورت نے بینیتھر سے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"راہن کو اطلاع دو ہوسکتا ہے وہ اس سلسلے میں ہدایات دے"

"نہیں باربرا — پہلے اس کی اصلیت معلوم کرنا ضروری ہے" — بینتھر نے سخت لہجے میں کہا — "تم اسے کور کرو میں اس کی تلاشی لیتا ہوں"

وہ آگے بڑھا اور گھوم کر پرمود کی پشت پر آ گیا۔ ٹھیک اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز آئی بینتھر نے تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا اور اس طرف ریوالور سیدھا کیا تھا کہ دروازے میں کھڑے نوازش کے بے آواز ریوالور نے شعلہ اگلا اور بینتھر کے بازو میں سوراخ ہو گیا اس کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا اور اس نے کراہتے ہوئے بازو تھام لیا۔

باربرا نامی عورت نے تیزی سے ریوالور کا رخ نوازش کی طرف کیا اور فائر کرنا ہی چاہتی تھی کہ پرمود نے اس پر چھلانگ لگا دی باربرا کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا وہ لڑکھڑاتی ہوئی صوفے سے جا ٹکرائی پرمود نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے بال مٹھی میں جکڑے اور اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا باربرا کے حلق سے کراہ خارج ہوئی اور اس نے پرمود کے پیٹ میں گھونسا رسید کر دیا پرمود نے اس کا گھونسا ہاتھ پر روکا اور جوابًا اس کی کنپٹی پر مکا رسید کر دیا وہ کراہتی ہوئی فرش پر گری اور بے ہوش ہو گئی اسی لمحے بینتھر نے نوازش کو پرمود کی طرف

متوجہ سمجھ کر اس پر چھلانگ لگا دی مگر وہ غافل نہیں تھا اس نے تیزی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے بینتھر کے جبڑے پر گھونسا رسید کر دیا اور وہ الٹ کر پشت کے بل آ گرا پرمود نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی میں ٹھوکر رسید کی اور بینتھر دوبارہ نہ اٹھ سکا اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی اور وہ ہوش و حواس کی دنیا سے کوچ کرتا چلا گیا

ہارن دینے پر چند لمحوں بعد گیٹ کھل گیا اور ڈرائیور نے کار اندر داخل کر دی گیٹ کھولنے والا بھی مقامی تھا کمپاؤنڈ میں روشنی تھی اور برآمدے میں بھی ایک ٹیوب لائٹ روشن تھی۔ برآمدے کے پاس آ کر کار رک گئی عمران کو وہاں انچارج کی کار نظر نہ آئی شاید وہ ابھی وہاں نہیں پہنچا تھا یا راستے سے ہی کسی اور کام چلا گیا تھا چاروں افراد کار سے اتر آئے عمران بھی کار سے اتر آیا کمپاؤنڈ میں دو گن بردار دائیں بائیں ٹہل رہے تھے۔

"ہمارے ساتھ آؤ —" ڈرائیور نے عمران سے نرم لہجے میں کہا۔

اور عمران ان کے ساتھ برآمدے کی طرف بڑھ گیا ڈرائیور

اس کے آگے تھا اور بقیہ تینوں پیچھے آ رہے تھے برآمدے سے گزر کر وہ ایک راہداری میں داخل ہوئے جس میں کئی کمرے تھے ان میں سے دو تین ہی روشن تھے وہ لوگ بائیں ہاتھ کے تیسرے کمرے کے دروازے پر رُکے ڈرائیور نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا عمران سمیت تینوں افراد بھی اندر آ گئے وہ کشادہ کمرہ آفس فرنیچر سے آراستہ تھا مگر خالی تھا آہنی میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر نظر آ رہی تھی دائیں بائیں دو صوفے پڑے تھے اور سامنے کی جانب دو کرسیاں میز پر ایک ٹیلیفون اور ایک ٹرانسمیٹر رکھا تھا ڈرائیور نے عمران کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تمہارا باس ابھی نہیں پہنچا ——" عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں اس کے آنے تک تم اس کمرے سے باہر نہیں جاؤ گے باتھ روم کی ضرورت محسوس ہو تو وہ دروازہ ہے ——" ڈرائیور نے کہتے ہوئے کمرے کے مشرقی کونے میں واقع باتھ روم کی طرف اشارہ کیا۔

"سمجھ گیا —— مگر تم لوگ کہاں جا رہے ہو ——" عمران نے پوچھا۔

"ہم باہر ٹھہریں گے ——" ڈرائیور نے کہا۔

ایک بار پھر بتا دوں کہ اس کمرے سے باہر مت نکلنا ورنہ باس ہم پر خفا ہو گا کیوں کہ ابھی تمہارے بیان کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

"کوئی اندازہ ہے باس کب تک آئے گا ——" عمران نے پوچھا۔

"پتا نہیں —— ہو سکتا ہے آ ہی رہا ہو یہ بھی ممکن ہے کہ رات بھر نہ آئے ——" ڈرائیور نے خشک لہجے میں کہا —— تمہارے پاس ریوالور ہو تو ہمارے حوالے کر دو تاکہ ہمیں تمہاری تلاشی نہ لینا پڑے۔

عمران نے خاموشی سے اپنا ریوالور نکالا اور اس کے حوالے کر دیا ڈرائیور نے ریوالور جیب میں رکھ لیا۔

"باس تو نجانے کب آئے میں دو دن سے نہیں سو سکا وہ آئے تو مجھے جگا دینا ——" عمران نے صوفے پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔

اور آنکھیں بند کر لیں ڈرائیور اور اس کے ساتھی کمرے سے نکل گئے اور دروازہ بند ہو گیا کھٹکے کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ دروازہ باہر سے بولٹ کر دیا گیا ہے وہ چند لمحوں بعد بلند آواز میں خراٹے نشر کرنے لگا تقریباً دو منٹ بعد قدموں کی آہٹیں سنائی دیں جیسے کوئی دروازے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے پاس سے ہٹ کر دور جا رہا ہو چند لمحوں بعد عمران نے آنکھیں کھولیں اور اٹھ بیٹھا۔ باہر سے کسی قسم کی آواز نہیں آ رہی تھی وہ اٹھا اور دبے پاؤں باتھ روم کی طرف بڑھ گیا باتھ میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کیا اور واچ ٹرانسمیٹر پہ صفدر کو کال کرنے لگا جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا عمران نے اسے تیزی سے چند ہدایات دیں اور ٹرانسمیٹر پہ دلیر خان کی فریکوئنسی سیٹ کر کے اسے کال کرنے لگا۔

"ہیلو دلیر خان ——— ایکسٹو کالنگ ——— اوور ——"

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"یس سر ——— دلیر خان اٹینڈنگ ——— اوور ——"

چند لمحوں بعد دلیر خان کی آواز سنائی دی۔

"رپورٹ ———" عمران نے کہا۔

اور دلیر خان اس کے تعاقب کی رپورٹ دینے لگا آخر میں بولا۔

"میں اس وقت گلی کے باہر اپنی کار میں بیٹھا ہوں ——"

"تم گلی کے دہانے سے کم از کم چالیس قدم پیچھے ہٹ کر کاشن کا انتظار کرو ضرورت پڑنے پر عمران تمہیں اندر بلانے کے لئے الو کی آواز میں کاشن دے گا یا عمارت سے کوئی باہر گیا تو تم اس کا تعاقب کرو گے اور رپورٹ عمران کو دو گے ——— اوور اینڈ آل"

عمران نے ہدایات دیں اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا پھر وہ باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر آیا اور دبے پاؤں صوفے کی طرف بڑھ گیا وہ صوفے پہ دراز ہو گیا چند منٹ بعد باہر سے کسی گاڑی کی آواز آئی پھر ہارن سنائی دیا عمران سمجھ گیا کہ انچارج آ رہا ہے تقریباً نصف منٹ بعد قدموں کی آہٹیں ابھرنے لگیں آنے والے ایک سے زائد تھے۔

جلد ہی آہٹیں دروازے پر آ رکیں عمران نے آنکھیں بند کر لیں لیکن پلکوں میں خفیف سی درز سے دروازے کی طرف دیکھتا رہا دروازہ کھلا اور نقاب پوش اندر داخل ہوا اس کے پیچھے اس کار کا ڈرائیور بھی تھا جس میں عمران کو وہاں لایا گیا تھا نقاب پوش انچارج عمران کی طرف دیکھتا ہوا ریوالونگ چیئر پہ آ بیٹھا۔

"جگاؤ اسے ———" انچارج نے ڈرائیور سے کہا۔

"اٹھو مسٹر گوربان ——— باس آ گئے ہیں ——" ڈرائیور نے عمران کا پاؤں پکڑ کر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور عمران اچھل کر اٹھ بیٹھا اس کی آنکھوں میں خوف کی پرچھائیاں رقص کر رہی تھیں ڈرائیور اس کے یوں بدک کر اٹھنے پر گھبرا گیا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا عمران نے پہلے اسے گھورا پھر انچارج کی طرف دیکھا اور کھسیانی ہنسی کے ساتھ بولا۔

Aswad Raza
www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اوہ ——— میں سمجھا پولیس آگئی ہے"

"یہ کافی محفوظ جگہ ہے مسٹر گوریان ——— یہاں پولیس یا انٹیلی جنس کا پہنچنا ناممکن ہے ———" انچارج نے ہنس کر کہا۔

"آپ کہاں رہ گئے تھے جناب ———" عمران نے پوچھا ——— "آپ کے انتظار میں مجھے نیند آگئی تھی"

"راستے میں رکنا پڑ گیا تھا ......" وہ بولا ——— بہرحال مزید بات چیت سے پہلے بہتر ہے کہ تم اپنے ہیڈ کوارٹر سے بات کر لو ——— کارٹر ——— لانگ رینج ٹرانسمیٹر لاؤ ———" آخری جملہ اس نے ڈرائیور سے کہا۔

ڈرائیور نے سر ہلایا اور کمرے سے نکل گیا عمران نے گھڑی پر وقت دیکھا صفدر کو کال کیے پندرہ منٹ ہو چکے تھے ایک منٹ بعد ڈرائیور جس کا نام کارٹر تھا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پاس ایک بڑا ٹرانسمیٹر تھا جو اس نے میز پر رکھ دیا عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور گود میں رکھ کر اس پر فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

انچارج اور ڈرائیور اس کی طرف دیکھ رہے تھے عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور بولنے لگا۔

"ہیلو ہیڈ کوارٹر ——— کم آن دی لائن ——— اوور"

وہ چند لمحوں تک اپنے الفاظ دہراتا رہا پھر ٹرانسمیٹر سے ایک نسوانی آواز خارج ہوئی

"یس ——— ہیڈ کوارٹر ریسیونگ ——— ہو آر یو ——— اوور ———"

"ایجنٹ ٹرپل زیرو سکس فائیو گوریان ——— عمران بولا ——— "فرام بلگاریہ۔ مشن بلیک وارنٹ۔

"کوڈ پلیز ——— دوسری طرف سے بولنے والی کوئی نوجوان لڑکی معلوم ہوتی تھی۔

"ریڈ شلم کلب ——— عمران نے بتایا ———" چیف سے بات کراؤ۔

"ہولڈ آن ——— چند لمحے توقف کیجیے ———" لڑکی کی آواز آئی۔

عمران نے مسکراتے ہوئے انچارج کی طرف دیکھا اس کی نقاب سے جھانکتی آنکھوں میں طمانیت کی چمک تھی۔

"ہیلو گوریان ——— " کرنل دایان بول رہا ہوں۔

چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز خارج ہوئی۔

"رپورٹ سر ———" عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور رپورٹ دینے لگا اس نے اپنے مشن کی کامیابی کی خبر دینے کے بعد بتایا کہ پولیس اور انٹیلی جنس اس کی تلاش میں ہے

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور اس نے چند ایسے افراد سے پناہ مانگی ہے جن کا تعلق اسرائیل سے ہے اور وہ بھی کسی مشن پر ہیں۔

"گوریان ——— فی الحال یہاں سے تمہاری مدد نہیں کی جا سکتی تم چند دن ان لوگوں کے پاس رہو میں کل کسی وقت تمہیں کال کروں گا"

"رائٹ سر ——— اور کوئی حکم ———" عمران نے کہا۔

"کل اسی وقت میری کال کا انتظار کرنا ہو سکتا ہے کل ہی تمہاری وہاں سے واپسی کا انتظام کر دیا جائے ——— اوور اینڈ آل" اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میرا خیال ہے آپ کل تک مجھے یہاں قیام کی اجازت دے دیں گے ———" اس نے مسکراتے ہوئے انچارج سے کہا۔

"کیوں نہیں ———" انچارج کا لہجہ اس بار دوستانہ تھا۔ "مجھے معلوم نہ تھا کہ تم اتنے اہم مشن پر ہو ——— کھانا کھانے کا پروگرام ہے یا کھا چکے ہو۔"

"کھانا تو میں نے تیموری ہوٹل میں کھا لیا تھا اب سونا چاہتا ہوں ———" عمران نے کہا۔

"کارٹر ——— اسے ایک بیڈروم دے دو۔ اس کی ضروریات کا خیال رکھنا تمہارا فرض ہے ———"

"مگر یہ تو کہہ رہا تھا کہ میں اس کمرے سے باہر نہیں جا سکتا ———" عمران بولا۔

"ہاں ——— لیکن اب تم پوری عمارت میں گھوم پھر سکتے ہو۔ البتہ حالات ایسے نہیں ہیں کہ تم عمارت سے باہر جاؤ ———"

عمران کچھ نہ بولا۔ وہ اٹھا اور اسے شب بخیر کہہ کر کارٹر کے ساتھ کمرے سے نکل آیا۔ وہ کارٹر کی رہنمائی میں دائیں جانب کے آخری کمرے میں داخل ہوا۔ ایک بیڈروم تھا جس میں ضروریات کی تمام چیزیں موجود تھیں۔

"شکریہ ——— اب تم بھی آرام کرو۔ میں اب صبح سے پہلے بیدار نہ ہوں گا ———" عمران نے کارٹر سے کہا اور وہ کمرے سے نکل گیا۔ عمران نے دروازہ بولٹ کیا اور بستر پر آ بیٹھا۔ بائیں کونے میں باتھ روم تھا۔ چند لمحوں تک کمرے کا جائزہ کے بعد وہ اٹھا اور دیوار پر نصب سوئچ بورڈ کے پاس آ کر بلب کا سوئچ آف کر دیا۔ پھر تاریکی میں بستر پر پہنچا۔ اور لیٹ کر وقت گزرنے کا انتظار کرنے لگا۔ تقریباً نصف گھنٹہ بعد وہ اٹھ بیٹھا۔ اتنے میں اس کی آنکھیں تاریکی میں دیکھنے کے قابل ہو چکی تھیں۔ باہر مکمل خاموشی کا راج تھا۔ وہ دبے پاؤں بستر سے اترا۔ اور قدموں کی چاپ پیدا کیے بغیر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صفدر نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور جولیا کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگ
وہ دونوں امیر خان کی کوٹھی کے ایک کمرے میں بیٹھے تھے ۔ کچھ دیر
پہلے وہ تھیوری ہوٹل میں عمران کا انتظار کر رہے تھے کہ صفدر کو وا
ٹرانسمیٹر پر عمران کی کال ملی ۔ اس نے چند ہدایات دیں ۔ اور صفدر
جولیا کے ساتھ وہاں سے چل پڑا تھا ۔ یہاں پہنچ کر اس نے الماری سے لا
رینج ٹرانسمیٹر نکالا تھا ۔ اور عمران کی کال آنے پر بحیثیت چیف آف اس
سیکرٹ سروس عمران سے بات کی تھی ۔

سلیمان چائے کے برتن اٹھائے کمرے میں داخل ہوا ۔ اسے جو
نے چائے لانے کی ہدایت کی تھی کیونکہ امیر خان موجود نہیں تھا اس
میز پر برتن رکھے اور دو پیالیوں میں چائے بنا کر ان کے آگے رکھ
دی ۔

"لیجئے ——— آپ کے آرڈر کی تعمیل ہو گئی ہے ———" اس

جولیا سے کہا ۔

"شکریہ سلیمان ———" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا ———
"تم بہت اچھے آدمی ہو ———"

"نہیں ——— میں آدمی نہیں صرف انسان ہوں ———" وہ منہ
بنا کر بولا ۔

"کیا مطلب ——— کیا انسان آدمی نہیں ہوتا ———" جولیا نے
حیرت سے کہا ۔

"نہیں ——— آدمی وہ ہوتا ہے جس کی شادی ہوتی ہے ———"
سلیمان بولا ۔ جبکہ میری شادی نہیں ہوئی ۔ اس لیے میں صرف انسان
ہوں ———"

"بہت خوب ——— یہ تم نے نئی منطق نکالی ہے ———" صفدر
نے مسکرا کر کہا ۔

"آخر ایک احمق کا ملازم ہے ۔ کوئی معمولی ہستی نہیں ہے ———"
جولیا ہنستی ہوئی بولی ۔

"یہ بھی آپ غلط کہہ رہی ہیں مس جولیا ———" سلیمان نے قدرے
غصے سے کہا ——— "میں اب کسی احمق کا ملازم نہیں ہوں ۔ آپ
کی خواہش پر یہاں کچن میں چلا گیا ۔ یوں تو اس کا مطلب نہیں کہ میں اب
بھی باورچی ہوں ———"

"تو پھر تم کیا ہو ———" جولیا نے اسے گھورا ۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"آپ کا ساتھی ممبر آف سیکرٹ سروس۔ سرونٹ کوارٹر آف ایکسٹو
۔۔۔" وہ فخریہ لہجے میں بولا۔
"سرونٹ کوارٹر ۔۔۔" صفدر چونکا اور ہنستا ہوا بولا ۔۔۔ "ملازم
کو سرونٹ کہتے ہیں ۔۔۔"
"ایک ہی بات ہے صفدر صاحب۔ بات ہے حیثیت کی ۔۔۔"
وہ احمقانہ انداز میں سر ہلا کر بولا ۔۔۔ "اس وقت میں باورچی نہیں
ایک کامیاب جاسوس زیرو بٹا زیرو ہوں اور ایکسٹو کی خصوصی درخو
پر آپ لوگوں کے ساتھ آیا ہوں۔ تاکہ مجھے دیکھ دیکھ کر آپ لوگوں کا
بڑھتا رہے۔ اور آپ زندگی کے کسی موڑ پر ٹھوکر کھا کر منہ کے بل
گریں ۔۔۔"
"ویری گڈ ۔۔۔" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا ۔۔۔ "تو تم زیرو بٹا زیرو
ایجنٹ ہو۔ اب تک کوئی کارنامہ انجام دیا ہے؟"
"مجھے موقعہ ہی نہیں دیا ورنہ اب تک کشتوں کے پشتے ا
پستے کے کشتے بنا کر آپ کو کھلا ۔۔۔ ارے نہیں۔ غلط بول گیا
ہوں۔ بھلا کیا محاورہ ہے صفدر صاحب ۔۔۔"
"کشتوں کے پشتے ۔۔۔" صفدر نے مسکرا کر کہا۔
"ہاں۔ تو میں کہہ رہا تھا کہ اب کشتیوں کے پشتے بنا چکا ہوتا"
سلیمان دوبارہ اسٹارٹ لیا۔
"تم پھر غلط بول گئے ہو۔ کشتیوں نہیں کشتوں ۔۔۔" صفدر نے

سے ٹوکا۔
"اب یونہی جانے دیجئے صفدر صاحب ۔۔۔" سلیمان نے
گی لہجے میں کہا ۔۔۔ "مس جولیا نے کون سے مجھے نمبر دیتے ہیں
میں تو آپ لوگوں کی مفت سروس کر رہا ہوں ۔۔۔"
"سلیمان ۔۔۔ اپنی احمقانہ باتیں بند کرو ۔۔۔" جولیا نے
غصے سے کہا
"خفا کیوں ہوتی ہیں مس صاحبہ ۔۔۔ باتیں ہی کر رہا ہوں۔ کوئی
لٹھ تو نہیں مار رہا تھا ۔۔۔" وہ منہ بنا کر بولا اور جولیا کا پارہ چڑھ گیا لیکن
صفدر نے جلدی سے موضوع بدل کر اسے ٹھنڈا کر دیا۔
"نجانے عمران صاحب کیا چکر پھیر رہے ہیں ۔۔۔" اس نے کہا
۔۔۔ "کوئی بات کھل کر اور تفصیل سے نہیں بتاتے ۔۔۔"
"چکر شادی ہی کا ہوگا۔ یقیناً اسے یہاں کی کوئی لڑکی پسند آ گئی ہوگی"
سلیمان نے جلدی سے کہا
"یار تم ہر وقت ہر بات شادی کی طرف لے جاتے ہو ۔۔۔" صفدر
نے غصے سے کہا۔
"صرف بات ہی لے جاتا ہوں۔ ناجناب خود تو شادی کی طرف نہیں
جاتا ۔۔۔" سلیمان نے داد طلب لہجے میں کہا۔
"تم فضول بکواس مت کیا کرو ۔۔۔" جولیا نے سلیمان کو ڈانٹا۔
"کمال ہے۔ میری باتیں یعنی ایجنٹ زیرو بٹا زیرو کی باتیں بکواس

Aswad Raza www.UrduBooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوتی ہیں۔ ۔۔۔۔" سلیمان نے حیرت سے آنکھیں پھاڑیں۔

"اور کہا ۔۔۔۔ میں نے تم جیسا ذلیل آدمی کہیں نہیں دیکھا ۔۔۔۔"
جولیا نے غصے سے کہا۔

"سن رہے ہیں صفدر صاحب۔ چند منٹ پہلے مجھے بہت اچھا آدمی کہہ رہی تھیں اور اب "ذلیل آدمی" کا خطاب دے کر آدمیت کی تذلیل کر رہی ہیں" سلیمان نے صفدر سے کہا "حالانکہ اس ذلیل آدمی کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چائے ابھی ان کے معدے میں گرم ہی ہوگی"

"تم چائے کا احسان جتا رہے ہو ۔۔۔۔" صفدر نے اسے گھورا۔
شرم کرو۔ تعریف یا ذلیل کرنا آدمی کے اپنے بس میں ہوتا ہے اچھا کام کرو گے۔ تو ہم تمہاری قدر کریں گے ۔۔۔۔"

"ہائے او میری قسمت ۔۔۔۔" اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ پیٹا۔ "تو مجھے کن لوگوں میں پھینک گئی ہے ۔۔۔۔" پھر وہ بھرائی ہوئی آواز میں گانے لگا ۔۔۔۔ "لے آئی پھر وہاں سے قسمت ہمیں جہاں سے ۔ لاتی تھیں تھوڑا سا کھانا اللہ کے آسمان سے ۔۔۔"

اس کی بے تکی شاعری پر صفدر نہ چاہنے کے باوجود بھی ہنس پڑا اور جولیا کے ہونٹوں پر بھی بے ساختہ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اتنے حسین و جمیل نہیں ہو کہ حوریں تمہارے لئے کھانا لاتی پھریں ۔۔۔۔" جولیا نے کہا۔

"آپ کو اس سے کیا۔ چاہے وہ لائیں یا مجھے فاقے کرائیں"

سلیمان نے ناگوار لہجے میں کہا۔ "آپ کو تو بھوک لگتی ہی نہیں"

"کیوں ۔۔۔ یہ انسان نہیں ہیں ۔۔۔۔" صفدر نے مسکرا کر کہا۔

"انسان ہوتیں تو اب تک کسی قریبی ہوٹل میں خود بھی کھانا کھا چکی ہوتیں اور مجھے بھی کھلا چکی ہوتیں۔ غضب خدا کا۔ آٹھ بج گئے مگر کھانے کا دور دور تک نشان نہیں ہے۔ واہ عمران صاحب ۔۔۔۔ آپ کے لیے سچ کہا تھا۔ کہ نشان کوئی نہ چھوڑا کہ دل کو سمجھائیں۔ کھانے کی تلاش میں ہم جائیں تو کہاں جائیں ۔۔۔۔"

"مجھے تو بھوک نہیں ہے۔ تم چاہو تو کہیں زہر مار کر آؤ ۔۔۔۔"
جولیا اسے گھورتی ہوئی بولی۔

"تھوڑا سا زہر مار آپ کے لیے بھی لے آؤں ۔۔۔۔" سلیمان نے پوچھا

"اب تم پھر بدتمیزی پر اتر آئے ہو ۔۔۔۔" صفدر نے غصے سے کہا۔

"بدتمیزی سے اترا ہوں۔ کرسی سے تو نہیں اترا صاحب ۔۔۔" سلیمان جلدی سے بولا۔

"بھاڑ میں جاؤ ۔۔۔۔" صفدر نے غرا کر کہا "مگر اب خاموش رہو یا دوسرے کمرے میں جا کر بیٹھو ۔۔۔۔"

Aswad Raza www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"نہیں دوسرے کمرے میں جانے سے بہتر کہ میں کچن میں جاکر کچھ پیٹ پوجا کا انتظام کردوں ——" سلیمان اٹھتا ہوا بولا ——" آپ کو خواہش ہو تو آپ کے لیئے بھی لے آؤں ——"

"شکریہ —— ہمیں ضرورت نہیں ہے ——" جولیا غرا کر بولی ۔"تم اپنا جہنم بھرو جاکر ——"

"مرضی ہے آپ کی ۔ ورنہ میں تو آپ کو مرغ کی سری پائے کھلانے کا ارادہ کرچکا تھا ——" سلیمان نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے —— صفدر صاحب —— آپ کھائیں گے یا آپ کا وہی جواب ہے ——"

"یار —— کیوں ہمارا دماغ خراب کر رہے ہو ——" صفدر نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا ۔ "تم جاتے ہو یا میں تمھیں اٹھا کر باہر پھینک آؤں ——"

"اب تو جانا ہی پڑے گا ——" سلیمان ٹھنڈا سانس لے کر دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بولا ۔" خدا حافظ ——" وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا ۔ صفدر نے طویل سانس لیا اور ایک سگریٹ سلگانے لگا۔ اسی لمحے جولیا کی واچ ٹرانسمیٹر پر اشارا موصول ہوا ۔ اس نے چونک کر واچ پر نظر ڈالی اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

یلہ کو ہوش آیا تو اس نے خود کو تاریکی میں پایا ۔ اس کے نیچے پختہ فرش تھا ۔ اس نے ایک دو لمحوں تک اپنی یاداشت کا سلسلہ سنبھال کیا اور پھر اٹھ بیٹھی ۔ اس نے اندازہ لگایا ۔ کہ وہ کسی بند کمرے کا فرش تھا ۔ ورنہ تاریکی کے باوجود کم از کم آسمان تو نظر آتا ہے ۔ وہ چند لمحوں تک سوچتی رہی ۔ آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہوتی جا رہی تھیں ۔ تقریباً ایک منٹ بعد وہ اس قابل ہو گئی کہ کمرے کے درودیوار دیکھ سکتی ۔ دائیں جانب کمرے کا دروازہ تھا ۔ بقیہ تینوں دیواریں سپاٹ تھیں ۔ جن میں کوئی کھڑکی ۔ الماری یا روشندان نہ تھا ۔ کمرے میں اسے ذرا سا اجالا محسوس ہو رہا تھا ۔ وہ دراصل دروازے کے نیچے نصف

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

انچ چوڑی جھری سے نظر آنے والی روشنی کے سبب تھا جو کمرے سے باہر جلنے والی کسی ایسی ٹیوب لائٹ کی تھی جو دروازے سے کچھ فاصلے پر تھی۔

وہ اٹھی اور دروازے کے قریب آ گئی۔ اس نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہی۔ دروازہ باہر سے بند تھا۔ اس نے جھک کر کی ہول سے آنکھ لگائی تو دوسری جانب چند فٹ کے فاصلے پر ایک دیوار نظر آئی۔ اس کے اندازے کے مطابق باہر ایک راہداری تھی۔ اس نے دروازے سے کان لگا کر سن گن لینے کی کوشش کی مگر باہر مکمل خاموشی طاری تھی۔ تمثیلہ کا اندازہ تھا کہ وہ چھ سات گھنٹوں سے زائد وقت سے ہوش رہی تھی۔ باہر پھیلا سناٹا بھی یہی ظاہر کرتا تھا کہ رات ہو چکی تھی۔ بھوک کی شدت سے وہ نقاہت محسوس کر رہی تھی۔ اس کی کلائی سے رسٹ واچ غائب تھی جو شاید اس کی بے ہوشی کے دوران اتار لی گئی تھی۔

مزید چند لمحوں بعد اس نے دروازہ زور سے تھپتھپایا اور انتظار کرنے لگی۔ وہ بے ہوش ہوتی تو اور بات تھی۔ مگر ہوش میں رہتے ہوئے وہ مزید بھوک برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اُسے یقین تھا کہ وہ اس عمارت میں تنہا نہیں اور وہ عمارت کے مکینوں کو خبردار کرنا چاہتی تھی کہ اسے ہوش آ چکا ہے۔

چند لمحوں بعد باہر سے بھاری قدموں کی آہٹیں ابھرنے لگیں۔

آہٹیں سن کر وہ چونک پڑی۔ کیونکہ وہ آہٹیں ایسی ہی تھیں جیسے آنے والے نے فوجی بوٹ پہن رکھے ہوں۔ آہٹیں قریب آتی چلی گئیں پھر تمثیلہ کو یقین ہونے لگا کہ آنے والا کوئی فوجی ہی ہے۔ دروازے پر آہٹیں رک گئیں۔ پھر یکدم کمرے میں روشنی پھیل گئی۔ ایک دو لمحوں کے لیے تمثیلہ کی آنکھیں چندھیا سی گئیں۔ باہر سے قفل میں چابی گھمانے کی آواز سنائی دی۔ ایک لمحہ بعد ہی دروازہ کھلتا چلا گیا

تمثیلہ نے چکاچوند نگاہوں سے آنے والے کی طرف دیکھا وہ فوجی وردی میں ہی تھا اور اس کے ہاتھوں میں ایک ٹامی گن تھی

"کیا بات ہے ـــــــ؟" فوجی نے درشت لہجے میں پوچھا اور تمثیلہ بے ساختہ چونک پڑی۔ اس نے ہاتھوں سے آنکھیں مل کر غور سے فوجی کی طرف دیکھا جس کی آواز نسوانی تھی۔ اب وہ واضح طور پر فوجی کی شکل دیکھ رہی تھی۔ وہ ایک نوجوان لڑکی تھی جس نے فوجی لباس پہنا ہوا تھا۔ سر پر ٹوپی تھی۔ اس کے شانوں پر لگے بیج اور ٹوپی پر نصب سٹار اسے اسرائیلی فوجی ظاہر کر رہے تھے۔ جبکہ اس کے سینے پر جیب سے ذرا اوپر ایک گول سی دھجی پر اس کا نمبر اٹھارہ درج تھا۔ تمثیلہ کے ذہن میں سوال ابھرا کہ کیا وہ یہودی فوج کی قید میں ہے۔ کیا وہ بے ہوشی کے دوران اسرائیل پہنچا دی گئی ہے۔

"یہ کون سی جگہ ہے ـــــــ؟" تمثیلہ نے ایک لمحہ بعد پوچھا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"آرمی کیمپ نمبر فور ـــــ" فوجی لڑکی نے جواب دیا۔ "بس یہی معلوم کرنا تھا ـــــ"

"معلوم تو بہت کچھ کرنا ہے ـــــ" تمثیلہ مسکرائی۔ "لیکن فی الحال کھانے کی طلب محسوس ہو رہی ہے۔ صبح ہلکا سا ناشتا لیا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک کچھ نہیں کھایا پیا ـــــ"

"سو جاؤ ـــــ صبح کو لینا۔ اس وقت میس بند ہو چکا ہے کچھ ملنے کی امید نہیں ہے ـــــ"

"شدید بھوک کے سبب نیند نہیں آ رہی ـــــ تم کوشش تو کرد ـــــ" تمثیلہ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا

"مس تمثیلہ ـــــ تم خطرناک جاسوسہ کی حیثیت سے یہاں قید کی گئی ہو ـــــ" فوجی لڑکی سخت لہجے میں بولی۔ "ہمیں تمہاری کسی خواہش کو پورا کرنے کی اجازت نہیں ہے ـــــ"

"تمہارا آفیسر تو اجازت دے سکتا ہے ـــــ" تمثیلہ نے پوچھا

"ہاں میجر فاران کی اجازت سے ہی تمہیں کھانا وغیرہ دیا جا سکتا ہے ـــــ" اس نے جواب دیا

"تو پھر تم اسی سے اجازت لے لو ـــــ" تمثیلہ بولی۔ "وہ اتنا سنگدل تو نہ ہوگا کہ کھانے کی اجازت دینے سے انکار کر دے"

"پتا نہیں ـــــ بہرحال ٹرائی کرتی ہوں۔ شاید وہ ابھی جاگ رہا ہو ـــــ" فوجی لڑکی نے سر جھٹک کر کہا۔

پھر وہ پیچھے ہٹی اور ایک ہاتھ سے دروازہ بند کر دیا۔ قفل میں چابی گھومنے کی آواز آئی۔ پھر اس کے قدموں کی آہٹیں دور ہوتی چلی گئیں۔ تمثیلہ نے طویل سانس لیا اور پلٹ کر کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ فوجی لڑکی نے جاتے وقت روشنی نہیں بجھائی تھی شاید اس نے مناسب نہ سمجھا تھا یا پھر بھول گئی تھی۔

تمثیلہ ٹہلتی ہوئی اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگی لیکن ذہن پرمود اور جولیا میں الجھا ہوا تھا۔ جولیا سے ملاقات کرنے سے پہلے ہی وہ اغوا کر لی گئی تھی۔ یقیناً پرمود اسے پاگلوں کی مانند تلاش کرتا پھر رہا ہوگا۔ وہ پرمود کی چاہت کی شدت سے بخوبی آشنا تھی اور جانتی تھی کہ پرمود وطن کے بعد سب سے زیادہ اسے ہی چاہتا ہے۔ وہ اس کے لیے پوری دنیا سے ٹکرا سکتا تھا۔

فوجی لڑکی کی واپسی تقریباً دس منٹ بعد ہوئی مگر اس بار تنہا نہیں تھی۔ دروازہ کھلنے پر تمثیلہ نے اس کے ہمراہ ایک اور فوجی لڑکی دیکھی جس نے کھانے کے برتن اٹھا رکھے تھے۔ اس کا نمبر [illegible] تھا اور وہ اٹھارہ نمبر سے دو تین برس بڑی معلوم ہوتی تھی۔ اٹھارہ نمبر نے صرف ہلکی سی لپ اسٹک لگا رکھی تھی لیکن اس نے پورا میک اپ کیا ہوا تھا اور لبوں پر موجود لپ اسٹک بھی گہرے رنگ کی تھی۔ میک اپ کے باوجود وہ اٹھارہ نمبر سے زیادہ خوبصورت معلوم نہیں ہوتی تھی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اٹھارہ نمبر نے دروازے میں رک کر تمثیلہ پر گن تان لی جبکہ نمبر پندرہ اندر آئی اور اس نے کھانے کے برتن فرش پر رکھ دیے۔ پھر الٹے قدموں پیچھے ہٹتی ہوئی سخت لہجے میں بولی۔

"جلدی کھا لو ——— برتن واپس لے جانے ہیں ———"

تمثیلہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھانے کے پاس آ بیٹھی۔ نمبر پندرہ دروازے کے پاس جاکر کھڑی ہو گئی تھی۔

"آؤ ——— تم بھی کھا لو ———" تمثیلہ نے دونوں سے کہا

"شکریہ ——— ہم کھا چکی ہیں ———" نمبر اٹھارہ نے جواب میں کہا۔ "تمہاری خوش قسمتی ہے کہ میجر صاحب نے بھی اجازت دے دی اور میس میں کھانا بھی موجود تھا ———"

"میس تو بہت زیادہ نفری کے لیئے ہوگا ———" تمثیلہ نے کھانا شروع کرتے ہوئے کہا

"ہاں ——— سو افراد کا یونٹ ہے ———" نمبر اٹھارہ بولی۔

"پورا یونٹ لیڈیز کا ہے یا ———!" تمثیلہ نے پوچھا۔

"نہیں ——— ہم سمیت صرف پچیس لڑکیاں ہیں ———" نمبر اٹھارہ نے کہا۔ "سنا ہے تم بھی بلگارینہ کی ملٹری سیکرٹ سروس میں ہو اور تمہارا کیپٹن کا رینک ہے ———"

"ہاں ——— یہ درست ہے ———" تمثیلہ نے مسکرا کر کہا "کیا تمہارا یونٹ ملٹری سیکرٹ سروس سے اٹیچ ہے ———"

"نہیں ——— لیکن ہمارا کام وہی ہے۔ یعنی سرحدی سراغرسانی اور غیر ملکی جاسوسوں کا سرحدی علاقوں سے قلع قمع کرنا۔ اسی لیے ہماری یونٹ انٹیلی جینس یونٹ کہلاتی ہے ———"

"اوہ ——— تو کیا یہ کیمپ سرحد کے قریب ہے ———" تمثیلہ نے حیرت کا اظہار کیا۔

"ہاں ——— سرحد یہاں سے صرف دس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے ———" اس نے بتایا۔

"اب خاموشی سے کھانا ختم کرو، باتوں میں ہمارا وقت مت ضائع کرو ———" نمبر پندرہ نے سخت لہجے میں کہا۔

تمثیلہ کو اس بات پر غصہ تو آیا مگر خاموش رہی۔ کھانا کھانے کے بعد اس نے خدا کا شکر ادا کیا۔ نمبر پندرہ برتن اٹھانے کے لیے آگے بڑھی ہی تھی کہ راہداری بھاری قدموں کی آہٹوں سے گونجنے لگی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دروازے کے پاس آکر اس نے آہستہ سے کوئی آواز پیدا کیے بغیر بولٹ گرایا اور تھوڑا سا دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ راہداری میں کوئی نہ تھا۔ مطمئن ہو کر اس نے دروازہ بند کیا اور واپس بستر پر آکر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہیلو جولیا ۔۔۔ عمران کالنگ ۔۔۔ اوور" وہ واچ ٹرانسمیٹر منہ کے قریب کر کے آہستہ آہستہ بولنے لگا۔

"یس عمران ۔۔۔ جولیا اٹینڈنگ ۔۔۔ اوور" چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کیا اکیلی بیٹھی ہو ۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"کیوں ۔۔۔ کیا کہنا ہے ۔۔۔" جولیا نے حیرت سے پوچھا۔

"شادی کا پروگرام طے کرنا تھا ۔۔۔" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ ۔۔۔ کیا اس لیے کال کیا تھا ۔۔۔" جولیا کی غراہٹ سنائی دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ صفدر بھی وہاں موجود ہے ورنہ تم بھی ہوئی بھینس کی مانند نہ بڑکتیں ۔۔۔" عمران بولا۔

"ہاں عمران صاحب ۔۔۔ میں موجود ہوں ۔۔۔" صفدر کی آواز سنائی دی۔

"میں کون ۔۔۔ ارے اللہ کے بندر ۔۔۔ اوہ نہیں ۔۔۔ اللہ کے بندے ۔ میں تو بکری ہوتی ہے ۔۔۔" عمران نے ناگواری سے کہا۔

"ہوتی ہوگی ۔۔۔" صفدر نے اس بار غصے سے کہا۔ "آپ نے کیسے یاد کیا تھا ۔۔۔"

"تم جولیا سے زیادہ خوبصورت نہیں ہو کہ تمہیں یاد کروں۔" عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا ۔۔۔ "میں رات کے اندھیرے میں صرف جولیا کو یاد کرتا ہوں اس لیے کال بھی اسے ہی کیا ہے تم خواہ مخواہ مینڈک کی طرح اچھل کر درمیان میں آگئے ہو اور اوپر سے نخرہ بھی یوں کرتے ہو جیسے دس برس کی دوشیزہ کرتی ہے"

"خدا کا خوف کھائیں ۔۔۔ دس برس کی دوشیزہ کہاں ہوتی ہے"

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

——" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں ثابت کر سکتا ہوں کہ ہوتی ہے——" عمران نے بحث کے انداز میں کہا۔ "تمہیں معلوم ہے کہ خواتین اپنی اصل عمر سے دس برس کم بتاتی ہیں۔ جولیا کو ہی دیکھ لو۔ اس کی عمر چھبیس برس ہے تو یہ خود کو سولہ سال کی بتائے گی۔ اس طرح سولہ برس کی عمر والی خود کو دس برس کی ظاہر کرے گی——"

"اور دس برس والی——؟" صفدر نے پوچھا۔

"خدا کا خوف کھاؤ یار——میں نے یہاں ایج رجسٹر تو نہیں کھول رکھا——" عمران نے کہا۔ "میں نے تم لوگوں کو ضروری کام بتانا تھا اور تم نے مجھے باتوں میں الجھا لیا——"

"اوہ میرے خدا——!" صفدر کی حیرت آمیز آواز سنائی دی: "خود ہی باتوں کا چرخہ چلایا ہے اور الزام مجھ پر——"

"چرخہ ہی چلایا ہے نا——ہل تو نہیں چلایا کہ تمہاری چولیں ہل گئیں ہیں——جولیا کو دیکھو اور اس کی ہمت کی داد دو کہ تمہاری باتیں صبر و سکون سے سن رہی ہے اور——!"

"میں ٹرانسمیٹر بند رہی ہوں ذلیل آدمی——" جولیا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے دھمکی دی۔

"میں بھی بند کر رہا ہوں لیکن پہلے کام کی بات سن لو" عمران گھبرا کر بولا۔

"بکو——!" جولیا غرائی۔

"تم صفدر کے ساتھ روانہ ہو جاؤ——" عمران بولا۔

پھر اس نے عمارت کا پتہ بتایا اور چند ہدایات دے کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اتنی لمبی بات چیت اس نے محض وقت گزارنے کے لیے کی تھی اور اب ان دونوں کو وہاں پہنچنے میں کم از کم دس بارہ منٹ لگتے۔ وہ اٹھا اور کمرے کی تلاشی لینے لگا۔ جلد ہی ایک الماری میں رکھا ایک ریوالور مل گیا اس میں پوری گولیاں تھیں۔ اس نے ریوالور جیب میں ڈالا اور بستر پر لیٹ گیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد وہ دوبارہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور راہداری میں جھانکا۔ باہر کوئی نہ تھا۔ وہ باہر آیا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر دبے پاؤں انچارج کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ وہ کوئی آہٹ پیدا کیئے بغیر دروازے پر پہنچا اور جھک کر کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ کمرے میں انچارج ریوالونگ چیئر پر بیٹھا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ عمران غور سے سننے لگا۔

"ٹھیک ہے——پرمود کا بندوبست میں نے کر دیا ہے۔ تم عمران کے کمرے میں ٹائم بم سیٹ کر دو۔ اور عمران کی واپسی تک وہیں رہو۔ ٹائم بم اس انداز سے اندر کی جانب دروازے کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ساتھ نصب کرنا کہ جونہی دروازہ کھلے بم پھٹ جائے۔۔۔۔ میں تمھاری رپورٹ کا انتظار کروں گا۔۔۔۔۔"

پھر عمران نے اسے کریڈل پر ریسیور رکھتے دیکھا تو سیدھا ہوگیا لیکن یکدم اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ وہ چونک کر مڑنا چاہتا تھا کہ ایک ریوالور کی نالی اس کی پشت سے آلگی۔

"خبردار۔۔۔۔ کوئی حرکت مت کرنا مسٹر گوریان۔۔۔۔۔" سخت لہجے میں کہا گیا۔۔۔۔۔ "ہاتھ بلند کرلو۔۔۔۔۔"

وہ آواز کارٹر کی تھی۔ عمران نے ہاتھ بلند کرلیے۔ اسی لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور انچارج نے باہر جھانکا۔ عمران کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار نظر آئے۔

"اوہ۔۔۔۔ مسٹر گوریان۔۔۔۔ تم یہاں کیا کررہے تھے۔۔۔۔؟" اس نے پوچھا۔

"چہل قدمی۔۔۔۔" عمران نے مسکرا کر کہا۔ "مگر آپ کے ماتحت نے پسند نہیں کیا۔۔۔۔"

"باس۔۔۔۔ یہ کی ہول سے آنکھ لگائے اندر جھانک رہا تھا۔۔۔۔" کارٹر جلدی سے بولا۔

"اوہ۔۔۔۔!" انچارج چونکا "اندر لے آؤ اسے۔۔۔۔"

وہ پیچھے ہٹ گیا۔ کارٹر نے عمران کو آگے دھکیلا۔ عمران کمرے

میں داخل ہوا۔ انچارج اپنی کرسی پر جا کر بیٹھا اور عمران کو گھورنے لگا۔

"کیوں مسٹر گوریان۔ تم اندر کیوں جھانک رہے تھے۔ تمہیں تو زور کی نیند آرہی تھی۔۔۔۔"

"نجانے کیسے آنکھ کھل گئی۔۔۔۔" عمران نے کہا۔ "میں نے خیال کیا کہ شاید پولیس نے ریڈ کردیا ہو۔ اس کی تصدیق کے لئے آپ کے پاس آیا تھا اور کی ہول سے دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ سو گئے ہیں یا بیدار ہیں۔۔۔۔" اتنے میں تمہارا ماتحت نازل ہوگیا۔ اسے سمجھائیں کہ مہمانوں کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے۔۔۔۔"

"سمجھ نہیں آتی کہ تم نے جو کچھ کہا ہے اس میں حقیقت کتنے فیصد ہے اور جھوٹ کتنا ہے۔۔۔۔" انچارج الجھن آمیز لہجے میں بولا۔

"میں سو فیصد سچ کہہ رہا ہوں جناب۔۔۔۔!" عمران نے احتجاجی انداز میں کہا۔

"کارٹر۔۔۔۔ یہ کب سے دروازے پر موجود تھا۔۔۔۔؟" اس نے کارٹر سے سوال کیا۔

"۔۔۔۔ میں نے اسے وہاں کم از کم نصف منٹ تک موجود دیکھا تھا۔۔۔۔" کارٹر نے بتایا۔ "میں نے اسے اسی سبب پکڑا ہے کہ یہ عام اور معمولی بات نہیں تھی۔۔۔۔"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"معمولی کیوں نہیں ——— تم میرے کمرے میں ایک گھنٹہ تک
جھانکو۔ میں اعتراض نہیں کروں گا ———" عمران نے منہ بنا کر
کہا۔

"کارٹر ——— نہیں یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے ———" انچارج
بولا۔ "جاؤ سائن اور سیپری کو بھیج دو ———" پھر اس نے عمران
سے نرم لہجے میں کہا "بیٹھو مسٹر گوریان۔ مجھے افسوس ہے
تمہیں تکلیف اٹھانا پڑی ———" کارٹر پلٹ کر کمرے سے باہر
نکل گیا۔ عمران آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"نہیں ——— غلطی میری تھی کہ میں تے کی ہول سے اند
جھانکا تھا ———" عمران بولا

"خیر ——— یہ بتاؤ وہسکی پیو گے ———" اس نے میز پر رکھی
بوتل اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"سوری ——— میں نہیں پیتا ———" عمران نے معذرت
آمیز لہجے میں کہا۔

"کیوں ———" انچارج کے لہجے میں حیرت عود کر آئی

"صرف دن میں پیتا ہوں۔ رات کے وقت نہیں پیا کرتا۔ کیو
مجھے رات میں ہی جاسوسی کا کام کرنا ہوتا ہے اور اگر میں را
کو پی لوں تو سستی طاری ہو جاتی ہے اور نیند آنے لگتی ہے

"ہوں ——— منفرد قسم کے آدمی معلوم ہوتے ہو ———" وہ سر

کر بولا۔

"جی ہاں ——— میرے چیف کا بھی یہی خیال ہے ———"
عمران نے جلدی سے کہا۔

"مگر میرا خیال کچھ اور ہے ———" وہ معنی خیز لہجے میں
بولا۔ اسی لمحے باہر سے قدموں کی آہٹیں ابھرنے لگیں۔

"یقیناً آپ کا خیال اچھا اور نیک پاک ہوگا ———" عمران نے
بڑے خلوص سے کہا۔

"نیک پاک نہیں خطرناک کہو مسٹر گوریان ———" انچارج
کا لہجہ یکدم سخت ہو گیا۔

دوسرے ہی لمحے اس نے جیب سے ایک ریوالور نکالا اور
عمران پر تان لیا۔ اس کی یہ حرکت عمران کے لیے غیر متوقع تھی
چنانچہ اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"م ——— میں ——— سمجھا نہیں ———" وہ بوکھلاہٹ آمیز
لہجے میں بولا

اسی لمحے دروازہ کھلا اور کارٹر کے ساتھ دو افراد اندر
آ گئے۔ وہ دونوں ہی مقامی شکلوں میں تھے۔

"یس باس ———" ان دونوں نے بیک وقت مؤدبانہ
لہجے میں کہا۔

"مسٹر گوریان کو کور کر لو ——— میں اس کی اصلیت جان

Aswad Raza www.booksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گیا ہوں ـــــــــ" انچارج نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور عمران بے ساختہ اچھل پڑا۔ کارٹر اور اس کے ساتھیوں نے حیران ہوتے ہوئے تیزی سے ریوالور نکالے اور عمران پر تان لئے۔

"کارٹر ـــــــ" انچارج نے کارٹر سے کہا۔" یہ میک اپ میں ہے۔ ایمونیا لے آؤ۔ اور اس کا میک اپ صاف کر دو۔

"نہیں جناب ـــــ ایسا ظلم نہ کریں ـــــ" عمران جلدی سے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔" میرا میک اپ اتر گیا تو مقامی پولیس اور انٹیلی جینس مجھے فوراً پہچان لے گی ـــــ ان سے بچنے کے لیے ہی تو میں نے شکل بدلی ہوئی ہے ـــــ"

"بکومت ـــــ ہاتھ بلند کر لو ـــــ" انچارج غرّایا

"تمھاری شکل دیکھے بغیر میرا اطمینان نہ ہو گا"

"ٹھہرو ـــــ" عمران نے مفاہمت کے انداز میں کہا۔" ٹرانسمیٹر دو۔ میں اپنے چیف سے پوچھ لوں ـــــ"

"ہرگز نہیں ـــــ تم میرے حکم کی تعمیل کرو ورنہ پچھتاؤ گے ـــــ ہاتھ بلند کر لو۔ ہری اپ ـــــ"

عمران نے بے بسی سے کارٹر اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ کارٹر پلٹا اور کمرے سے نکل گیا۔ عمران نے ہاتھ بلند کر دیئے۔ کارٹر کی واپسی جلد ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں لکوئیڈ ایمونیا

کی بوتل تھی۔ اندر آ کر اس نے اپنی جیب سے رومال نکالا اور بوتل کا محلول اس پر ڈال کر رومال گیلا کر لیا۔ پھر اس نے بوتل میز پر رکھ دی اور رومال سے عمران کا چہرہ صاف کرنے لگا لیکن یہ کوشش اسے مہنگی پڑی۔ جونہی اس نے عمران کے چہرہ پر رومال رکھا، اس کے حلق سے کریہہ چیخ نکلی اور وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔

پرمود فلیٹ میں نصب کال کیچر مشین" سمیت ان دونوں کو اپنے ہیڈ کوارٹر لے گیا۔ وہاں اس نے پینتھر اور باربرا پر نصف گھنٹہ تک بے پناہ تشدد کیا۔ تب ہی انھوں نے زبان کھولی۔ انھوں نے اپنے انچارج کا ایڈریس بتایا اور اپنے ہیڈ کوارٹر کا بھی مگر وہ یہ بتانے سے قاصر رہے کہ ورزاء کو اغوا کر کے کہاں لے جایا گیا اور تمثیلہ کو کہاں رکھا گیا تھا۔ ان کا کام صرف اتنا ہی تھا کہ وہ اس کے فون پر ہونے والی بات چیت ریکارڈ کریں اور اپنے انچارج کو آگاہ کریں۔

پرمود کو اپنے فلیٹ کی کوئی فکر نہیں تھی۔ وہ نوازش کو وہیں چھوڑ آیا

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا کہ وہ فلیٹ سے بم نکال کر ناکارہ بنا دے۔ نوازش نے اس کے حکم کی تعمیل کی تھی اور وہیں سے فون کر کے پرمود کو مطلع بھی کر دیا تھا۔ تب پرمود نے اسے پینتھر اور باربرا کے انچارج کا ایڈریس بتا کر ہدایت کی تھی۔ کہ وہ وہاں پہنچ کر عمارت کی نگرانی کرے جبکہ وہ خود بھی دس منٹ تک وہاں آ جائے گا۔

ہیڈ کوارٹر کی عمارت سے نکل کر وہ اپنی کار میں بیٹھا اور عمران کے ہوٹل کی طرف چل پڑا مگر راستہ میں ایک ٹیلیفون بوتھ دیکھ کر اس نے بریک لگا دی۔ وہ پہلے فون کر کے عمران کی موجودگی معلوم کر لینا چاہتا تھا۔ وہ کار سے اتر کر بوتھ میں داخل ہوا اور ہک سے ریسیور اتار کر عمران کے ہوٹل کے نمبر رنگ کیے۔ کئی لمحوں تک دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی مگر کسی نے ریسیور نہ اٹھایا۔ تب اس نے سلسلہ منقطع کر کے دوسرے نمبر ملائے۔ جو عمران کے مقامی ماتحت کے تھے۔ دوسری طرف سے جلدی ریسیور اٹھا لیا گیا لیکن بولنے والا سلیمان تھا۔

”ہیلو — زیرو بٹا زیرو سپیکنگ —“ سلیمان کا لہجہ کچھ غصیلا تھا

”پرمود بول رہا ہوں سلیمان —“ وہ مسکرا کر بولا ”کچھ خفا معلوم ہوتے ہو —“

”نہیں میجر صاحب — خفا ہوتا تو بات کرنے کی بجائے آپ کو نغمہ سنا رہا ہوتا کہ کیوں ہم سے خفا ہو گئے اے جان تمنا —“

”پھر — غصے سے کیوں بولے تھے —“ پرمود ہنسا۔

”لاحول ولا — غصہ سے کون بول رہا ہے جناب —“ سلیمان غرایا ”میں تو بڑے پیار سے بول رہا ہوں مگر —“

”مگر کیا —“ پرمود نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

”بعض لوگوں کے مزاج عجیب ہوتے ہیں۔ ان سے ایک روپیہ مانگو تو وہ سمجھیں گے ایک ہزار مانگے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگوں سے پیار کے ساتھ بات کی جائے تو وہ سمجھتے ہیں کہ انھیں لٹھ دے مارا ہے —“

”اتنے غصے سے تو بول بلکہ غرا رہے ہو۔ پھر بھی کہتے ہو کہ پیار سے بول رہے ہو —“ پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیوں شرمندہ کر دیتے ہیں میجر صاحب —“ سلیمان نے غضب ناک لہجے میں کہا ”بھلا مجھ میں اتنی جرأت کہاں کہ آپ کے ساتھ غصے سے بات کروں۔ یقین کریں میں بہت پیار سے پریم سے نرم لہجے میں بول رہا ہوں۔ یہ کم بخت ٹیلیفون کا قصور ہے کہ میری بات بڑھا چڑھا کر آپ تک پہنچا رہا ہے۔ تاکہ آپ خفا ہو کر مجھے فون کرنا چھوڑ دیں اور میں اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دنیا میں اکیلا رہ جاؤں ــــــــــ"

"وہ عمران صاحب موجود ہیں ــــــــــ" پرمود نے اکتا کر پوچھا

"نہیں ــــــ وہ ابھی نہیں آئے ــــــــــ" سلیمان نے کہا۔

"حیرت ہے ــــــــــ" پرمود نے کہا۔ "صفدر اور مس جولیا تو ہوں گے ــــــــــ؟"

"نہیں جناب ــــــــــ وہ بھی جا چکے ہیں۔ انہیں صاحب نے کسی ایڈریس پر پہنچنے کی ہدایت کی تھی"

"تمہیں وہ ایڈریس معلوم ہے ــــــــــ" پرمود نے چونکتے ہوا پوچھا

"نہیں ــــــ میں نے توجہ سے نہیں سنا تھا۔ البتہ انہوں نے کسی انچارج کا نام لیا تھا ــــــــــ" سلیمان نے بتایا

"اوہ ــــــــــ" پرمود نے حیرت سے کہا۔ "گویا وہ اس تک پہنچ گئے ہیں ــــــ"

دوسرے ہی لمحے اس نے ریسیور کریڈل سے لٹکایا اور تیزی سے ماند لوجہ سے نکل آیا۔ وہ کار میں بیٹھا اور چل پڑا کار کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔ چند منٹ بعد وہ ایک کالونی میں داخل ہوا اور چند سڑکیں گھومنے کے بعد ایک گلی کے پاس کار روک کر انجن بند کر دیا۔ وہ کار سے اترا اور گلی میں گھس گیا۔ وہ گلی کی ایک عمارت کی طرف بڑھ رہا تھا جس کا گیٹ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔

ابھی وہ اس کوٹھی سے بیس تیس قدم دور ہی تھا کہ یکدم ایک کار گیٹ توڑتی ہوئی باہر آئی اور پرمود کی طرف لپکی۔ پرمود اچھل کر راستے سے ہٹ گیا۔ اور کار تیزی سے دوڑتی ہوئی اس کے سامنے سے گزر گئی۔ اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی شخص بیٹھا تھا۔

پرمود نے ایک سیکنڈ کے دسویں حصہ میں اس کے پیچھے جانے کا فیصلہ کیا اور پلٹ کر گلی کے دہانے کی طرف دوڑ پڑا اس نے کار کی عقبی نمبر پلیٹ دیکھ لی تھی۔ کار گلی سے نکل کر دائیں جانب مڑ گئی۔ پرمود تیزی سے دوڑتا ہوا گلی سے باہر آیا تو اس کار کی عقبی بتیاں ایک موڑ پر گم ہوتی دکھائی دیں۔ وہ جلدی سے اپنی کار میں بیٹھا اور انجن اسٹارٹ کر کے کار آگے بڑھاتے ہوئے رفتار میں اضافہ کرتا چلا گیا۔ موڑ پر پہنچ کر وہ اس جانب مڑ گیا جدھر وہ کار مڑی تھی۔ اس کی عقبی بتیاں کافی فاصلے پر نظر آ رہی تھیں۔

چند لمحوں بعد وہ کالونی کی حدود سے نکل کر بیرون شہر جانے والی سڑک پر مڑتی دکھائی دی۔ اس پر پرمود کو حیرت ہوئی کہ وہ آبادی کی بجائے شہر میں کیوں جا رہا ہے۔ کیا وہ اپنے تعاقب سے باخبر ہے؟ یا اس کا یوں بھاگنا محض کسی خوف

Aswad Raza
www.PaksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے سبب سے ہے۔ بہر حال وہ بھی کالونی سے نکل کر اس جانب مڑ گیا اور رفتار میں مزید اضافہ کرنے لگا۔ وہ اسے پکڑنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ وہ کون تھا اور عمارت سے کیوں بھاگا تھا! اس کا پرمود کو زیادہ اندازہ نہ تھا۔ وہ صرف اِس یقین کے ساتھ اس کا پیچھا کر رہا تھا کہ مجرموں کی عمارت سے فرار ہونے والا شخص مجرم گروہ کا آدمی ہو سکتا تھا۔

جلد ہی وہ شہری حدود سے نکل آئے۔ اب سڑک کی دونوں جانب ریتلا علاقہ شروع ہو گیا تھا اور سڑک بھی دائیں بائیں مڑتی جاتی تھی۔ یہ موڑ سڑک کے دائیں بائیں واقع بلند و بالا ریتلے ٹیلوں کے سبب تھے۔ پرمود کا اس کار سے فاصلہ آہستہ آہستہ کم ہوتا جا رہا تھا۔ چند منٹ بعد ان کا درمیانی فاصلہ گھٹ کر پچاس ساٹھ گز رہ گیا تو پرمود نے جیب سے ریوالور نکال کر گود میں رکھ لیا تاکہ مزید فاصلہ کم ہونے پر اگلی کار کا ٹائر برسٹ کر دے۔ وہ کار ایک موڑ پر نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔

چند سیکنڈ بعد پرمود بھی اس موڑ پر پہنچ گیا مگر موڑ مڑتے ہی اس نے پوری قوت سے بریک لگائی۔ اور کار ایک زبردست جھٹکے کے ساتھ بائیں جانب گھوم کر رک گئی۔ دوسری کار محض تین چار فٹ کے فاصلہ پر رکی ہوئی تھی

اور اگر وہ فوری بریک نہ لگاتا تو زبردست ٹکراؤ ہوتا اور وہ خود بھی دوسری دنیا میں پہنچ گیا ہوتا۔

بہر حال بریک کا جھٹکا لگنے سے اس کے ہاتھ اسٹیرنگ پر بہک گئے تھے اور کار گھوم گئی تھی۔ اس کے اگلے ٹائر سڑک کے کنارے ریت میں سلپ ہو گئے تھے۔ اور وہ رک گئی تھی۔ کار رکتے ہی اس نے سنبھل کر اِدھر اُدھر دیکھا دوسری کار کی بتیاں بجھی ہوئی تھیں۔ جبکہ اس کی کار کی ہیڈ لائٹس کی روشنی قریبی ٹیلے سے ٹکرا کر پھیل رہی تھی۔ اسے کار والا کہیں نظر نہ آیا تھا۔ یقیناً وہ کہیں چھپ گیا۔ پرمود کار سے اتر آیا۔ ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا۔ دوسری کار خالی نظر آ رہی تھی اور قریب ترین ٹیلہ وہی تھا جس پر اس کی کار کی روشنی پڑ رہی تھی۔ اس کے اندازے کے مطابق کار والے کے چھپنے کے لیے وہی ٹیلہ بہتر جگہ تھی۔ چنانچہ وہ تیزی سے اس ٹیلے کی طرف بڑھنے لگا۔

اس بات کا وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ کار والا غیر مسلح تھا۔ اگر اس کے پاس کوئی ہتھیار ہوتا تو وہ چھپنے کی بجائے پرمود پر حملہ کر چکا ہوتا۔ چنانچہ پرمود ٹیلے کی طرف بڑھتا ہوا مطمئن تھا کہ اس پر کوئی فائر نہیں کیا جائے گا۔ ٹیلہ سڑک سے تقریباً چالیس قدم کے فاصلے پر تھا۔ مگر ریت پر چلنا آسان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نہ تھا۔ وہ قدم رکھتا کہیں تھا پڑتا کہیں تھا۔ چند لمحوں بعد وہ ٹیلے کے قریب پہنچ گیا۔ ٹیلہ تقریباً پچاس ساٹھ فٹ میں پھیلا ہوا تھا۔ پرمود اس کے گرد گھوم کر دوسری جانب پہنچا ہی تھا کہ ٹیلے کی آڑ میں چھپے آدمی نے اس پر چھلانگ لگا دی۔

پرمود کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا اور وہ خود بھی لڑکھڑاتا ہوا پشت کے بل ریت پر گر گیا۔ مگر دوسرے ہی لمحے وہ کروٹ لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے اس آدمی نے پرمود کے چہرے پر گھونسا رسید کر دیا۔ پرمود نے چہرہ جھکا کر خود کو بچایا اور نیچے سے اس آدمی کے پیٹ میں گھونسا رسید کر دیا۔ وہ آدمی درد کی شدت سے کراہتا ہوا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ پرمود نے اس کے جبڑے پر مکا رسید کر دیا۔

مدمقابل اچھل کر پشت کے بل ریت پر گر گیا۔ پرمود نے تیزی سے بڑھ کر اس کے پہلو میں ٹھوکر رسید کر دی۔ وہ آدمی کراہتا ہوا کروٹ بدل گیا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر پرمود نے پینترا بدل کر دوبارہ اس کے دوسرے پہلو میں ٹھوکر رسید کی اور اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ پرمود نے تیزی ٹھوکر برسانا چاہی مگر وہ آدمی کروٹ بدل گیا۔ پرمود کا پاؤں ہوا میں پڑا اور وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ وہ پشت کے بل گرا اور اس آدمی نے تیزی سے اس پر چھلانگ لگا دی۔

اگلے ہی لمحے وہ پرمود کے سینے پر سوار ہو کر اس کی گردن پر ہاتھ جما چکا تھا۔ اس کے ہاتھوں کی گرفت سخت ہونے لگی۔ پرمود نے اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ وہ آدمی پوری قوت سے اس کی گردن دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پرمود کا سانس حلق میں رکنے لگا۔ اگلے ہی لمحے اس نے ایک ہاتھ سے مٹھی میں ریت لے کر اس کے چہرے پر دے ماری۔ ریت اس آدمی کی آنکھ میں پڑی اور وہ ایک ہاتھ گردن سے ہٹا کر آنکھیں ملنے لگا۔ پرمود نے جھٹکا دے کر دوسرا ہاتھ بھی اپنی گردن سے ہٹایا اور اس کی ناک پر مکا رسید کر دیا۔

نتیجہ خاطر خواہ نکلا۔ وہ آدمی درد کی شدت سے بلبلاتا ہوا اس کے سینے سے بائیں جانب لڑھک گیا۔ پرمود تیزی سے کھڑا ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے اس نے مدمقابل کے پیٹ میں ٹھوکر رسید کر دی۔ وہ ذبح ہوتے بکرے کی مانند ڈکراتا ہوا سیدھا ہو گیا۔ پرمود نے کسی دقت کے بغیر اس کی پسلیوں میں ٹھوکر رسید کر دی۔ وہ چیختا ہوا کروٹ بدل گیا۔ پرمود نے دوسری ٹھوکر رسید کی۔

ریت پر پڑا شخص چیختا اور گیند کی مانند ادھر ادھر لڑھکتا رہا لیکن پرمود کا پاؤں نہ رکا۔ وہ مسلسل اسے فٹ

Aswad Raza www.BooksPK.com

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بال کی مانند ٹھوکریں رسید کرتا رہا۔ جلدی اس آدمی کی قوت
برداشت جواب دے گئی اور اس کی چیخیں مدھم پڑنے لگیں
۔ چند لمحوں بعد وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا۔

قدموں کی آہٹیں سُن کر وہ تینوں چونک پڑیں۔ نمبر پندرہ
برتن اٹھائے بغیر سیدھی ہو کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی
نمبر اٹھارہ نے باہر جھانکا۔
"اوہ ـــ میجر صاحب آرہے ہیں ـــــــ" وہ چونکتی ہوئی
آہستہ سے بڑبڑائی۔
تمثیلہ نے نمبر اٹھارہ کی طرف دیکھا۔ تو اسے حیرت ہو
نمبر اٹھارہ انتہائی خوفزدہ نظر آرہی تھی اور خوف سے اس
چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔ یقیناً وہ میجر سے خوفزدہ تھی
قدموں کی آہٹیں قریب آتی چلی گئیں۔ نمبر اٹھارہ دروازے
سے باہر ہو گئی۔ پھر اس نے ایڑیاں بجا کر سیلوٹ مارا۔
لمحہ بعد دروازے کے سامنے تمثیلہ کو ایک قوی ہیکل
دراز قد شخص نظر آیا جس نے میجر کی وردی پہنی ہوئی تھی
اس کے ہولسٹر میں ریوالور لگا ہوا تھا۔
"تم یہاں کیا کر رہی ہو ـــــــ؟" اس نے سخت لہ
نمبر اٹھارہ سے پوچھا۔

پھر اس نے اندر کی جانب دیکھا اور چونک پڑا۔ دوسرے
ہی لمحے اس کے چہرے پر غصّے کے آثار ابھر آئے۔
"اسے کھانا کس نے لاکر دیا ہے ـــــــ؟" اس نے
غصّیلے لہجے میں نمبر اٹھارہ سے پوچھا
"مم ـــــــ میں ـــــــ نے سر ـــــــ!" وہ سر جھکا
کر آہستہ سے بولی۔ نمبر پندرہ بھی خوفزدہ نظر آنے لگی تھی۔
"اوہ ـــــــ!" میجر غرایا "تمہیں میری اجازت کے بغیر
قیدی کو کھانا کھلانے کی جرأت کیسے ہوئی حرافہ ـــــــ؟"
"سس ـــــــ سوری ـــــــ" وہ ہکلائی "وہ ـــ
صبح سے بھوکی تھی۔ اس نے درخواست کی تھی ـــــــ"
تمثیلہ کو حیرت کا جھٹکا سا لگا تھا۔ اس لڑکی نے غلط بیانی
کی تھی کہ اس نے کھانا فراہم کرنے کے لیے میجر سے اجازت
لی تھی۔ موجودہ سچویشن بتا رہی تھی کہ لڑکی نے ہمدردی کے
فطری جذبہ سے مجبور ہو کر میجر کی اجازت کے بغیر اسے کھانا
فراہم کیا تھا: یقیناً اس نے تمثیلہ کے لئے خطرناک رسک
لیا تھا۔ تمثیلہ کے دل میں اس کے لیے احسان مندی کے
جذبات بیدار ہونے لگے۔
"سؤر کی بچی ـــــــ یہاں تم کرنل لگی ہوئی ہو، جو تم
نے اس کی درخواست قبول کر لی تھی۔ بولو ـــــــ"

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میجر دھاڑا۔ پھر اس نے نمبر پندرہ کو گھورا۔" اور تم ——"
"وہ ہم ——مجھے——تو اسی نے کہا تھا سر——میں نے
نے سمجھا کہ آپ نے اجازت دی ہو گی——" وہ
سہم کر بولی۔
"میں تم دونوں کو اس جرأت کی بھیانک سزا دوں گا۔ تم
نے اپنے ڈسپلن کی خلاف ورزی کی ہے۔ جبکہ تمہیں معلوم بھی تھا
کہ یہ عورت ہماری خطرناک دشمن اور بلگاریہ کی جاسوسہ ہے
اس کے منگیتر میجر پرمود نے ہمارے ملک کو ناقابل تلافی
نقصان پہنچایا ہے اور وہ ہمارے ہم وطنوں کا قاتل ہے اس
جاسوسہ نے بھی بیروت میں ہمارے کئی ایجنٹوں کو ہلاک
کیا تھا——"
"میجر——" تمثیلہ کھڑی ہوتی ہوئی غرائی "میری
بات سنو——"
"کیا بات ہے——؟" وہ تمثیلہ کو گھورتا ہوا بولا۔
"یہ لڑکیاں بے گناہ ہیں——" تمثیلہ غصیلے لہجے میں
بولی "کسی قیدی کو محض کھانا کھلانا ان کا جرم نہیں کہلا سکتا"
"بکو مت——تم مجھ سے زیادہ قانون نہیں جانتیں——"

ا۔ نے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ ایکشن ان بیروت۔ جولیا کی واپسی۔ یروشلم کلب

وہ شگفتہ لہجے میں بولا۔
"تم ابھی بچے ہو میجر——" تمثیلہ نے طنزیہ لہجے میں کہا
"میں تم سے زیادہ قانون جانتی ہوں اور دنیا کا کوئی قانون کسی
بھوکے کو کھانا فراہم کرنے سے منع نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ تمہارے
جی قانون میں بھی اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ لیکن تم جیسے وحشی
سی بھی قانون کی پروا نہیں کیا کرتے۔ تم جیسے درندے پیاس
ے ایڑیاں رگڑتے انسان کو پانی کا ایک قطرہ تک دینے کے
وادار نہیں ہوتے یہ تو پھر کھانا تھا۔
"اس تقریر کا مقصد——" میجر اسے خونخوار نگاہوں سے
ورتا ہوا بولا۔
"مقصد واضح ہے——نمبر اٹھارہ نے کوئی جرم نہیں
ے۔ اس لئے اسے کوئی سزا نہیں ہونی چاہیئے——"
یلہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
"نا——تم یہاں کمانڈر انچیف لگی کہ مجھے حکم سنا رہی ہو
——" وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔
"اگر تم اسے حکم سمجھتے ہو تو حکم ہی سہی——" تمثیلہ
نے اسے گھورتے ہوئے کہا "مگر کان کھول کر سن لو۔
جان دے سکتی ہوں مگر اسے سزا نہیں ہونے دوں
اگر تم نے اسے کسی قسم کی سزا دینے کی کوشش کی تو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں تمہاری موت بن اس کیمپ میں لاشوں کے ڈھیر لگا دوں گی ــــــ"

ممبر اٹھارہ اور ممبر پندرہ کا خوف کافی حد تک کم ہو چکا تھا اور وہ حیرت سے تمثیلہ کو دیکھ رہی تھیں۔

"بکواس مت کرو ــــــ" میجر غرایا۔ "تم یہاں مکھی بھی نہیں مار سکتیں۔ جبکہ میں چاہوں تو تمھیں ابھی زمین میں زندہ اتار دوں ــــــ"

"یہ تمہارے اختیار میں نہیں ہے میجر ــــــ" تمثیلہ اسے تمسخرانہ نگاہوں سے دیکھتی ہوئی بولی۔ "تم اپنے ماتحتوں کو تو ہلاک کر سکتے ہو مگر میرے مقابلے میں تم بالکل بے بس ہو کیونکہ مجھے امانتاً تمھارے حوالے کیا گیا ہے۔ تم اپنے اوپر والوں کی اجازت کے بغیر میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔"

میجر اس کے ریمارکس پر غضبناک ہوگیا۔ اس نے اتنے زور سے جبڑے بھینچے کہ اس کے رخساروں کی ہڈیاں ابھر آئیں۔ لیکن وہ بے بس تھا۔ اس لیے وہ فوری طور پر کچھ نہ بول سکا۔ چند لمحوں تک وہ تمثیلہ کو درندوں کی مانند گھورتا رہا۔ پھر بولا۔

"ہو سکتا ہے تمھارا اندازہ درست ہو لیکن میں یہاں کا انچارج ہوں اور مجھے یہ اختیار حاصل ہے کہ تم فرار کی

کوشش کرو تو تمھیں ہلاک کر دیا جائے۔ اس لیے میں تمھیں وارننگ دے رہا ہوں کہ یہاں سے بھاگنے کی کوشش مت کرنا ــــــ"

پھر اس نے دونوں لڑکیوں سے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چلو ــــــ باہر آؤ اور دروازہ لاک کر دو ــــــ پھر میں تم سے نپٹتا ہوں ــــــ"

"میجر ــــــ میری وارننگ بھی یاد ہے نا تمھیں ــــــ" تمثیلہ نے جلدی سے پوچھا

"بدبخت لڑکی ــــــ مجھے غصہ مت دلاؤ ورنہ بہت برا پیش آؤں گا ــــــ" میجر غضبناک لہجے میں بولا۔ ــــــ

تمثیلہ نے لاپروائی سے کندھے اچکائے اور دونوں لڑکیوں سے بولی۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمھارا آفیسر بہت اچھا اور نیک دل آدمی ہے۔ وہ تمہیں معاف کر چکا ہے۔ اگر کوئی ایسی ویسی بات ہو جائے تو مجھے ضرور بتانا۔ تمھارا کھلانے کا احسان مجھ پر قرض رہے گا ــــــ"

لڑکیاں کچھ نہ بولیں لیکن ان کی نگاہوں میں ایسے تاثرات تھے جیسے وہ اس کی شکر گزار ہوں۔ میجر نے تمثیلہ پر قہر آلودہ نظر ڈالی اور وہ پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ لڑکیاں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھی اس کمرے سے باہر گئیں پھر نمبر پندرہ نے دروازہ بند کر دیا اور ان کے دور ہوتے قدموں کی آہٹیں سنائی دینے لگیں جو چند لمحوں بعد معدوم ہو گئیں۔ تمثیلہ نے طویل سانس لیا اور آمنہ کے متعلق سوچنے لگی۔ چند منٹ بعد اس نے وہاں سے فرار ہونے کا فیصلہ کیا اور اُٹھ کر دروازے کے پاس آگئی۔ دروازے سے کان لگا کر اس نے باہر کی آواز سُننے کی کوشش کی مگر باہر مکمل خاموشی طاری تھی۔ اس نے دروازے پر آہستہ سے دستک دی اور ردِعمل کا انتظار کرنے لگی۔

ایک دو منٹ گزر گئے اور دستک کے جواب میں کسی قسم کی آواز یا قدموں کی آہٹ نہ سنائی دی تو وہ مطمئن ہو گئی اور وہ دروازے سے ہٹ کر بائیں کونے میں آ بیٹھی۔ اس نے اپنے بالوں کا جوڑا کھولا اور اس میں سے ایک چھنگلی جتنی لمبی نلکی سی نکالی لی۔ اس نلکی کے ایک بند سرے پر ننھا سا بٹن لگا ہوا تھا جبکہ دوسرا سرا بھی بند تھا اور اس میں ننھا سا سوراخ بنا ہوا تھا۔ نلکی کا قطر ایک عام سگریٹ کے قطر سے زیادہ موٹا تھا۔ اس نے دوبارہ بالوں کا جوڑا بنایا اور نلکی ہاتھ میں لے کر دروازے کے پاس آئی۔ اس نے نلکی کے سوراخ والا سرا قفل کے کی ہول پر رکھا اور بٹن پر دباؤ ڈالا۔ بٹن دبنے پر سوراخ سے نیلگوں شعاع خارج ہوئی اور آن کی آن میں قفل کے اندر کے پُرزے مائع بن کر بہہ گئے۔

تب اس نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھُلتا چلا گیا۔ اس نے باہر جھانکا۔ راہداری سنسان پڑی تھی۔ راہداری کے ایک سرے پر زینے بنے ہوئے تھے۔ دوسری طرف باہر جانے کا راستہ تھا۔ راہداری میں کئی کمرے تھے مگر تمام کمرے تاریک پڑے تھے۔ وہ کوئی آہٹ پیدا کیے بغیر کمرے سے باہر آئی اور دروازہ بند کر کے دبے پاؤں آگے بڑھنے لگی۔ اس کا رخ خارجی راستے کی طرف تھا۔

چند لمحوں بعد وہ برآمدے کے پاس پہنچ گئی۔ اس نے آڑ میں رُک کر برآمدے میں جھانکا۔ برآمدے میں ایک فوجی باہر کی جانب مُنہ کیے کھڑا تھا۔ جبکہ کمپاؤنڈ میں دو فوجی ٹہلتے دکھائی دے رہے تھے اور گیٹ پر بھی دو فوجی موجود تھے ان کے پاس اسٹین گنیں تھیں۔ گیٹ سے برآمدے کا فاصلہ تقریباً چالیس قدم تھا اور وہاں روشنی کا بھی معقول انتظام تھا۔ یقیناً کمپاؤنڈ کے دوسرے حِصّوں میں بھی فوجی پہرہ دار موجود تھے۔ تمثیلہ کے اندازے کے مطابق وہ تمام فوجی مرد تھے۔ البتّہ برآمدے میں موجود فوجی لڑکی معلوم ہوتی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھی۔

اس نے ایک لمحہ کے لیے سوچا۔ پھر دیوار کی آڑ سے نکل کر دبے پاؤں اس فوجی لڑکی کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

صفدر اور جولیا نے عمران کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچ کر کار گلی سے چند قدم آگے کھڑی کی تھی اور اب پیدل ہی گلی میں داخل ہو رہے تھے۔ گلی کے باہر انھوں نے اسیر خان کو اس کی کار میں بیٹھے دیکھ لیا تھا لیکن انھوں نے اس سے کوئی شناسائی ظاہر نہ کی تھی۔ وہ گلی میں داخل ہو کر مطلوبہ عمارت کی طرف بڑھنے لگے گلی سنسان پڑی تھی۔ مطلوبہ عمارت کا بیرونی گیٹ بند تھا۔ وہ گیٹ پر پہنچ کر رک گئے۔ صفدر نے آہستہ سے گیٹ پر دستک دی اور انتظار کرنے لگا۔ وہ بدستور مقامی میک اپ میں تھا جبکہ جولیا امریکن نظر آ رہی تھی۔

چند لمحوں بعد گیٹ کھلا اور ایک گن بردار بلگارنوی نے باہر جھانکا۔ انہیں دیکھ کر وہ چونکا۔

"آؤ ——" صفدر نے جولیا سے کہا "باس ہمارا منتظر ہوگا ——"

اس نے اندر داخل ہونے کے لیے قدم بڑھایا مگر گن بردار نے جلدی سے اسے روک دیا۔

"ٹھہرو ——" وہ سخت لہجے میں بولا "اپنی شناخت کراؤ۔ میں تم دونوں کو نہیں پہچان سکا ——"

"عجیب بات ہے ——" صفدر نے منہ بنا کر کہا "ارے ہم میک اپ میں ہیں۔ میں راجر ہوں۔ یہ سوزی ہے ——"

"یہ نام میرے لیے نئے ہیں۔ بہرحال تم کوڈ بتاؤ ——" گن بردار نے اس بار ذرا نرمی سے کہا۔

"ہینگری فاکس ——" صفدر نے اطمینان سے کہا۔

گن بردار نے کوڈ سنا اور خاموشی سے ایک طرف ہٹ گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ کمپاؤنڈ میں دو کاریں برآمدے کے پاس کھڑی تھیں جبکہ دائیں بائیں دو مسلح افراد ٹہل رہے تھے۔ صفدر اور جولیا خاموشی سے برآمدے کی طرف بڑھنے لگے۔ گیٹ والا گیٹ بند کر کے وہیں رک گیا تھا۔ وہ برآمدے سے گزر کر راہداری میں آئے ——— تو راہداری میں کوئی نہ تھا اور ایک کمرے سے آوازیں ابھر رہی تھیں وہ دبے پاؤں اس کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ صفدر نے ریوالور نکال لیا۔ جولیا نے اس کی تقلید کی۔

دروازے کے پاس پہنچ کر صفدر نے رک کر اندر جھانکا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مگر اندر کا منظر دیکھتے ہی چونک پڑا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے تیزی سے دروازے کے سامنے آتے ہوئے کمرے میں اس آدمی پر فائر کر دیا جو عمران کے چہرے کی طرف گیلا تولیا بڑھا رہا تھا۔ گولی اس آدمی کے پہلو میں بغل کے قریب لگی اور وہ کربناک چیخیں خارج کرتا ہوا فرش پر آ گیا۔ اس کے ساتھ صفدر کمرے میں داخل ہو گیا اور جولیا بھی اندر گھس آئی کمرے میں موجود نقاب پوش اور اس کے دو ساتھی بیک وقت صفدر اور جولیا کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں دیکھ کر بے ساختہ اچھل پڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ حیرت کے جھٹکے سے سنبھلتے، جولیا اور صفدر نے تیزی سے بڑھ کر دائیں جانب کھڑے ریوالور برداروں کے جسموں سے ریوالور لگا دیے۔

"ریوالور پھینک کر ہاتھ بلند کر لو ــــ" صفدر غرایا۔ "جلدی کرو ــــ"

اور ان دونوں نے بوکھلا کر ریوالور پھینک دیے۔ کرسی پر بیٹھے نقاب پوش کا ریوالور اس کے سامنے میز پر رکھا تھا۔ جسے عمران نے لپک کر اٹھایا اور نقاب پوش پر تان لیا۔

"تم کون ہو ــــ" نقاب پوش نے صفدر کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"چور کے گواہ۔ مسٹر مینڈک اور مس مینڈکی ــــ" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا اور صفدر مسکرا دیا۔

"کیا مطلب ــــ کیا یہ تمہارے ساتھی ہیں ــــ" نقاب پوش انچارج نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اور کیا تمہیں ہاتھی نظر آتے ہیں ــــ" عمران نے غصے سے کہا "ہاتھ بلند کر لو۔ پھر تعارف کراتا ہوں ــــ"

"نہیں ــــ" وہ یکدم عمران کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھتا ہوا غرایا "میں تمہیں پہچان گیا ہوں شیطان کے بچے ــــ تم یقیناً عمران ہو ــــ"

"بڑی خوشی ہوئی۔ اس خوشی میں ہاتھ بلند کر لو تو خوشی ڈبل ہو جائے گی ــــ" عمران نے مسکرا کر کہا۔

"خوشی ــــ" انچارج یکدم ہنس پڑا "تمہیں تو رونا بھی نصیب نہ ہو گا عمران ــــ"

اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی سائیڈ میں نصب ایک بٹن دبا دیا۔ اس کی یہ حرکت کوئی نہ نوٹ کر سکا تھا۔

"مجھے رونا ضرور نصیب ہو گا مگر تمہاری موت پر ــــ" عمران نے زہریلے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے باہر سے دوڑتے قدموں کی آہٹیں ابھرنے لگیں عمران اور اس کے ساتھی چونکے۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"سنو ـــــــ" عمران نے انچارج کو گھورتے ہوئے کہا۔ "آنے والوں نے ہم پر حملہ کیا تو تم بھی مارے جاؤ گے۔"

"یہ تو تمھیں وقت بتائے گا ــــــ" انچارج نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا۔

آہٹیں قریب آتی چلی گئیں۔ عمران نے کن انکھیوں سے دروازے کی طرف دیکھا۔ اسی لمحے چار آدمی دوڑتے ہوئے اندر گھس آئے۔ صفدر اور جولیا نے بے ساختہ ان ریوالور برداروں کی طرف دیکھا اور اسی لمحے جولیا کے آگے کھڑے شخص نے یکدم پلٹ کر جولیا کے ریوالور پر ایک ہاتھ مارا۔ اور دوسرے ہاتھ کا گھونسا جولیا کے جبڑے پر رسید کر دیا۔ جولیا کراہتی ہوئی دیوار سے جا ٹکرائی۔

دوسرے آدمی نے صفدر پر حملہ کر دیا تھا۔ صفدر کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا۔ اور وہ لڑکھڑا گیا مگر پھر اس نے سنبھل کر اس آدمی کے پیٹ میں گھونسا رسید کر دیا۔ وہ کراہتا ہوا جھکا اور صفدر نے اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار کر دیا۔ اس آدمی کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ بے جان چھپکلی کی مانند فرش پر گر گیا۔ آنے والے ریوالور برداروں نے اپنے ریوالور جیبوں میں ڈالے اور ان پر ٹوٹ پڑے۔ عمران نے جلدی سے ایک آدمی پر فائر کیا اور وہ سینے میں سوراخ لیے فرش پر گر گیا۔ اسی لمحے انچارج

نے ایش ٹرے اٹھا کر عمران کے ریوالور والے ہاتھ پر مارا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔

عمران نے تیزی سے حلق سے اُلو کی چیخ خارج کرتے ہوئے ایک آدمی کو بازو سے پکڑا اور جھٹکے سے مروڑ ڈالا وہ چیختا ہوا فرش پر بیٹھتا چلا گیا اس کا بازو ٹوٹ گیا تھا۔ جولیا نے سنبھل کر مدمقابل کی طرف دیکھا۔ وہ جولیا پر حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا کہ جولیا نے اچھل کر اس کے سینے میں کک رسید کی اور وہ چیختا ہوا فرش پر گر کر تڑپنے اور خون تھوکنے لگا۔ شاید اس کے سینے کی ایک دو ہڈیاں ٹوٹ گئیں تھی۔ صفدر نے ایک دوسرے آدمی کو جولیا کی طرف جھپٹتے دیکھا۔

Aswad Raza

وہ تیزی سے اس کی طرف لپکا اور اسے عقب سے دبوچ کر پیچھے کھینچ لیا۔ اس نے ایک بازو صفدر کی گردن کے گرد لپیٹ رکھا تھا۔ اس آدمی نے اپنی گردن سے اس کا بازو ہٹانے کی کوشش کی اور ایک ہاتھ بلند کر کے صفدر کے سر کے بال مٹھی میں جکڑ لیے۔ اس پر صفدر نے یکدم بازو کو ایک زور دار جھٹکا دیا اور اس آدمی کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس کے ہاتھ سے صفدر کے بال چھوٹ گئے اور وہ بے جان ہو کر صفدر کی گرفت میں جھولنے لگا۔ صفدر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے اس کی لاش فرش پر پھینکی۔ ٹھیک اسیر خان دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا اس کے ہاتھ۔ میں ریوالور تھا۔

ایک لمحہ کے لیے سب نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اور ٹھیک اسی لمحے نقاب پوش انچارج نے میز پر رکھا وزنی پیپرویٹ اٹھا کر ٹیوب لائٹ پر دے مارا ٹیوب چھناکے سے ٹوٹی اور کمرے میں یکدم گھپ اندھیرا پھیل گیا۔ ایک دو لمحوں کے لیے جو جہاں تھا۔ وہیں ساکت ہو گیا۔ پھر یکدم کسی نے دروازے میں کھڑے اسیر خان کے پیٹ میں گھونسا رسید کیا اور وہ درد سے کراہتا ہوا دوہرا ہو گیا۔ عمران نے اس کی کراہیں سنتے ہی اندازے سے دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی مگر وہ راستے میں اسیر خان سے جا ٹکرایا اور دونوں فرش پر ڈھیر ہو گئے۔

عمران نے پھرتی سے اسیر خان کو ایک طرف دھکیلا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے باہر سے کسی گاڑی کے انجن اسٹارٹ ہونے کی آواز ابھری۔ عمران نے فوراً جست کی اور راہداری میں آ کر برآمدے کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ برآمدے میں داخل ہوا ہی تھا کہ انچارج کی کار گیٹ توڑتی ہوئی باہر نکل گئی۔ عمران برآمدے کے سامنے کھڑی دوسری کار کی طرف دوڑا۔ قریب پہنچ کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور سیلف

مار کر انجن اسٹارٹ کر لیا۔ اس نے وہیں سے ٹرن لیا اور گیٹ کی طرف کار بڑھا دی مگر قریب پہنچ کر اسے رکنا پڑ گیا۔ ٹوٹا ہوا گیٹ راستے میں پہلو کے بل ترچھا پڑا تھا اور کار کے گزرنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔

عمران نے بے بسی سے ہونٹ کاٹے اور کار سے اتر کر واپس برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ برآمدے سے گزر کر راہداری میں داخل ہوا تو جولیا، صفدر اور اسیر خان کمرے کے دروازے میں کھڑے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔ عمران کو خالی ہاتھ آتا دیکھ کر وہ سمجھ گئے انچارج بھاگنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

Aswad Raza

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران سیریز میں نئے ایکشن جاسوسی ایڈونچر

ڈینجرس کمانڈوز

حصہ دوئم ——— بمباسٹک جوبلی نمبر

مصنف :- صفدر شاہین

- ہنگری فاکس ——— ایک نئی بین الاقوامی اور خفیہ دہشت گرد تنظیم ۔!
- ہنگری فاکس ——— دہشت و بربریت کا خوفناک نشان ۔
- ہنگری فاکس ——— جس نے پاکیشیا کی دو اہم ترین شخصیات کو اغوا کر لیا؟
- ہنگری فاکس ——— جس نے پاکیشیا کی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیا کیوں؟
- ہنگری فاکس ——— جس نے بلگاریہ کی سرزمین پر خوفناک کھیل کھیلا اور کامیاب ہوگئی ۔ کیسے ؟
- ہنگری فاکس ——— جس نے عمران اور پرمود کو ایک دوسرے کا جانی دشمن بنا دیا اور ——— ؟
- ہنگری فاکس ——— جس کے ہیڈکوارٹر کی تلاش میں عمران اور پرمود کو جان ہتھیلی پر رکھنا پڑی مگر ——— ؟

ایکشن و سسپنس سے بھرپور ایک
ناقابل فراموش اور ہنگامہ خیز ناول

عمران سیریز میں ایک ہنگامہ خیز شاہکار

کلب ماسٹرز

مصنف : صفدر شاہین

کلب ماسٹرز ——— ایک خوفناک مشن کی ابتدا ۔
کیپٹن فیاض نے تنویر کو گرفتار کر لیا ——— کیوں ۔؟
صفدر اپنے فلیٹ میں داخل ہوا تو دھماکے سے فلیٹ تباہ ہوگیا ۔
چینی سفارت کار کی جیب سے ملنے والی تصویر کس کی تھی ۔؟
جولیا اور صفدر کو سرکس دیکھتے ہوئے ایکسٹو کا حکم موصول ہوا ۔
نامعلوم مجرم کیپٹن بابر سے سادہ کاغذ پر دستخط کرانا چاہتے تھے ۔
جولیا کی موجودگی میں فرانسیسی سفارت کار قتل کر دیا گیا ۔
پاکیشیا کو اقوام عالم میں رسوا کرنے والے کون تھے ۔
ہر لمحہ ہنگامہ خیز اور اعصاب شکن ۔ قہقہوں اور خونریز واقعات سے مزین ۔ جاسوسی ادب میں ایک یادگار اور لافانی ناول ۔

سنسنی خیز ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور

آئندہ ماہ شائع ہو رہا ہے

کمانڈ پبلشرز ✵ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور ۲

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران سیریز میں ایک ناقابلِ فراموش شاہکار

کلب ماسٹرز (حصہ دوم)

مصنف :- صفدر شاہین

- △ کلب ماسٹرز کون تھے اور اُن کا اصل مشن کیا تھا۔؟
- △ جولیا کی بے ہوشی کے بعد اس سے کیسا سلوک کیا گیا۔؟
- △ کیپٹن بابر کے دستخطوں سے مجرم کیا فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔
- △ کیا صفدر برتانوی سفیر کو بچانے میں کامیاب ہو گیا۔؟
- △ سرکس میں عمران
- △ کیا کیپٹن بابر نے زندگی بچانے کے لیے شکست کی ذلت قبول کر لی۔؟
- △ کلب ماسٹرز اپنے ناپاک مشن میں کیسے کامیاب ہوئے۔؟
- △ کیا عمران پاکیشیا کی عزت بچانے میں ناکام رہا۔؟

دلچسپ واقعات اور خوفناک حادثات سے بھرپور ہنگاموں اور قہقہوں سے لبریز ایک ناقابلِ فراموش شاہکار ناول۔ ایکشن اور سسپنس اپنی انتہا پر

شائع ہو گیا ہے

ناشران :- کمبائنڈ پبلشرز ٭ الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور

عمران سیریز میں انتہائی ناقابلِ فراموش ناول

عمران اور پرمود کے مشترکہ کارنامے

ڈالرز ڈیتھ

خاص نمبر

مصنف :- صفدر شاہین

Aswad Raza

بلگاریہ میں ہنگامہ

خاص نمبر

مصنف :- صفدر شاہین

تہلکہ برپا کر دینے والے شاہکار جلد شائع ہو رہے ہیں

ناشران :- بک لینڈ معصوم شاہ روڈ ملتان